[illegible] هندوستان فضل الله تعالیٰ علیه اعظما

الحمد لله والمنة

که این کتاب فصل الخطاب هادی شاهراه حق وصواب

مزیل شبهات منکرین مقیل عثرات مخالفین رافع ظلام اوهام مرتابین دافع اسقام قسام ناسبین

یعنی

منیر الدین

فی

اثبات علم جمیع الاشیاء لسیّد الانبیاء وخاتم المرسلین

بحسن اهتمام تاجران ذی همت وشعور بسعی جمیل میمنان دهوراجی وجیت پور

بمطبع گلزار حسنی بمبئی بحلیه طبع محلّی گردید

شرح مواقف کے موقف ثانی میں ہو واعلم ان معلومات اللہ تعالیٰ اکثر من مقدوراتہ لان کل واحد منہما غیر متناہیۃ۔ انتہی **مولوی مسعود صاحب** نے فرمایا کہ معلومات اللہ تعالیٰ زائدۃ علی مقدوراتہ اذ ما علم المقدوریۃ علی الامکان بخلاف المعلومیۃ فانہا غیر دائرۃ علیہ بل ھی شاملۃ للمفہومات باسرھا فکل ما ھو مقدور اللہ تعالیٰ معلوم من غیر عکس کلی انتہی ؎

فائدہ ثانیہ اس امر کا ثبت ہو کہ علم خالق البریات کے سامنے علوم جمیع مخلوقات کے فی الحقیقت وہ نسبت رکھتے ہیں جو آفتاب درخشان کے مقابل میں ذرات یا بحر زخار کے آگے قطرات **بخاری شریف** میں ہے فوقع عصفور علی حرف السفینۃ فغمس منقارہ فی البحر فقال الخضر لموسیٰ ما علمك وعلمی وعلم الخلائق فی علم اللہ تعالیٰ الا مقدار ما غمس ھذا العصفور منقارہ الحدیث **علامہ خفاجی** حواشی بیضاوی میں طیبی سے نقل فرماتے ہیں آن معلومات اللہ تعالیٰ لا نہایۃ لہا بحیث السموات والارض وما بینہما وما یکتمون قطرۃ منہا انتہی **امام غزالی** رحمہ اللہ تعالیٰ **کیمیای سعادت** میں تحریر فرماتے ہیں تو ہیچ مسلم دل نبود کہ این قدر اندک علم کہ آدمیان را است در جنب علم حق تاچیز است و بہ این گفتہ کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا انتہی ؎

فائدہ ثالثہ اس امر کا مخبر ہو کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کو علم اللہ تعالیٰ سے ایک قطرہ عنایت ہوا ہے جسکے وجود فیضان سے آپ ما کان وما یکون کو جان گئے ہیں۔ **روح البیان** میں ہو وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ علمت ما کان وما سیکون انتہی **تفسیر حسینی** میں ہو در احادیث معراجیہ آمدہ است کہ در زیر عرش قطرۂ در حلق من ریختند بعلمت ما کان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت

والیہ انیب

اما بعد کمترین انام مدعو بہ محمد بشیر الدین برائے نام خدمات بابرکات اہل اسلام مین
پس از سلام مسنون ابراز مرام واظہار مضمون ہدین گونہ کرتا ہے کہ یہ رسالہ بنام نہاد
منیر الدین فی اثبات علم جمیع الاشیاء لسید الانبیاء وخاتم المرسلین جو ملقب
ساتھ اضافۃ العیب الی ازالۃ الریب فی اثبات علم الغیب کے محتوی ہے ایک مقدمہ اور دو
باب اور ایک خاتمہ پر لیکن مقدمہ پس وہ منقسم ہے چند فائدون پر ۔

فائدہ اولی مشعر ہے اس امر کا کہ معلومات الٰہی کی نہایت نہین اور اسکی مقدورات
کی کوئی غایت نہین پھر ان غیر متناہیین کا جب باہم تقابل ہو تو معلومات بالاضافۃ
الی المقدورات زائد ہین اور مقدورات بالنسبۃ الی المعلومات کم علامہ تفتازانی شرح عقائد
ص۲۷ مین تحریر فرماتے ہین معلومات اللہ تعالی اکثر من مقدوراتہ مع لا تناہیہما انتہی

فالجواب ان مثل هذا لا یتصور تقوله سیّما من مثل الغزالی بعد انعقاد الاجماع علی کون
آدم علیه السلام اعلم جمیع الملئکة فضلاً عن جبریل علیه السلام وقد مرّ انفاً علیه
صلی الله علیه وسلم من جمیع الانبیاء فضلاً عن آدم علیه السلام فهو صلی الله علیه
وسلم اعلم من آدم وآدم اعلم من جبریل فکیف یکون جبریل اعلم منه صلی الله علیه وسلم
فلا یبعد کون مثل هذه العبارات من المدسوسات کیف وقد نقل صاحب
اسرار الحقائق فی صـ۱۲ فقال وقد سئل الولی الاشهر سیدی عبد العزیز کما فی الابریز
صـ۲۶۲ عن کلام صاحب الاحیاء فی کتاب التفکر حیث قال ان سیدنا جبریل اعلم
من سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم فقال رضی الله عنه لو عاش جبریل مائة الف
عام الی مائة الف عام الی ما لا نهایة له ما ادرک ربعاً من معرفة النبی صلی الله علیه
وسلم ولا من علمه بربه تعالی وکیف یمکن ان یکون سیدنا جبریل اعلم وهو انما خلق
من نوره صلی الله علیه وسلم الخ وقد کان الحبیب صلی الله علیه وسلم مع حبیبه
عزوجل حیث لا جبریل ولا غیره واستمد صلی الله علیه وسلم من ربه تعالی اذ
ذاک ما یلیق بعطیة الکریم وجلاله وعظمته مع حبیبه صلی الله علیه وسلم الی آخر
ما افاد واجاد فلینظر ثمّه من اراد ✦

حضرت عارف ربانی امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب درر الغواص
عن فتاوی علی الخواص کے صـ۱۲ پر ایک خاص تقریب کے ضمن میں مقولہ اپنے شیخ
کا تحریر فرماتے ہیں قال ولما لقن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن ابی طالب رضی اللہ
عنه وحلم علیه ذلک صار یقول عندی من العلم الذی اسره الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما لیس عند جبریل ولا میکائیل فقال له ابن عباس کیف انت یا امیرالمؤمنین

وماسبکوں انتہی ✦

فائدہ رابعہ اس امر کا منتج ہو کہ یہی قطرہ جب موج زن ہوتا ہو تو بجائے خود ایک دریائے ناپیدا کنار ہو جاتا ہو جسے خود خالق الافلاک اپنے کلام پاک میں خیراً کثیراً سے تعبیر کرتا ہو **تفسیر مدارک التنزیل** میں ہو ان حیی ابن اخطب قال فی کتابکم ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً ثم تقرؤن وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً فنزلت قل لوکان البحر مداداً لکلمات ربی الآیۃ یعنی ان ذلک خیر کثیر ولکنہ قطرۃ من بحر کلمات اللہ تعالیٰ انتہی ✦

فائدہ خامسہ اس امر کا موجب ہو کہ علم مخلوقات جناب سرور کائنات میں باقی تمام آپ سے حیثیت علمی میں بھی کم آپ سے اعلم تو کیا مگر آپ کا عدیل بھی عدم **روح البیان** ص ۳۰۳ میں ہے

قال شیخنا العلامۃ ابقاہ اللہ بالسلامۃ فی الرسالۃ الرحمانیۃ فی بیان الکلمۃ العرفانیۃ علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھذہ المنزلۃ وعلم نبینا من علم الحق سبحانہ بھذہ المنزلۃ انتہی وفی القصیدۃ البردۃ

وکلھم من رسول اللہ ملتمس غرفاً من البحر او رشفاً من الدیم

وواقفون لدیہ عند حدھم من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم

حاصلہ ان علوم الکائنات وان کثرت بالنسبۃ الی علم اللہ تعالیٰ بمنزلۃ نقطۃ او شکلۃ و منتھاہا بحر روحانیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکل رسول ونبی وولی اخذون بقدر القابلیۃ والاستعداد مما لدیہ ولیس لاحد ان یحدہ او یتقدم علیہ انتہی ✦

ولعلک یختلج فی بالک ان فی الاحیاء باب فی التفکر وان الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ قال ھمالک ان سیدنا جبریل علیہ السلام اعلم من سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما شاء الله فنعست فی صلاتی فاستثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فقال یا محمد فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادری قالها ثلاثا قلت لا ادری فرأیته وضع کفه بین کتفی حتی وجدت بردانا مله بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت خاص من حیث شخص النبی صلی الله علیه وسلم عام من حیث المعلوم فان المعلوم فی الآیۃ الاولی جمیع المعلومات وفی الآیۃ الثانی جمیع الغیوب وفی الحدیث الاول جمیع الموجودات والمعدومات وفی الحدیث الثانی جمیع الاشیاء ای جمیع المعلومات وکل واحد من هذه المعلومات الاربعۃ اعم من الغیوب الخمسۃ وغیرها ونحن بعون الله وحسن توفیقه وتأییده اثبتنا بسبعۃ دلائل تعلق علمه صلی الله علیه وسلم بجمیع المعلومات فضلا عن هذه الغیوب الخمسۃ فی کتابنا المدلول بالمنقول والمعقول فی بیان شمول علم الرسول وهو کتاب صنفناه فی هذا الشان انتهی۔ محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۳۳۴ میں تحریر فرمایا ہے کہ از بعضی صلحا از اہل فضل شنیدہ شدہ کہ بعضے از علما کتابی نوشتہ واثبات کردہ کہ آنحضرت را تمامہ علوم الہی معلوم ساختہ بودند انتہی۔ بعید نہیں کہ یہہ کتاب وہی کتاب المدلول ابو اسحاق شیرازی کی ہو یا کسی اور عارف کی کوئی اور کتاب ✚

اما شیخ رحمہ اللہ تعالی کو باوجود معتقد ہونے علم کل شئی کے حصول کے واسطے رسول مقبول کے حصول علم جمیع معلومات میں تامل ہر دو جہاں ساتہہ ہی فرمایا کہ وَاینجا سخن بجاے مخالف بسیاری از ادلہ ہست تا قائل آن چہ قصد کردہ باشد انتہی۔ امام محی الدین نووی رحمہ اللہ تعالی بھی اپنے فتاوی میں شاہ صاحب کے ہمصفیر میں جو فرمایا ہو مسئلہ غیب

نقال ان جبریل علیہ السلام تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاسراء وقال ما منا الا لہ مقام معلوم ولا ندری ما وقع بعد ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی اور **تفسیر نیشاپوری** میں آیۃ ما اوحی الی عبدہ ما اوحی کے نیچے ہے والظاہر انھا اسرار وحقائق ومعارف لا یعلمہا الا اللہ ورسولہ انتھی فریدۃ الکلام وعمدۃ المرام ان علمہ صلی اللہ علیہ وسلم قلیل من علم خالق السموات وکثیر من علم جمیع المخلوقات ولنعم ما قال الشاہ عبد العزیز الدہلوی رحمہ اللہ فی سورۃ الم نشرح من تفسیرہ فتح العزیز

یا صاحب الجمال ویا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

الباب الاول فی بیان کون الانبیاء عالما بجمیع الاشیاء

ہر چند علمائے معتبرین سے شیخ ابو اسحاق شیرازی جنکی جلالت علمی کی شان تاریخ ابن خلکان وغیرہ سے موجب اطمینان ہو سکتی ہے اس طرف کو گئے ہیں کہ حضرت رسالت پناہی کو تمام معلومات الٰہی عنایت ہوئے ہیں چنانچہ وہ خود اپنے رسالہ **فوائد النفیسہ** میں تحریر فرماتے ہیں وکل واحد من قولہ تعالی وعلمک ما لم تکن تعلم وقولہ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یطلعہ علی الغیب والغیب اسم الجنس فھو یفید العموم کما تقرر فی اصول الفقہ وحینئذ یکون معناہ یطلعہ علی جمیع الغیوب وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی ما کان وما سیکون فی ما رواہ البخاری وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما رواہ احمد والترمذی وصححہ البخاری

اسی مسئلہ کو جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بدایت نصاب بدور السافرہ فی امور الآخرہ صفحہ ۲۱۴ مین کسی قدر بسط سے یون تحریر فرمایا ہو قال النسفی فی بحر الکلام سئل قوم ہل یعلم اللہ تعالی عدد انفاس اہل الجنۃ والنار ام لا فان قلتم لا وصفتم اللہ تعالی بالجہل وان قلتم نعم لزم ان اہل الجنۃ والنار یفنون قال والجواب ان تقول ان اللہ تعالی یعلم ان انفاس اہل الجنۃ والنار لیست بمعدودۃ ولا تنقطع قال فان قیل اذا قلتم بانہم لا یفنون فقد سویتم بینہم وبین اللہ تعالی قلنا لا لان اللہ تعالی اول قدیم بلا ابتداء بلا انتہاء واہل الجنۃ والنار محدثون وانما یبقون ولا یفنون بابقاء اللہ تعالی ایاہم واللہ تعالی باق لا بابقاء احد فلا یکون تسویۃ بین الخالق والمخلوق انتہی۔ قلت کما لا تلزم التسویۃ ہہنا بین الخالق والمخلوق لا بد ان لا تلزم التماثل ہناک ایضا بین الحادث والقدیم واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم؛

علامہ شیرازی کی تقریر تو مخالفین زمانہ کے جگر چیرنے کا تیر ہوگئی اسے جانے دیجئے مگر اندمال زخم مین چندان تاخیر کیجئے اور زدناہم عذابا فوق العذاب بما کانوا یفسدون کی تفسیر سن لیجئے موجود ہو نا یہ خذلہم اللہ بالخذلان الابدیہ کے قبلہ حاجات قنوجی جی اپنے کعبہ مرادات شوکانی داس سے نقل کرتا ہو جسنے فخر رازی کے شگون بگاڑنے کو گویا خود کی ناک کاٹی پھر اسکے کاسہ لیس نے خوشی سے اسکی ذکر فرائتہ سے چاٹی ملاحظہ فرمائے اسکی تفسیر فتح البیان طابع مصر کی دسوین جلد صفحہ ۲۴ مین جو کہا ہو قال محمد بن علی الشوکانی اما قولہ (رازی) اذ لا صیغۃ عموم فی غیبہ فباطل فان اضافۃ المصدر واسم الجنس من صیغ العموم کما صرح بہ ائمۃ الاصول

قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات الاولیاء والجواب معناہ لا یعلم ذلک استقلالا او علم احاطۃ بکل المعلومات اھ انتھی اور اسی طرح سے شیخ ابراہیم بیجوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت کے واسطے جمیع معلومات کا علم ثابت نا نا لوازمات مماثلت و مساوات سے قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۹۹ پر جو فرمایا ہو ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما ابہمہ عنہ من الروح وغیرہ مما یمکن علم البشر بہ لا علی جمیع معلوماتہ تعالیٰ والا لزم مساوات الحادث للقدیم وما خالف ذالک نحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ کان قبل ان یکشف لہ عن ذلک انتھی ✣

پھر شیخ ابو اسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ جواب ممکن ہو کہ لزوم تماثل و تساوی کو تو اتحاد جمیع اوصاف کا ضروری ہو جو یہاں پر مفقود ہو انتفاء وصف واحد سے لزوم مماثلت کا خیال مردود ہو تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد ص۴۳ پر ولا یشبہہ شیٔ کی شرح میں بعد ایک تقریر مفید کے تحریر فرماتے ہیں فقد صرح بان المماثلۃ عندنا انما تثبت بالاشتراک فی جمیع الاوصاف حتی لو اختلفا فی وصف واحد انتفت المماثلۃ انتھی جب یہاں پر دعوی استقلال اور قدامت علم کا نہیں مگر معطی اور حادث کہا جاتا ہو تو اب مساوات کا شائبہ تک بھی رہیگا کہاں جسکے خارج میں نظیر بھی موجود ہو ✣

فتاوی سراجیہ ص۸۲ میں ہو مسئلہ لو سئل سائل ان اللہ تعالیٰ ھل یعلم عدد انفاس اھل الجنۃ یقال لہ ان اللہ تعالیٰ یعلم انہ لا عدد لانفاسھم اللہ

شک کا فور ہو جائیگا +

غلام محمد نادیری کی تکفیری تجارت کا ایجنٹ نام جیت پور کا ملا قاضی صاحب جسکے نام میں
حرف اول کے عدد ۹۰ سے صرف ایک صفر ہی ساقط کرکے اُسی عدد ۹ کا حرف ط لیجیے تو خاصہ لفظ
طامع پیدا ہو جاتا ہے اگر قاضی شوکانی کی تقریب سے اعراض کرے اور ملائے قنوجی کی تحریر سے
منہ پھیرے تو چنداں قباحت نہیں ہے قاضی تا قاضی سے خوش اور ملا ملا سے راضی نہیں ہوتا
یہ مشہور ہے مگر بڑھ و وہ والا نائب جناب خان بہادر نواب بھانڈ صاحب تو آج تلک جو کی سرنیہ
وطنبورہ اوچہ سر نیہ کا مضمون ہو گیا تھا علیہ اب اسے لازم کہ اپنے معمولی تال سر کو چھوڑے
اور اپنا تار شوکانی طنبورہ سے جوڑ کے اپنی ہرزہ سرائی سے اوس کی کار روائی پسند کرے
اور قنوجی مثنوی کی حکایت پر کار بند ہے جو فرمایا ہے

آن یکی نالی که خوش نالی من زدست	تا ہمہ بان از سعد نشس باری ہست
تا ای زبرکون بنیاد او که زمن	اگر تو ہستہ منزل بستان بزن

جب خود کچھ الاپ رہا تھا اور طنبورہ سے جدا کانہ سر نکلا تو اپنا معتقد مصدق ہاں کر
اور کعبہ مرادات کیا تھا حاجات جان کو اس سے ذہن لگائے اور سر لٹکائے ہے +

افسوس صد افسوس کہ مجدد یہ ضمیہ فقد لہ ا نشد بالتہ لان السرجیہ ہمگان دین اور
صاحبان یقین کے کتب سے مستفیض و مستفید ہونے سے تو محروم ہے مگر اپنے مجدد دین
اور پیشوائے مجتہدین کے زمرہ میں بھی غور و فکر کرنے سے کم نصیب و بد قسمت ہے والی شد
المشکل کہ بقول حبک الشی یعمی و یصم ہزار در ہزار تا مل حمید اور شیا ر فضائل السید
ہیں سے جو کتب مستندہ میں سید الانبیاء و المرسلین کیلئے مبین اور منصبین ہیں ان سفینہ
کے سے اندھے چو بون کو بجز مکتہ بینی از تعصب بینی کے اور کچھ بھی دکھتا نہیں مولینا

وغیرہم انتہی علمای قنوجی اور شوکان کے قاضی جی کے فیصلہ سے بھی اگر مخالفین راضی ہیں تو دونوں نے یکے بعد دیگرے عموم کا حکم دیکر منکرین کا مُنھ کالا اور مقدمہ طے کر ڈالا ہے *

علی قاری رحمہ الباری مسیح الازہر شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں[۲۵] یعلم الله المعدوم فی حال عدمہ معدوما انتہی اور قصیدۂ امالی کے قول

ومَا المعدوم مرئیا وشیئا لفقہ لاح فی یمن الھلال

سے معدوم کا شئ نہ ہونا ثابت ہے اور شئ ہماری بیان بنا بر تصریح بیضاوی ص۲ میں[۲۷] والشئ یختص بالموجود اور ایسے ہی کہا تفتازانی نے شرح عقائد ص۲۶ میں[۲۸] کہ والشئ عندنا ھو الموجود انتہی موجود کو کہا جاتا ہے پھر خداوند پاک موجود اور معدوم ہر دو کا عموماً عالم ہے جو فرمایا کہ عالم الغیب نور الانوار ص۱۲۵ میں ہے[۲۹] اللام للاستغراق عند عدم دلالۃ العہد انتہی اور اس غیب پر من ارتضی من رسول کو واقف کرتا ہے ساتھ ہی فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ارشاد ہے مجالس الابرار ص۱۳۹ میں ہے[۳۰] ان الاضافۃ کاللام قد تکون للاستغراق انتہی اب مخالفین کو چون وچرا کی جائے باقی نہیں ہے فقط تعیین وتحقیق رسول درکار ہے وہ مطالعہ تفسیر حسینی سے حاصل ہو جو فرمایا ہے کہ مراد ازین[۳۱] رسول محمد است علیہ السّلام انتہی وہو المقصود من سوق الکلام آیندہ علامت ۲۱۱ میں سواد کا حالت قبول اسلام میں کا کلمہ فاشہد ان الله لا رب غیرہ وانک مامون علی کل غائب بھی اسی مطلب کے پہلو بہ پہلو ہے اور مخالفین کو بلا معاضدت دلیل کے تاویل کی مجال نہیں ہے ملاحظہ ہو آیندہ میں روایات معلومہ بہ علامات ۲۰۶ تا ۲۱۰ تو شبہہ دور اور

از نبی برخوان که دیو و قوم او　　می برند از حال انسان خفیه بو

از ره کانسان ازان آگاه نیست　　زانکه زین محسوس و زین اشباه نیست

چون شیاطین با غلیظیهای خویش　　واقفند از سر ما و فکر و کیش

پس چرا جانهای روشن در جهان　　بیخبر باشند از حال نهان

در سرایت کمتر از دیوان شدند　　روحها که خیمه بر گردون زدند

دیو دزدانه سوی گردون رود　　از شهاب او محرق و مطعون شود

آن ز رشک روحهای دلپسند　　از فلکشان سرنگون می افکنند

تو اگر شل و لنگ و کور و کر　　این گمان بر روحهای مه مبر

شرم دار و لاف کم زن جان مکن　　که بسی جاسوس هست آن سوی تن

این طبیبان بدن دانشورند　　بر سقام تو ز تو واقفترند

تا ز قاروره همی بینند حال　　که ندانی تو ازان رو اعتلال

هم ز نبض و هم ز رنگ و هم ز دم　　بو برند از تو بهر گونه سقم

پس طبیبان الهی در جهان　　چون ندانند از تو اسرار نهان

هم ز نبضت هم ز چشمت هم ز رنگ　　صد سقم بینند از تو بیدرنگ

قول و فعل آن بول رنجوران بود　　که طبیب جسم را برهان بود

وان طبیب روح در جانش رود　　وز ره جان اندر ایمانش رود

هست پیشش سر برآمد پیشه　　چون چراغی در درون شیشه

حاجتش نبود بفعل و قول خوب　　احذروهم هم جواسیس القلوب

این طبیبان نوآموزند خود　　که بدین آیاتشان حاجت بود

رحمہ اللہ تعالیٰ **مثنوی معنوی** مین یہہ فرماتے ہین۔

گاؤ در بغداد آید ناگہان ‌ ‌ ‌ بگذرد و از این سران تا آن سران

از ہمہ عیش و خوشیہا و مزہ ‌ ‌ ‌ او نہ بیند غیر قشر خربزہ

دید احمد را ابوجہل بگفت ‌ ‌ ‌ زشت نقشی کز بنی ہاشم شگفت

گفت احمد مر ورا کہ راستی ‌ ‌ ‌ راست گفتی گرچہ کار افزاستی

دید صدیقش بگفت ای آفتاب ‌ ‌ ‌ نی ز شرقی نی ز غربی خوش بتاب

گفت او را راست گفتی ای عزیز ‌ ‌ ‌ ای رہیدہ تو ز دنیای بہیچ چیز

حاضران گفتند کای صدر الوری ‌ ‌ ‌ صادق گو گفتی دو ضد را چرا

گفت من آئینہ ام مصقول دست ‌ ‌ ‌ ترک و ہندو در من آن بیند کہ ہست

تا تو می بینی عزیزان را بشر ‌ ‌ ‌ دانکہ میراث بلیس ہست آن نظر

گر نہ فرزند بلیسی ای عنید ‌ ‌ ‌ پس بتو میراث آن سگ چون رسید

معالم التنزیل تفسیر سورۂ بنی اسرائیل مین وشارکہم فی الاموال والاولاد کے نیچے ہو وروی عن جعفر بن محمد ان الشیطان یعقد علیٰ ذکر الرجل ذکرہ اذا لم یقل بسم اللہ اصاب معہ امرأتہ وانزل فی فرجہا وفی بعض الاخبار ان فیکم مغربین قیل ومن المغربون قال الذی یشارك فیہم الجن انتہی جب حالت ابتدائے مجامعت مین تسمیہ ترک کرنے کی شومی سے نطفہ انسان مین نطفہ شیطان ابوالجان مختلط ہوکر بچہ بن جاتا ہو تو اس سے پیدا شدہ مرد و عورتون کو نظر حقارت سے دیکھتا ہو اور اونکے علم کو شیطان کے علم سے کم کہتا ہو مولینا کا فرمودہ گویا اسی کا شعر ہو کہ۔

گر نہ فرزند بلیسی اے عنید ‌ ‌ ‌ پس بتو میراث آن سگ چون رسید

کے ساتھ مقید گردانا ہے اما بالفعل اس تقریر کی ضرورت نہیں ہے وجہ یہ کہ ابنائے زمان تو خاص باجہی جوار خشت اور ریا سے بحث کر رہے ہیں ؛ ملاحظہ ہو غلام محمد کا رسالہ ازالۃ الریب مطبوعہ مطبع انتظامی کانپور شریف ، اسکا جواب درکار ہے اس پہلو پر نظر ڈالکر باب کا عنوان کل معلومات سے نہیں کیا بلکہ جمیع اشیاء سے کیا ہے جسکا اطلاق ما وُجِدَ و یُوجَدُ پر ہوا کرتا ہے آئندہ علامت میں ملاحظہ کیجئے کا جو فرمایا ہے و اَتَوای الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانها لم یعجب عنها شئ من العالم الخ وکذا ما نقی من العوالم ولیس فی ھذا مزاحمۃ للعلم القدیم الذی لا نهایۃ لمعلوماتہ وذلک لان ما فی العلم القدیم لا یحصر فی ھذا العلم فان اسرار الربوبیۃ و اوصاف الالوھیۃ اللتی لا نهایۃ لها لیست من ھذا العالم فی شئ انتھی اس عبارت سے ثابت ہے کہ حضور پر نور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل شئ کے عالم ہیں آپ کے علم سے عوالم موجودات کا ایک ذرہ پوشیدہ و پنہان نہیں وزیادت توضیح کی غرض سے اولاً اسکی تمہید مشید و رہیں تقریب مقصود ملاحظہ فرمائے وباللہ التوفیق ومنہ الوصول الی ذروۃ التحقیق ✦

قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب داننده پوشیده است لایعزب دور نشود عنه از علم او پوشیده نگردد از وی مثقال ذرة ہم سنگ مورچہ خورد یا برنگ قدر ذرہ از ذرات ہوا فی السموات در آسمانہا ولا فی الارض و در زمین ولا اصغر و نیست خوردتر من ذلک از مثقال ذرة ولا اکبر و نہ بزرگ تر ازان الا فی کتاب مگر آنکہ مکتوب ہست در کتاب مبین روشن یعنی در لوح محفوظ مجموع اشیاء را ثبت کرده است (تفسیر حسینی) ✦

وقال اللہ تعالیٰ وما من غائبۃ ای جملۃ غائبۃ من مکتوم سر وخفی امر وشئ غائب فی السماء والارض الا فی کتاب مبین ای اللوح المحفوظ (معالم التنزیل)

کاملان از دور نامت بشنوند — تا بقعر تار و پودت دررَوند

بلکه پیش از زادن تو سالها — دیده باشندت بچندین حالها

حال تو دانند یک یک مو بمو — زانکه پر هستند از اسرار هو

دید پیغمبر یکی جوق اسیر — که همی بردند و ایشان در نفیر

آن یکی گفت ار چنان هست آن فرید — چون بخندید او که ما را بسته دید

این همی گفتند در زیر لبان — آن اسیران با هم اندر بحث آن

تا موکل نشنود بر ما جهد — خود سخن در گوش آن سلطان نهد

گرچه نشنید آن موکل این سخن — رفت در گوش که بد از من لدن

پس رسول آن گفت شان را فهم کرد — گفت آن خنده نبودم از نبرد

انگه کاز او بود دید و مکین — من شما را بسته میدیدم چنین

من شما را وقت ذرات الست — دیده ام پا بسته و منکوس و پست

من شما را سرنگون می دیده ام — پیش از آن کز آب و گل بالیده ام

نو نه دیدم تا کنم شادی بدان — این همی دیدم در آن اقبالتان

بنگرم سر عالمی بینم نهان — آدم و حوا نرسته از جهان

از حدوث آسمان بی عمد — آنچه دانسته بودم افزون نشد

نقش تن را تا فتاد از بام طشت — پیش چشمم کل آت آت گشت

ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم

خلاصۂ تقریر و کلام اور نتیجہ تحریر و مرام یہ کہ گو بعض علما نے آپ کے لئے حصول علم تمام معلومات کا مانا ہے اور جامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آیندہ علامت ۵۵ میں اس علم کو کسی نہ

را

والارض ، ومعنى كتب الله اجرى الله القلم على اللوح المحفوظ بايجاد ما بينهما من
التعلق واثبت فيه مقادير الخلق ما كان وما هو كائن الى الابد على وفق ما تعلقت
به ارادته ازلا كاثبات الكاتب ما فى ذهنه بقلمه على لوحه (الحديث رواه مسلم)
وعن عمران بن حصين قال انى كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جائه
قوم من بنى تميم الخ وكتب فى الذكر كل شئ الحديث رواه البخارى قال القارى
رحمه البارى وكتب اى اثبت فى الذكر اى فى اللوح المحفوظ كل شئ جميع ما هو كائن
انتهى ملخصا (مرقاة المفاتيح جلد ١ ص١٢٢ وجلد ٥ ص٣٢٦) وعن عبادة بن الصامت
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال اكتب فقال
ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذى
(مشكوٰة المصابيح) ۔

مذکورۃ الصدر یہ آیتیں اور یہ تینوں حدیثیں پوری تفصیل سے نادر ترتیب یعنی تسمیہ
رہطلکے اشکال تسعہ کو) خوب ثابت کر دیتی ہیں کہ ہر ایک تر (خواہ ذرہ بھر ہی کیوں نہ ہو
(جیسا کہ علامت ص٣٣ میں امام المنکرین غلام محمد کے بیان کردہ قاعدے سے معلوم ہوتا ہے)
خواہ خشک ہو یا تر ذرہ بھر ہو یا کم و بیش خفی امر ہو یا پوشیدہ بھید حیوان ہو یا جماد خشکی کا
ہو یا تری میں بڑی ہو یا چھوٹی باریک ہو یا موٹی ہو چکی ہو یا آئندہ قیامت تک ہونے والی
ہو سب کی کمیت اور کیفیت لوح محفوظ میں مکتوب ہے ۔

ہر چند یہ تمام اشیاء لوح محفوظ میں ہونے کا فائدہ اوپر علامت ص٣ میں الظاهر البين
لمن ينظر فيه من الملئكة بتلایا ہوا ویسے ہی علی قاری نے بھی مرقاۃ المفاتیح جلد ١
ص١٢٢ میں بتلایا ہے کہ وحكمة ذلك اطلاع الملئكة على ما سيقع ليزدادوا بعد قولهم ايما

قال النسفی رحمہ اللہ تعالیٰ کانہ[٣٨] قال ما من شیئ تسد بہ الغیبوبیۃ الا وقد علمہ اللہ واحاط بہ واثبتہ فی اللوح المحفوظ والمبین الظاھر البین لمن ینظر فیہ من الملئکۃ انتھیٰ (مدارک التنزیل) ۔

وقال تعالیٰ وکل[٣٩] صغیر وکبیر من الاعمال ومن کل ما ھو کائن مستطر مسطور فی اللوح المحفوظ (مدارک التنزیل) ۔

وقال تعالیٰ ما فرطنا[٤٠] فی الکتاب من شیئ یعنی اللوح المحفوظ فانہ مشتمل علی ما یجری فی العالم من جلیل ودقیق لم یھمل فیہ امر حیوان ولا جمادٍ ۔ وقال تعالیٰ وکل[٤١] شیئ احصینٰہ فی امام مبین یعنی اللوح المحفوظ (انوار التنزیل) ۔

وقال تعالیٰ وعندہ[٤٢] مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ۔ یعنی ان الکل فی اللوح المحفوظ (معالم التنزیل) قال[٤٣] الحدادی الرطب والیابس عبارۃٌ عن جمیع الاشیاء اللتی تکون فی السموات والارض لانھا لا تخلوا من احدی ھاتین الصفتین انتھےٰ (روح البیان) قال[٤٤] القنوجی لا رطب ولا یابس وقد شمل وصف الرطوبۃ والیبوسۃ جمیع الموجودات فلا وجہ لتخصیصھا بنوع دون نوع الا فی کتاب مبین ھو اللوح المحفوظ (فتح البیان جلد ٣ ص ١٢١) ۔

وعن[٤٥] عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق ۔ جمع مقدار وھو الشیئ الذی یعرف بہ قدر الشیئ وکمیتہ کالمکیال المیزان وقد یستعمل بمعنی القدر نفسہ وھو الکمیۃ والکیفیۃ ۔ قبل ان یخلق السموٰت

ہیں واز بعضی [52] معلومات تو علم لوح و قلم ہست الحاصل اگر و علم تو محیط ہست بجمیع اشیاء آنچہ بر صفحۂ لوح محفوظ
از زبان قلم رسیدہ انتہی شیخ خالد ازہری [53] حاشیہ شرح بردہ میں تحریر فرماتے ہیں ومعنی الدنیا
الثلثة الخ وعلى اللوح والقلم من علمك وانت الحقيق بذلك انتهى علامہ شیخ ابراہیم
بیجوری رحمہ اللہ [54] شرح بردہ میں نقل کرتے ہیں فان قيل اذا كان علم اللوح والقلم بعض
علومه صلى الله عليه وسلم فما البعض الآخر اجيب بان البعض الآخر هو ما اخبره الله تعالى
عنه من احوال الآخرة لان القلم انما كتبت في اللوح ما هو كائن الى يوم القيامة فقط
انتهى ملا علی قاری [55] رحمہ الباری حل العقدہ شرح البردہ میں تحریر کرتے ہیں وكون
علومهما من علومه صلى الله عليه وسلم ان علومه تتنوع الى الكليات والجزئيات وحقائق
وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما يكون نهرا من بحور علمه وسطرا
من سطور علمه انتهى کتاب الابریز [56] میں ہے يعلم صلى الله عليه وسلم ما من العرش
الى الفرش ويطلع على جميع ما فيهما وهذه العلوم كلها بالنسبة اليه صلى الله عليه وسلم
كالحرف من ستين حزبا التي هي القرآن العزيز انتهى تفسیر حسینی میں ہے بحر الحقائق
آوردہ کہ کلمۂ نون اشارت ہست بعلم اجمالی مندرج در احدیت ذاتیہ جمعیہ و قلم شیرت بعلم تفصیلی
مندرج در واحدیت اسمائیہ پس حق سبحانہ قسم یاد کردہ بعلم اجمالی کائن در احدیت و بعلم
تفصیلی ثابت فرمودہ در واحدیت بآنچہ قلم کریم از مدادات قدیم نوشتہ یعنی حروف الٰہیہ مجردہ علویہ
وکلمات ربانیہ مرکبہ سفلیہ جز ایشان اینکہ تو بنعمت پروردگار خود مستور نیستی یعنی از تو پوشیدہ اند
اسرار ازل و ابد انتہی ٭
ملا علی رحمہ الباری مرقاۃ المفاتیح [55] جلد [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں ان للغيب
مبادي ولواحق فمباديها لا يطلع عليه ملك مقرب ولا نبي مرسل واما اللواحق

وتصدیقا ویعلموا من یستحق المدح والذم فیعرفوا الکل مرتبۃ انتہی لیکن **شیخ اسمٰعیل افندی** اس وجہ کو ناپسند کرکے اپنی تفسیر **روح البیان** مین تحریر فرماتے ہین
فان قیل ما الفائدۃ فی کون ذلک فی اللوح مع ان اللہ تعالیٰ لایخفی علیہ شیٔ وکان عالما بذلک قبل ان یخلقہ ویکتبہ قیل فائدتہ ان الحوادث اذا حدثت موافقۃ للمکتوب ازدادت الملٰئکۃ بذلک علما ویقینا بعظیم صفات اللہ تعالیٰ یقول الفقیر ان الملٰئکۃ لیست من اھل الترقی والتنزل فقصر الفائدۃ علی ذلک مما لا معنی لہ بل نقول ان اللوح قلب ھذا التعیین کقلب الانسان قد انتقش فیہ ماکان وما سیکون وھو من مراتب التنزلات فقد ضبط اللہ فیہ جمیع المقدرات الکونیۃ لفوائد ترجع الی العباد یعرفھا العلماء باللہ تعالیٰ انتہی ۔

اب محض یہ غور درکار ہو کہ یہ سب کچھ جو لوح مین مکتوب ہے اور بڑے اہتمام سے قلم نے تحریر بھی کیا ہو کوئی رائے یا ذرہ باقی چھوڑا نہین گیا ہو یہ تمام نبی علام کے خزانہ علم سے چند دام بعد از تامل وتتبع کتب دینیہ واسفار یقینیہ حاصل تو وہی ہوگا جسکی **علامہ بوصیری** رحمہ اللہ نے **بردۃ المدیح** مین تصریح فرمائی کہ۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ	سواک عند حلول الحادث العمم
ولن یضیق رسول اللہ جاھک بی	اذا الکریم تجلی باسم منتقم
فان من جودک الدنیا وضرتھا	ومن علومک علم اللوح والقلم

مصرعۂ اخیر کا ترجمہ مولوی **ذو الفقار علی** دیوبندی **عطر الوردہ فی شرح البردہ** صفحہ ۱۰۳ مین یون فرماتے ہین اور منجملہ آپکے علوم ومعلومات کے علم لوح وقلم ہی **سید صادق علی رضوی** رحمہ اللہ تعالیٰ **رضیۂ صادقیہ** صفحہ ۱۴۰ پر اسکا ترجمہ یہہ کرتے ہے

ذرّہ

اقربها یخرج الیہ من الهامیة احد عشر رجلا یقاتلونہ فیخرج منهم ثلث نفر یموت
احدهم قبل الاخر بساعة ویموت ثالثهما بعد ثانیهما بسبع ساعات ویصل الاسد
جراحة فی جنبه الایمن من احدهم ویبرء بعد اسبوع قال الشنبکی رحمہ اللہ فاستخبرت
الی الهامیة فاذا الاسد سبقنی الیها وکان کما ذکره الشیخ ثم اتیته بعد اسبوع فرأیت
الاسد بعینه بین یدیه وقد برأت جراحته انتہی **شیخ عبد الحق دہلوی زبدۃ الاسرار**
میں حضرت محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ و روحہ واصل الینا برہ وفتوحہ کا ذکر
نقل کرتے ہیں قال رضی اللہ عنہ یا ابطال یا اطفال هلموا وخذوا عن البحر الذی
لا ساحل له وعزة ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی وان بؤبؤ عینی فی
اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ الخ وانا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انتہی جب نائبان رسالت مآب کے آنکھ کی تپلی لوح محفوظ میں رہے تو پھر رسول خدا کا تو پوچھنا
ہی کیا ہے۔ **جلال الدین رومی مثنوی** میں ارشاد فرماتے ہیں

لوح محفوظ است پیش اولیا ‖ از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
نی نجوم است و نہ رمل است و نہ خواب ‖ وحی حق واللہ اعلم بالصواب

آیات وروایات مذکورہ بالا سے ہر متامل دریافت کر سکیگا کہ ہر ایک شئی کی حقیقت لوح
محفوظ میں تحریر ہے اور لوح محفوظ باوجود ملحوظ ہونے نظر رسالت مآب کے آپکے علمی دفتر کا
محض ایک ہی حرف ہے جبکہ اولیائے کاملین کی بھی نظر صرف آب خاص زمین اور دنیا کی
کی نسبت جو آپ کا فرمودہ ہے وہ قابل غور ہے اور آپکے ذریعہ سے آپکے عمائد امت نے
جو استعداد حاصل کی اسکا تو عجب طور مسلم اپنی صحیح میں ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت فرماتے ہیں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی

فهو ما اظهره الله تعالیٰ علی بعض احبابه لوحة علمه وخرج بذلك عن الغيب المطلق
وصار غيبا اضافيا وذلك اذا تنورت الروح القدسية وازداد نورانيتها واشراقها
بالاعراض عن ظلمة عالم الحس وتخلية القلب عن صداء الطبيعة والمواظبة على العلم
والعمل وفيضان الانوار الالهية حتى يقوى النور وينبسط فی فضاء قلبه وتنعكس فيه
النقوش المرتسمة فی اللوح المحفوظ ويطلع على المغيبات ويتصرف فی عالم السفلی بل
يتجلى حينئذ الفياض الاقدس بمعرفته التي هي اشرف العطايا فكيف بغيره انتهى امام زرقانی
شرح مواهب قسطلانی جلد ۷ ص۲۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں قال وفی لطائف المنن
اطلاع العبد على غيب من غيوب الله بنور منه بدليل خبر اتقوا فراسة المؤمن فانه
ينظر بنور الله لا يستغرب وهو معنى كنت بصره الذي يبصر به فمن كان الحق بصره
فاطلاعه على غيب الله لا يستغرب انتهى ـ وقال الشيخ محمد بن يحيى التادفی الحنبلی
فی ص۱۱ من كتابه **قلائد الجواهر** قال الشيخ ابو محمد الشنبكی كنت آتی الشيخ
ابو بكر بن هوارہ رضی الله تعالیٰ عنه وهو فی البطيحة جالس فی الماء بين الشجر
وحده والاسد محدقة به فكان اذا خرج من الماء يتمرغ بعضها على قدميه ورأيت
يوما بين يديه اسدا عظيما يعفر خده فی التراب على هيئة المخاطب له والشيخ كأنه
يرد عليه جوابا ثم انصرف الاسد فقلت له بالذي انعم عليك ما قال الاسد وما
قلت له فقال يا شنبكی قال لی ثلثة ايام لم اذق فيها طعاما وقد اضر بی الجوع
فاستغثت الله تعالیٰ فی السحر فقيل لی رزقك بقرة فی قرية الهامية تفترسها على سوء
ينالك وانی خائف من ذلك السوء فقلت جراحة تصيبك فی جنبك الايمن تتألم
منها اسبوعا ثم يزول المها وانی رأيت فی اللوح المحفوظ ان البقرة من رزقه واذا

2323

ثم یعلم باعتبار صدق وجوب اعتقاد ما یقول ان کل ما علم الناس بعده من جملۃ مارأہ حین رویتہ لہ الا دنیا صلی اللہ علیہ وسلم انتھٰے ؎

حضرت عارف جامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نفحات الانس فی حضرات القدس کے صفحہ ۴۳۹ مین تحریر فرماتے ہین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتہ اند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و ما میگوئیم کہ چون روی ناخن ست ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست انتہی سیدنا محی الدین جیلانی قدس سرہ کا فرمودہ آپ کے قصیدہ مین مشہور ہے۔

	نظرت الی بلاد اللہ جمعا	کخردلۃ علی حکم اتصال	

جسکا ترجمہ ہندی مین کسی نے یہ کیا ہے۔

	دو عالم مجھ نظر ایسا و کھانا	گویا ہو ہاتھ مین رائی کا دانہ	

امام شعرانی لطائف المنن مین ارشاد فرماتے ہین وکان الاشیاخ یقولون اعظم الاولیاء فی عصرنا ھذا قدرا الشیخ احمد بن الرفاعی الی ان قالوا کان قطب الاقطاب فی الارض ثم انتقل الی قطبیۃ السموات ثم صارت السموات السبع فی رجلہ کالخلخال الخ ثم لا علم لنا بعد ذلک لما ذا وصل انتھی۔ علی قاری رحمۃ الباری مرقاۃ المفاتیح جلد ا صفحہ ۱۲۵ مین تحریر فرماتے ہین قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العالم الف الف مرۃ فی زاویۃ من زوایا قلب العارف ما احس بہ انتھی ؎

خواجۂ عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام زمین سمٹ کر مثل ہتیلی کے ہوگئی آپکا علم او سمین کے تمام اشیاء پر محیط اور حاوی ہوگیا آپ کے نیازمندون مین سے بعض کو زمین مثال سفرہ دکھائی اور بعض کی نگاہ مین مانند ناخن کے آئی اور بعض کے آگے ہر دو عالم

الارض فرأیت مشارقها ومغاربها وان امتی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها الحدیث
علی قاری رحمہ الباری مرقاۃ مین تحریر فرماتے ہین قال التورپشتی زویت المتی جمعت
وقبضتہ یرید بہ تقریب البعید منہا حتی یطلع علیہ اطلاعہ علی القریب وحاصلہ
انہ طوی لہ الارض وجعلہا مجموعۃ کھیئۃ کف فیہ مرآۃ ینظر الی ومعناہ ان الارض
زویت لی جملتہا مرۃ واحدۃ فرأیت مشارقہا ومغاربہا ثم ھی تفتح لامتی جزءً فجزءً حتی
تصل ملک امتی الی کل اجزائہا انتہی پھر یہی علی قاری شرح شفا مین اسکی شرح
مین فرماتے ہین ای جمعہا لی حتی اطلعت علی ما فیہا جمیعہا انتہی امام زرقانی مواہب قسطلانی
کی شرح جلد ۷ صفحہ ۲۰۴ میں فرأیت مشارقہا ومغاربہا کی شرح مین فرماتے ہین کنایۃ عن جمیعہا
کما فی قولہ رب المشارق والمغارب والجمع باعتبار تعدد المطالع اھ جناب بہشت وپناہ
وہابیان نواب قطب الدین خان نے اسی حدیث کا ترجمہ مظاہر الحق مین کیا خوب
فرمایا ہے۔ یعنے اوسکو (زمین کو) سمیٹ کرکے مثال ہتیلی کے کر دکھایا انتہی۔
فتوحات احمدیہ اور مواہب اللدنیہ مین طبرانی سے بروایت ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما ایک حدیث ہے جسکے پاک بول یہ ہین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ
کانما انظر الی کفی ھذہ علامہ زرقانی شرح مواہب قسطلانی جلد ۷ مین صفحہ ۲۳۴
پر تحریر فرماتے ہین ان اللہ قد رفع ای اظہر وکشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع
ما فیہا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ
اشارۃ الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ احتمال انہ ارید بالنظر العلم ولا یرد انہ اخبار
عن مشاہدۃ فلا یلائم الترجمۃ لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب من الناس

منی فقال الرجل تاللہ ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث رواہ فی شرح السنۃ۔ **علی قاری نے مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ ص ۲۷۴** میں[۸۰] یخبرکم بما مضی وما ہو کائن کی شرح یہ کی یخبرکم بما مضی ای بما سبق من خبر الاولین من قبلکم وما ہو کائن بعدکم ای من نبأ الآخرین فی الدنیا ومن احوال الاجمعین فی العقبی انتہی۔ **کمال الدین دمیری حیات الحیوان** میں تحریر فرماتے ہیں[۸۱] قال ابن عبد البر ان اہبان بن اوس کان فی غنم لہ فشد الذئب علی شاۃ منہا فصاح بہ اہبان فاقعی الذئب وقال اتنزع منی رزقا رزقنیہ اللہ تعالیٰ فقال اہبان ما سمعت ولا رأیت اعجب من ہذا ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین ہذہ النخلات واومی بیدہ الی المدینۃ یحدث بما کان وما یکون ویدعو الناس الی اللہ تعالیٰ والی عبادتہ وہم لا یجیبون قال اہبان فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بالقصۃ واسلمت فقال لی حدث بہ الناس انتہی۔ **مولنا وکیل احمد صاحب وسیلہ جلیلہ** کے ص ۱۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں علم[۸۲] ما کان وما یکون ایسا حاوی جملہ ہو کہ اس سے کوئی شئ خارج نہیں ہو سکتی انتہی ✦

تفسیر عرائس البیان ص ۲۹ میں ہے[۸۳] تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک الکشف والانباء علی مرتبتین الاولی للارواح قبل الاشباح فی دیوان الغیب حتی رأت بنور الغیب اسرار المکتوم والاخری بعد کونہا فی الاشباح بہ تری وتسمع ما رأت

مثل رائی کے ہوگئے اور بعض کے پالون مین ساتون آسمان ایک اونی سے پازیب بنگئے
پھر انصاف پسند خود ہی جان لین کہ رسول مقبول کی نظر رفیع سے کہان کیا چھپ رہا ہوگا
اور آپ کے علم وسیع سے کیا پوشیدہ ہوگا صاحب کتاب ابریز ص۲۵ مین اپنے شیخ عارف عبد العزیز
سے نقل فرماتے ہین ولقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد المخلوقات
الناطقۃ والصامتۃ والوحوش والحشرات والسموات ونجومہا والارضین وما
فیہما وکرۃ العالم باسرھا تستمد منہ ویسمع اصواتہا وکلامہا فی لحظۃ واحدۃ ویعلم
کل واحد بما یحتاجہ ویعطیہ ما یصلحہ من غیر ان یشغلہ ھذا عن ھذا بل
اعلی العالم واسفلہ بمنزلۃ من ھو فی حیز واحد عندہ ثم یرحم ھذا الولی یبطر
فیری مددہ من غیرہ وھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من الحق سبحانہ فیرا الکل منہ تعالی انتہی

معالم التنزیل مین خلق الانسان علمہ البیان کی تفسیر یہی کی ہے قال ابن
کیسان خلق الانسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ما کان
وما یکون انتہی تفسیر حسینی مین ہے یا بوجود آوردم محمد علیہ السلام را وبیاموزانید ویرا
بیان آنچہ بود وہست وباشد انتہی۔ تفسیر رؤفی مین ہے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہور مین
لاکر بیان اس چیز کا کہ تھی اور ہوگی عنایت کیا انتہی۔ ولنعم ما قیل۔

شاہ می بخشد بخاصان جامۂ پوشیدہ را	نیست جز انسان کسی شایستۂ اوصاف حق

مشکوۃ المصابیح باب المعجزات فصل ثانی مین ہے عن ابی ھریرۃ قال جاء ذئب
الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب
علی تل فاقعی واستثفر قال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ فاخذتہ ثم انتزعتہ

الجنان ودرجاتها وعدد سكانها ومقاماتهم فيها وكذا ما بقي من العوالم التي ليس
في هذا مزاحمة للعلم القديم الازلي الذي لا نهاية لمعلوماته وذلك لان
ما في العلم القديم لم ينحصر في هذا العالم فان اسرار الربوبية واوصاف الالوهية
التي لا نهاية لها ليست من هذا العالم في شيء ثم الروح اذا احبت الذات امدتها
بهذا التمييز فلذلك كانت ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك
التمييز السابق وتحقق به العوالم كلها فسبحان من شرفها وكرمها وايدها
على ذلك ـ الرابع البصيرة وهي عبارة عن سريان الفهم في سائر اجزاء الروح
كما يسري في جميعها ايضا سائر الحواس مثل البصر والسمع والشم والذوق
واللمس فالعلم قائم بجميعها والبصر قائم بجميعها والشم قائم بجميعها والذوق
قائم بجميعها واللمس قائم بجميعها حتى انه ما من جوهر من جواهرها الا وهو قائم
به علم وسمع وبصر وشم وذوق ولمس فتبصرها من سائر الجهات وكذا بقية
الحواس فاذا احبت الروح الذات وزال الحجاب الذي بينهما امدتها بهذه
البصيرة فتبصر الذات من امام وخلف وفوق وتحت ويمين وشمال بجواهرها
كلها وتسمع كذلك وتشم كذلك وبالجملة فما كان للروح يصير للذات وقد
زال الحجب بين الذات الطاهرة وبين الروح الشريفة يوم شقت الملائكة صدره
الشريف صلى الله عليه وسلم وهو صغير ففي ذلك الوقت وقع الالتحام
والاصطحاب بين روحه وذاته صلى الله عليه وسلم فصارت ذاته تطلع على جميع
ما تطلع عليه روحه صلى الله عليه وسلم فلهذا صلى الله عليه وسلم كان يرى
من خلفه كما يرى من امامه وقد قال صلى الله عليه وسلم لاصحابه رضي الله تعالى

وسمعت في الغيب قبل دخولها في الاشباح تجديداً للعهد المكاشفة وتذكيراً
لعهود المشاهدة وما قال سبحانه ما كنت تعلمها اي قبل كون روحك واما بعد كونه
روحك علمت ما كان وما سيكون انتهى صاحب کتاب الابریز ص۳۳ میں اپنے
شیخ عارف عبد العزیز قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں الثالث[۳۴] التمييز وهو نور في الروح
يميز بها الاشياء على ما هي عليه في نفس الامر تمييزاً كاملاً ومع ذلك فلا تحتاج
فيه الى تعلم بل بمجرد رؤية الشئ او سماع لفظة تميزه وتميز احواله ومبداه ومنتهاه
والى اين تصير ولماذا خلق ثم الارواح مختلفة في هذا التمييز على قدر الاطلاع فمن
الارواح من هو قوى في الاطلاع ومنها من هو ضعيف واقوى الارواح في ذلك
روحه صلى الله عليه وسلم فانها لم يحجب عنها شئ من العالم فهي مطلعة على
عرشه وعلوه وسفله ودنياه وآخرته وناره وجنته لان جميع ذلك خلق لاجله
صلى الله عليه وسلم فتمييزه عليه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فعنده
تمييز في اجرام السموات من اين خلقت ومتى خلقت ولم خلقت والى اين تصير
في جرم كل سماء وعنده تمييز في ملائكة كل سماء واين خلقوا ومتى خلقوا
والى اين يصيرون وتمييز اختلاف مراتبهم ومنتهى درجاتهم وعنده عليه السلام
تمييز في الحجب السبعين وملئكة كل حجاب على الصفة السابقة وعنده عليه السلام
تمييز في الاجرام النيرة التي في العالم العلوي مثل النجوم والشمس والقمر واللوح والقلم
والبرزخ والارواح التي فيه على الوصف السابق وكذا عنده عليه السلام تمييز
في الارضين السبع وفي مخلوقات كل ارض وما في البر والبحر من ذلك فيتميز
جميع ذلك على الصفة السابقة وكذا عنده عليه الصلوة والسلام تمييز في

على نحو ما سبق تفسيره واما فى الذات فهو بالنسبة الى توجهها بمعنى انها اذا توجهت الى شئ لا يفوتها ولا يلحقها فى توجهها اليه سهو ولا غفلة ولا نسيان **واما** اذا لم تتوجه اليه فالهاءة تغفل عنه ويقع لها فيه السهو والنسيان و لهذا قال صلى الله عليه وسلم كما فى صحيح البخارى انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكرونى قال ذلك حين وقع له السهو ولم يسهه **قلت** لله دره من امام فانه قد اعطى للحقيقة حقها واعطى للشريعة حقها انتهى ٭

عارف جامی قدس اللہ سرہ السامی نقد النصوص شرح الفصوص

میں تحریر فرماتے ہیں وذلك لان الحقيقة المحمدية التى فى صورة الاسم الجامع الالهى هى التى ترب صور العالم كلها بالرب الظاهر فيها الذى له الاتصاف بصفات الالهية كلها من العلم الشامل والقدرة الكاملة وغيرهما يتصرف فى اعيان العالم على حسب استعداداتها ولكن ذلك انما هو من جهة حقيقتها لا من جهة بشريتها انتهى ٭

مولانا وکیل احمد صاحب وسیلہ جلیلہ ص ۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ الطاف القدس میں تحریر فرماتے ہیں چون رفتہ

رفتہ سخن بحقائق نما منتہی شد و از آن حالت نیز رمزی باید گفت چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ و چہ یک مشت کمال عارف از حجر بحت بالا تر میرود و نفس کلیہ بجای جسد عارف میشود و ذات بحت بجای روح او ہمہ عالم را مثل العلم حضوری در خود می بیند۔ اس سے بڑھکر کیا ہوگا یہ ایسا امر ہے کہ لسان شرع کھلکر بیان نہیں کرتی حضرت شاہ صاحب کا مقصد تھا کہ آخر رہ سکے اور کیفیت واقعیہ کو صاف بیان فرمایا جب ذات بحت بجا ۔۔۔

عنهم اقيموا ركوعكم وسجودكم فانى اراكم من خلفى كما اراكم من امامى هذا سر الحديث والله تعالى علم۔ الخامس عدم الغفلة وهو عبارة عن انتفاء اوصاف الجهل واضداد العلم عن القدر الذي بلغ اليه علمها ووصل اليه نظرها فلا يلحقها سهو ولا غفلة ولا نسيان عن معلوم اى معلوم من القدر الذي وصلت اليه وليس حصول المعلومات لديها على التدريج بل يحصل ذلك بنظرها دفعة واحدة فليس فى علمها انها اذا توجهت الى شئ غفلت عن غيره بل اذا توجهت اليه حصل غيره معه بل لا يحتاج الى توجه لان العلوم نظرية فيها ففى اول لحظتها حصلت لها علوم دفعة واحدة ثم دام لها ما دامت ذاتها هذا هو المراد بعدم الغفلة و هو ثابت لكل روح وانما تختلف فى قدر المعلوم فمنها من علومه كثيرة ومنها من علومه قليلة واعظم الارواح علما واقويها نظرا روحه عليه الصلوة والسلام لانها يعسوب الارواح فهى مطلعة على جميع ما فى العوالم كما سبق دفعة واحدة من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها وبين ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم۔ امدتها بعدم الغفلة حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما فى العالم مع عدم لحوق الغفلة لها فى ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على سبيل التدريج والترتيب بمعنى انها ما من شئ تتوجه اليه فى العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الى شئ آخر علمته وهكذا حتى تاتى على ما فى العالم فلها تسلط فى العلم على ما فى العالم ولكن بتوجه بعد توجه ولا تطيق الذات ما تطيقه الروح من حصول ذلك فى دفعة واحدة وكذا يختلفان فى عدم الغفلة فانه فى الروح

علم آپ کے لئے حاصل تھا ایسا کہنے میں کوئی حرج نہ ہوگا لہذا اب ضرور ہوا کہ ہم دریافت کریں کہ ان پانچ کے حصول کے واسطے علماء دین کا کیا خیال ہو بعد از تتبع کتب دینیہ و اسفار یقینیہ جو دریافت ہوا وہ بعینہ ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔

تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ میں ہو ولک ان تقول ان علم ھذہ الخمسۃ وان کان لا یعلمها احد الا الله لکن یجوز ان یعلمها من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ ان الله علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنی المخبر انتہی **علامہ شنوانی** رحمہ اللہ تعالی **جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایہ** میں تحریر فرماتے ہیں لا یعلم متی تقوم الساعۃ الا الله فلا یعلم ذلک ملک مقرب ولا نبی مرسل قال بعض المفسرین لا یعلم ھذہ الخمس علماً لدنیاً ذاتیاً بلا واسطۃ الا الله فالعلم بھذہ الصفۃ مما اختص الله تعالی بها واما بواسطۃ فلا یختص بہ تعالی انتہی **محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ** میں تحریر فرماتے ہیں و مراد آنست کہ بے تعلیم الہی بحساب عقل ہیچ کس اینہارا نداند آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسے آنرا نداند مگر آنکہ وے تعالی از نزد خود کسے را بوحی والہام بداناند انتہی **علامہ شیخ ابراہیم بیجوری** رحمہ اللہ تعالی **شرح قصیدہ بردہ** میں تحریر فرماتے ہیں ولم یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ الله تعالی بھذہ الامور الخمسۃ انتہی پھر وہی **شنوانی** رحمہ اللہ **جمع النہایہ** میں تحریر فرماتے ہیں وھذا الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لہ الکشف واجیب بان ھذا الحصر بالنسبۃ للعامۃ لا للخاصۃ وقد ورد ان الله تعالی لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شئی انتہی۔ **علامہ عینی** نے **عمدۃ القاری شرح بخاری** جلد میں فرمایا ہے قال القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شئی من ھذہ

کے ہوئی تو کوئی شیٔ اور سید مخفی نہیں رہ سکتی انتہی علی قاری رحمہ الباری مرقاۃ المفاتیح
جلد ۲ ص میں تحریر فرماتے ہیں قال القاضی النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت
عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لها حجاب فتری
الکل کالمشاهد بنفسها او باخبار الملک لها وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ انتہی
اور مناوی نے تیسیر شرح جامع صغیر میں یتری وتسمع الکل بیان کیا ہے
علامات ۸۸×۸۹×۸۵×۸۴×۸۳ کی عبارات صوفیہ صافیہ کے طور پر چونکہ اسکے مذاق سے ذرا بعید ہیں
بیخبر ہیں یہ پھر اسکے قبول کرنے میں گوناگوں شبہات ظاہر کئے بغیر رہتے کے نہیں بایں خیال ہے
کسیقدر احادیث پیش کئے جاتے ہیں شاید گمراہان تیہ ضلالت برسر راہ ہدایت آجائیں ۔
محی السنہ بغوی معالم التنزیل میں اور ابن خازن لباب التاویل میں
ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں قال اوتی نبیکم علم کل شیٔ الا علم مفاتیح الغیب
انتہی ۔ حافظ عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۸
ص ۲۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں مروی الطبرانی من طریق ابن مسعود قال اوتی نبیکم
صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شیٔ الا علم مفاتیح الغیب انتہی سیرۃ الاحمدیہ میں ہے
وعن ابن مسعود قال اوتی نبیکم مفاتیح کل شیٔ غیر الخمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ
رواہ احمد وابو یعلی وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اوتیت مفاتیح کل شیٔ الا الخمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ رواہ احمد
والطبرانی بسند صحیح انتہی ۔ ان احادیث سے کالشمس فی کبد السماء ثابت ہے کہ
ماورا پانچ مفاتیح کے باقی سب کچھ آپ کو عنایت ہو چکا تھا اب اتنا ہی درکار ہے کہ ان پانچ کا
علم بھی آپ کو تھا یا نہیں جب یہ ثابت ہو جاوے کہ انکا علم بھی آپکو تھا تو پھر تمام اشیاء کا

لله

داخل ہو اور معلومات امام مبین کو علم نبوی شامل بہتیرے فرشتوں کو معلوم ہو تو پھر نبی
برگزیدہ اوسکے علم سے کیوں محروم ابن جریر اپنی تفسیر میں وما ننزلہ الا بقدر معلوم کے
نیچے حکم بن اسحاق سے نقل فرماتے ہیں بلغنا ان اللہ تعالیٰ ینزل مع المطر اکثر من
عدد ولد ابلیس وولد آدم یحصون کل قطرة حیث تقع وما تنبت انتہی۔ اور
ابن عساکر تاریخ دمشق میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں ان جبرئیل حدثہ قال کل قطرة مطر تنزل من السماء موکل بہا
ملک من الملئکة یضعہا موضعہا انتہی۔ شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ صراط
مستقیم شرح سفر السعادت ص۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں بالجملہ از نبی است حق بیان
ابولبابہ بن عبد اللہ کہ یکی از مشاہیر صحابہ بود امر برخاست گفت یا رسول اللہ زیادہ مربیث
اہ و آب باران خراب خواہد شد بر عم ابی لبابہ فرمود اللہم استسقی بقوم اولیاء تعویلا
یسد ثعلب مربدہ بازارہ فاضطرب فاجتمعوا الی ابی لبابة فقالوا انہا لن تقلع
حتی تقوم عریانا فتسد مربدک بازارک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ففعل فاستہلت السماء انتہی۔

اور اگر مضمون یہ ہو کہ خداوند پاک ہی نازل کرتا ہو اسکے سوا اس میں کسی کے
ذریعہ اور وسیلہ سے کامیابی نہیں حاصل ہوتی تو محض بوالہوسی اور خام خیالی ہے
سیرة احمدیہ ص۱۲ میں مواہب لدنیہ سے منقول ہے عن جلہمة بن عرفطة قال قدمت
مکة وقریش فی قحط فقائل منہم یقول اعتمدوا اللات والعزی وقائل منہم
یقول اعتمدوا مناة الثالثة الاخری فقال شیخ وسیم حسن الوجہ جید الرأی
أنّی تؤفکون ای کیف تصرفون عن الحق فیکم باقیة ابراہیم وسلالة اسمٰعیل قالوا

الامور الخمسة لهذا الحديث وقد فسر النبي صلی الله علیه وسلم قوله تعالیٰ وعنده مفاتیح الغیب بهذه الخمس قال فمن ادعی علم شیٔ منها غیر مسند الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کان کاذبا فی دعواه انتهی۔ **امام سخاوی** رحمہ اللہ تعالیٰ **روض النضیر شرح جامع الصغیر** مین تحریر فرماتے ہین فاما قوله لا یعلمها الا هو فمفسر بانه لا یعلمها احد بذاته ومن ذاته الا هو لکن قد یعلم باعلام الله تعالیٰ فان ثمه من یعلمها وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما راینا جماعة علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المراة وقبله انتهی۔

ہرچند ان روایات سے قلب سلیم اور عبارات سے طبع مستقیم کو اطمینان ہو گیا ہوگا کہ علوم خمسہ یعنے مفاتیح الغیب کی تعلیم اولیا کو بھی ممکن ہو اتنا ہی نہین بعض کو بعض کا ان پانچ مین سے اعلام وقوع مین بھی آیا ہو پھر نبی برگزیدہ کے واسطے تو اوسکی تجویز مین کلام ہی کیا ہو بالخصوص جب ذکر قیام ساعت کے سوائے باقی چارون کا لوح محفوظ مین مذکور ہونا بالاتفاق مانا گیا ہو پھر لوح محفوظ آپکے دفتر علمی کا ایک حرف ہو کہ آپ کو اس سے اطلاع ہونے مین تامل نہین تو اور کیا ہو۔ تاہم چونکہ علیحدہ صحیح اشارات اور صریح روایات سر دست اور پیش نظر ہون تو اونکا بیان بھی خالی از فائدہ نہین ہو بنا بر علیہ ہر پانچ کا ثبوت جدا گانہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اول ینزل الغیث کا مطلب اگر یہ مانا گیا ہو کہ زمان ومکان ومقدار نزول کمیّة وکیفیّة ذاتا کوئی جانتا نہین تو تو مسلم ہو مگر اسکا کوئی مدعی نہین کہ ذاتاً بجز خداوند پاک کے کوئی جانتا ہو اور اگر یہ مراد لی ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو یہ علم بتاتا نہین اور بتانے سے جانا جاتا نہین تو بلحاظ ماسبق اتفاقاً لا نسلم ہو جسکی وجہ یہ کہ آیہ کل شیٔ احصینہ فی امام مبین بھی

تملأ به الضرع وتنبت به الزرع وتحيي به البلاد وتغيث به العباد وتجعله بلاغا للحاضر والباد وتحيي به الارض بعد موتها وكذلك تخرجون قال والله ما رد يده الى نحره حتى التفت السماء بارواقها وابلغت باورا قها فمطرنا سبعا فلما كانت الجمعة الثانية والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر دخل الاعرابي وقال يارسول الله الغرق الغرق هلكت المواشي وانهدمت السبل انهدمت البنيان فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه فقال اللهم على رؤس الجبال والآكام بطون الاودية وعلى منبت الزرع والاشجار فانجابت السحابة فاحاطت بالمدينة كالاكليل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لله در ابي طالب لو كان حاضرا قرت عيناه لي من ينشد قوله فقام علي رضي الله تعالى عنه فقال يا رسول الله اردت ❖

وابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل

يلوذ به الهلاك من آل هاشم وهم عنده في نعمة وفواضل

كذبتم وبيت الله يبزى احمد ولما نقاتل دونه ونناضل

ونسلمه حتى نصرع حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل انتهى مشكوٰة المصابيح

١٠٤

من جوع عن ابي الجوزاء قال قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا الى عائشة رضي الله تعالى عنها فقالت انظروا قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوى الى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف ففعلوا فمطرنا مطرا حتى نبت العشب وسمنت الابل حتى تفتقت من الشحم فسمي عام الفتق رواه

كانك عنيت ابا طالب ايها فقال فقاموا باجمعهم وقمت معهم فدققنا بابه
فخرج الينا رجل حسن الوجه عليه ازار قد اتشح به فقاموا اليه وقالوا يا ابا طالب
اقحط الوادي واجدب العيال فقم فاستسق لنا فخرج ابو طالب ومعه غلام
كانه شمس دجنة اي ظلمة وحوله اغيلمة فاخذه ابو طالب فالصق ظهره
بالكعبة ولاذ اي طاف باصبعه الغلام وما في السماء قطعة من سحاب
فاقبل من ههنا وههنا واغدق اي كثر مطره وانفجر له الوادي واخصب النادي
والبادي وفي ذلك يقول ابو طالب مادحا للنبي عليه الصلوة والسلام وابيض يستسقى
الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل اخرجه ابن عساكر انتهى **منهاج الاحباب
في معرفة الآل والاصحاب** کے ص ۹ میں ہے وقد ذکر في المغني في تفسير قوله المجيد
وكلامه الحميد واذ استسقى موسى لقومه انه روي ان اعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم يشكو الجدب فقال يا رسول الله مالنا بعير يئط ولا صبي يصطبح وانشأ يقول

اتيناك والعذراء تدمى لبانها	وقد شغلت ام الصبي عن الطفل
والقى بكفيه الفتى لاستكانة	من الجوع هونا لا يمر ولا يحلي
ولا شيء مما ياكل الناس عندنا	سوى الحنظل العامي والعلهز الفسل
وليس لنا الا اليك فرارنا	واين فرار الناس الا الى الرسل

فقام النبي صلى الله عليه وسلم وهو يجر رداءه فصعد المنبر ثم رفع رأسه الى السماء وبكى
حتى ابتلت لحيته فقال اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا غدقا
مغدقا طبقا مونقا مورقا ديما وابلا سابلا عاجلا غير رائث نافعا غير ضار غيثا
مونقا مورقا ديما درارا وابلا سابلا عاجلا غير رائث نافعا غير ضائر

فی بعض الاعوام فاستسقی الناس مرارا فلم یسقوا فاتی رجل صالح معروف بالصلاح الی قاضی سمرقند وقال له انی رأیت رایا اعرضه علیک قال وما هو قال اری ان تخرج ویخرج الناس معک الی قبر الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری وتستسقی عنده فعسی الله ان یسقینا فقال القاضی نعم ما رأیت فخرج القاضی ومعه الناس فاستسقی بهم وبکی عند القبر وتشفعوا بصاحبه فارسل الله تعالی السماء بماء عظیم غزیر اقام الناس من اجله بخرتنک سبعة ایام او نحوها ولا یستطیع احد الوصول الی سمرقند من کثرة المطر وغزارته وبین سمرقند وخرتنک ثلثة ایام انتہی مشکوٰة المصابیح میں ہے وعن شریح بن عبید قال ذکر اهل الشام عند علی وقیل العنهم یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد انتہی

مذکورۂ بالا روایات میں ابوطالب کا توسل جناب سید الرسل سے اعرابی کی شکایت خود بدولت سے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توسل حضرت عباس سے اور اہل سمرقند کا توسل قبر بخاری سے تو دریافت ہوا ہوگا مگر مثنوی شریف دفتر دوم میں حاجیوں اور ایک بادیہ نشین کی حکایت بھی قابل غور ہے۔

زاہدی بد در میان بادیہ	در عبادت غرق چون عبادیہ
حاجیان آنجا رسیدند از بلاد	دیدہ شان بر زاہد خشک اوفتاد
جای زاہد خشک بود او تر مزاج	از سموم بادیہ بودش علاج
حاجیان حیران شدند از وحدتش	وان سلامت در میان آفتش

الدارمی انتہیٰ۔ سید سمہودی **جواہر العقدین** میں اور ابن حجر مکی **صواعق المحرقہ** میں اور محمد ابن مبارک **منہاج الاحباب** میں تحریر کرتے ہیں[۱۰۵] ان الحسن العسکری لما حبس سر من رای قحط الناس قحطا شدیدا فامر الخلیفۃ المعتمد بن المتوکل بالخروج للاستسقاء ثلثۃ ایام فخرجوا ولم یسقوا فخرج النصاریٰ ومعہم راھب کلما مد یدہ الی السماء ھطلت ثم فی الیوم الثانی کذالک فشک بعض الجھلۃ وارتد بعضہم فشق ذلک علی الخلیفۃ فامر باحضار الحسن وقال ادرک امۃ جدک قبل ان یھلکوا فقال الحسن یخرجون غدا وازیل الشک انشاء اللہ تعالیٰ وکلم الخلیفۃ فی اطلاق اصحابہ من السجن فاطلقہم فلما خرج النصاریٰ للاستسقاء ورفع الراھب یدہ مع النصاریٰ غیمت السماء فامر الحسن بالقبض علی یدہ فاذا فیہ عظم آدمی فاخذہ من یدہ وقال استسق فرفع یدہ فزال الغیم وطلعت الشمس بیضاء فعجب الناس من ذلک فقال الخلیفۃ للحسن ما ھذا یا ابا محمد فقال ھذا عظم نبی ظفر بہ ھذا الراھب من بعض قبور الانبیاء وما کشف عن عظم نبی تحت السماء الا ھطلت بالمطر فامتحنوا ذلک العظم فکان کما قال وزالت الشبھۃ عن الناس فرجع الحسن الی دارہ واقام عزیزا مکرما وصلات الخلیفۃ تصل الیہ انتہیٰ۔ **مشکوٰۃ المصابیح** میں ہے[۱۰۶] عن انس ان عمر بن الخطاب کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون رواہ البخاری انتہیٰ۔ **ارشاد الساری شرح صحیح بخاری** میں ہے[۱۰۷] قال ابو علی الحافظ اخبرنا ابو الفتح نصر بن الحسن السمرقندی قدم علینا بلنسیۃ عام اربعۃ وستین واربعمائۃ قال قحط المطر عندنا بسمرقند

یک جماعت زان عجائب کار ہا	می برید ند از میان زنّار ہا
قوم دیگر را یقین و راز و یاد	زین عجب واللہ اعلم بالرشاد
قوم دیگر ناپذیر از ترش و خام	تا فقصان سرمدی تم الکلام

ثانی یعلم مافی الارحام یہان بھی بدستور اگر یہ کہا جاتا ہو کہ بلا اعلام الٰہی کسی کو جنین کی کیفیت معلوم نہین ہو تو مسلم مگر اس سے مافی الارحام کا اللہ پاک کے اعلام سے جاننا منتفی نہین ہوتا پس کافی ہو اس بارہ مین ملاحظہ گذشتہ علامت ۹ کا اور محتاج بیان نہین کہ فیضان ہمچہ علوم کا اس عبارت مین کی جماعت پر بذریعہ ذات بابرکات نبوی علیہ الصلوۃ والتحیات ہی ہو پھر علم نبوی مین تردد کیون کیا جاوے صاحب کتاب الابریز ص۱۵۸ مین اپنے شیخ عارف عبد العزیز قدس سرہ سے ایک تقریر دلپذیر کی ضمن مین یون قلمبند کرتے ہین قلت للشیخ رضی اللہ عنہ فان علماء الظاہر من المحدثین وغیرہم اختلفوا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمس المذکورات فی قولہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ فقال کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اہل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھذہ الخمس انتھی۔ بالخصوص جب روایات ذیل بھی مؤید مقصود موجود ہون تو خیالات ابنا ءزمان سرسے سے مردود ❊

امام قسطلانی مواہب اللدنیہ مین اور مولانا کرامت علی سیرۃ الاحمدیہ مین نقل کرتے ہین عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال حدثتنی ام الفضل قالت مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک حامل بغلام فاذا ولدتہ فاتینی بہ قالت یارسول اللہ انی لی ذلک وقد تحالفت قریش ان لا یأتوا النساء قال ھو

در نماز استاده بد بر روی ریگ — ریگ کز تفش بجوشد آب دیگ
گفتیی سرمست بر سبزه و گلست — یا سواره بر براق و دلدل است
یا که پایش بر حریر و حله‌هاست — یا سموم او را به از باد صباست
ایستاده تازه روئی اندر نماز — با خضوع و با خشوع و با نیاز
با حبیب خویشتن میگفت راز — مانده بد استاده با فکر دراز
پس بماندند آن جماعت با نیاز — تا شود درویش فارغ از نماز
چون ز استغراق باز آمد فقیر — زان جماعت زنده روشن ضمیر
دید کابش میچکید از دست و رو — جامه‌اش تر بود ز آثار وضو
پس بپرسیدش که آبت از کجاست — دست را برداشت کز سوی سماست
گفت هر گاهی که خواهی میرسد — یا گهی باشد اجابت گاه و رد
مشکل ما حل کن ای سلطان دین — تا ببخشد حال تو ما را یقین
وانما سری بما ز اسرار را — تا ببریم از میان زنارها
چشم را بگشود سوی آسمان — که اجابت کن دعای حاجیان
رزق جوئی را ز بالا خوگرم — تو ز بالا بر گشودستی درم
ای نموده تو مکان از لامکان — فی السماء رزقکم کرده عیان
در میان این مناجات ابر خوش — زود پیدا شد چو پیل آبکش
همچو مشک از ابر باریدن گرفت — در گو و در غارها مسکن گرفت
ابر می بارید چون مشک اشکها — حاجیان جمله گشاده مشکها
یک عجائب در بیابان رو نمود — ابر چون مشکی دهن را بر گشود

من الله تعالیٰ فاذا استثنیٰ صاحب هذه الحالة فقد غرق فی بحر العرفان والتی باعلیٰ درجة الایمان انتهیٰ ؂

پھر منکرین کو یہ طور ناپسند ہونے کی جہت سے اگر منظور نہیں تو بفضلہ تعالیٰ اور روایات کتب مستندہ میں نظر سے دور نہیں۔ **علامہ ابن حجر مکی** نے **صواعق المحرقہ** میں **محمد بن مبارک** نے **منہاج الاحباب** میں ضمن قصہ نکاح فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا میں نسائی سے دعا کے بول یہ بیان کئے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو مصداق قران السعدین یا بقول امامیہ مضمون مرج البحرین پر قطرات ماء زوج کے چھڑک کر فرمایا اللّٰھم بارك فیھما وبارك لھما فی نسلھما وفی روایة فی شملھما وفی روایة فی شبلیھما انتہیٰ هو مصحف بان صحف لان الشبل ولد الاسد فیکون ذالك کشفا واطلاعا منه صلی الله علیه وسلم علی انھا تلد الحسنین فاطلق علیھما شبلین وهما کذالك رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین انتهیٰ ؂

علامہ شیخ حسین بن محمد ابن حسن الدیار بکری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی **تاریخ الخمیس فی ذکر النفس النفیس** سنہ ۱۰ھ میں تصریح فرماتے ہیں وقدم وفد نخع وهم آخر الوفود قدوما علیه صلی الله علیه وسلم وکان قدومهم فی نصف المحرم سنة احدی عشرة فی مأتی رجل فنزلوا دار الاضیاف ثم جاؤا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مقرین بالاسلام وقد کانوا بایعوا معاذ ابن جبل وقال رجل منهم یقال له زرارة بن عمرو یا رسول الله انی رائیت فی سفری هذا عجبا قال ما رائت قال رأیت اتانا ترکتها کانها ولدت جدیا اسفع احوی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل ترکت مصرة علی حمل قال نعم قال فانها ولدت غلاما وهو ابنك قال یا رسول الله فما باله اسفع احوی قال ادن منی فدنا منه فقال هل بك من برص تکتمه

ما ادريك قالت فلما ولدته اتيته باذن في اذنه اليمنى واقام في اليسرى والباه من ريقه وسماه عبد الله وقال اذهبي بابي الخلفاء فاخبرت العباس فاتاه فذكر له فقال هو ما اخبرتك هذا ابو الخلفاء حتى يكون منهم السفاح حتى يكون منهم المهدي رواه الخطيب وابو نعيم انتهى - یہ علم ما فی الارحام کے باب مین صرف حالت حمل کی ہی نظیر نہین ہو بلکہ سفاح اور مہدی کی نسبت قبل از حمل کی بھی تبشیر ہو بھیر علحدہ روایتین ملاحظہ فرماکر اطمینان حاصل کرلیجیے ◆

[۱۱۳] خطیب تبریزی مشکوۃ المصابیح مین نقل کرتے ہین وعن ام الفضل بنت الحارث انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني رايت حلماً منكراً الليلة قال وما هو قالت انه شديد قال وما هو قالت رايت كان قطعة من جسدك قطعت ووضعت في حجري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت خيرا تلد فاطمة ان شاء الله غلاما يكون في حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان في حجري كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث رواه البيهقي في دلائل النبوة انتهى ◆

یہان پر دخل بیجا کا دفعیہ عبارت کتاب الابریز صفحہ ۱۵۵ سے ہوجائیگا جو فرمایا ہے

[۱۱۴] وسألته رضي الله تعالى عنه عن قوله تعالى وما يكون لنا ان نعود فيها الا ان يشاء الله ربنا ما هذا الاستثناء من شعيب عليه السلام فان الاستثناء يقتضي الشك وعدم الثبوت على الحالة التي هو عليها فقال الاستثناء محض رجوع الى الله تعالى وذلك هو محض الايمان لان اهل الفتح ولا سيما الرسل عليهم السلام يشاهدون فعل الله فيهم وانه لا حول لهم ولا قوة وان الفعل الذي يظهر على ذواتهم انما هو

عن الناس فلم يجد واحده خبرا فقالوا له سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال افيكم رسول الله فقالوا نعم فجاء وسلم عليه ثم قال ان كنت رسول الله فاخبرني
عما في بطن ناقتي هذه فقال له سلمه بن سلامه بن وقش وكان غلاما حدثا لا تسئل
رسول الله صلى الله عليه وسلم واقبل عليّ فانا اخبرك عن ذلك نزوت عليها
ففي بطنها سخلة منك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه فحشت الرجل ثم
اعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكلم بكلمة واحدة حتى قفلوا
واستقبلهم المسلمون بالروحاء يهنونهم فقال سلمه يا رسول الله ما الذي يهنئونك
والله ان رأينا الا عجائز صلعا كالبدن المعقلة فنحرنها فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان لكل قوم فراسة وانما يعرفها الاشراف رواه الحاكم في المستدرك وقال
هذا صحيح مرسل وحكاه ابن هشام في سيرته انتهى ٭

عجیبہ عارف جامی قدس سرہ السامی سلسلۃ الذہب صفحہ ۲۲۵ مین تحریر فرماتے ہین

گشت پربا و مفسدے را بوق — بر دلفش نفیر بر عیوق
شد پے میل خویش مکحلہ جوی — گرد صحرا و دشت در تگ و پوی
اشترے یافت ناگہان مادہ — بہر مقصود خویش آمادہ
خواست با او شود بزودی جفت — شتر از کار سر کشید و نخفت
چون میسر نشد تمنایش — بست چوبی بعرض پایش
پا بران جا نہاد و پیش خزید — مردہ ریگش بآنچہ خواست رسید
شاخ سبز درخت بنمودش — رو بآن کرد بوسہ بر بودش
بود دور کار خود مدان تلبیس — شد مصور بہ پیش او ابلیس

قال والذی بعثک بالحق نبیا ما علم بہ احد ولا اطلع غیری علیہ انتہی ۔ یہ نبی برگزیدہ کے علم ما فی الارحام کا نمونہ تھا اگر مزاج کسلمند اور ناچاق نہ ہو اور طبیعت بدستور ہیچ مضامین کے اصغا کی مشتاق ہو تو ساتھ ہی صحابہ کے علم ما فی الارحام کا بھی اولاً ایک شمہ حوالہ بیان ہو پھر ثانیاً کاہن شام کا ذکر اور اولیاء کرام کے اظہار شان ہو ٭

شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تاریخ الخلفاء ص ۵ میں ارقام فرماتے ہیں وعن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان ابا بکر نحلہا جاد عشرین وسقا من مالہ بالغابۃ فلما حضرتہ الوفاۃ قال یا بنیۃ واللہ ما من الناس احد احب الی غنی منک ولا اعز علی فقرا بعدی منک وانی کنت نحلتک جاد عشرین وسقا فلو کنت جددتیہ واحتزتیہ کان لک وانما ہو الیوم مال وارث وانما ہو اخواک واختاک فاقتسموہ علی کتاب اللہ فقالت یا ابت واللہ لو کان کذا وکذا لترکتہ انما ہی اسماء فمن الاخری فقال ذو بطن بنت خارجہ اراہا جاریۃ رواہ مالک وفی روایۃ قال ذات بطن ابنۃ خارجۃ قد القی فی روعی انہا جاریۃ فاستوص بہا خیرا فولدت ام کلثوم رواہ ابن سعد انتہی ۔ **نزہۃ الناظرین ص ۴۵** میں ہے فزوجہا طلحۃ بن عبد اللہ انتہی ۔ سبحان اللہ صدیق اکبر تو افضل الناس بعد الانبیاء تھے نبی کریم کے فیضان سے ایک نوجوان صحابی کا حال قابل غور و خیال ہے وہ بھی سن لینا خالی از ثواب نہیں ہے ٭

امام کمال الدین دمیری رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب حیاۃ الحیوان میں حوالہ بیان کرتے ہیں وعن ابن ابی لہیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من اہل البادیۃ وہو متوجہ الی بدر لقیہ بالروحاء فسالہ القوم

له رسول الله مالك يا عبد الله قال الشمس طلعا لعيري وقد عرف رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لا بعير له ولا ناقة فقال له صلى الله عليه وسلم اما ترك بعيرك ستراه بعد فاسنحا خوان وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يكرر ذلك عليه ممازحاً له انتهى ◆

علامہ امین سلمہ سے اعراض کرنے کی جہت یہی تھی کہ اوسنے واقعی حالت صاف بولون مین کہہ ڈالی اور آپ کو بہچون وحشیانہ امور اور غیر مہذب دستور مین سکوت پسند تھا ابنائے زمان کہین اسے آپ کی لاعلمی پر محمول نہ کر بیٹھین بیان واقعہ مین سلمہ کی رائے صائب تھی فقرہ مد هشت الوحل سلمہ کے کہے کا مصدق ہے والحمد للہ علی ذلك - یہ تو پھر بھی ایک صحابی (نوجوان گبروہی سہی) کے علم ما فی الارحام کے نسبت کلام تھا اب آپکی امت کے اولیائے کرام کا کچھ ذرا سا تذکرہ حیرت خیز مشاہدہ کیجئے اور اوسمین بھی ایک جنین کا تعجب انگیز طرفہ ماجرا ملاحظہ مین لیجئے جو ہنوز شکم مادر سے بروز بھی کر چکا نہ تھا پھر ظاہری تحصیل مناصب جلیل تو کہان تھی ایسے نے استعداد خداداد کی کیا ہی داد دی ہے - وذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ◆

علامہ شیخ محمد بن یحییٰ تادفی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قلائد الجواہر مین تحریر فرماتے ہین قال الشيخ تقي الدين محمد الواعظ البنانی فی سبب مولد عدي بن مسافر قال كان والده مسافر ابن اسمعيل قد دخل الغابة ومكث بها اربعين سنة ثم انه راى فى المنام قائلا يقول له يا مسافر اخرج وجامع زوجتك ياتيك ولى الله تعالى يكون تذكرته فى المشرق والمغرب فخرج واتى زوجته فقالت لا حتى تصعد هذا المنارة وتنادى يا اهل هذه البلدة انا مسافر قدمت وقد

گفت کای بدسیر چہ کارست این — مایۂ صد ہزار عار است این
ہر کہ بیند از شریف و وضیع — از تو این صورت رکیک و شنیع
پیش ازان کاندران زند طعنت — بر من از جہل میکند لعنت
بخدا تا من از عنا و جحود — زادم و آدمی شدم مردود
ہرگز این حیلہ در دلم نہ خلید — وین قباحت بخاطرم نرسید
خورزنی در چنین مکاند گام — من بتلقین آن شوم بدنام

تنبیہ غالباً عادات شریفۂ نبویہ یہ تھیں کہ غیر مہذب کارروائی کے بیان سے آپ کو اکثر چشم پوشی منظور اور کسی کے اظہار عیب سے اغماض پسند ہوتا تھا چنانچہ علامت[114] مین اسکی طرف ایما بھی ہو البتہ کسی موقع پر مناسب وقت معلوم ہوتا تو کچھ رمز و اشارہ سے ارشاد فرمادیا کرتے تھے حمزہ بن حسن اصفہانی کتاب افعل مین تحریر فرماتے ہین[115] حضر خوات ابن جبیر سوق عکاظ فوجد امرأۃ قد عرضت انحاءً لها للبیع ففتح نحیا منها فنظر الیہ وحملہ فی احدی یدیہا ثم فتح آخر ونظر الیہ وجعلہ فی یدہا الاخری فلما شغل یدیہا ہمار یع رجلیہا واقبل علی عملہ وہی لا تقدر ان تدا تحفظا لمافی النحیین فلما قضی شغلہ قام عنہا فقالت لہ لاہنیت فضرب بہا المثل اشغل من ذات النحیین واظلم من خوات قال ابو عمرو ابن عبد البر فی الاستیعاب وفی ہذہ القصۃ یقول خوات۔ شددت علی النحیین کفی صبینۃ۔ واعجلتہا والفتك من فعلاتی۔ قال الرشاطی فی اقتباس الانوار[116] وذکر عمرو ابن شبۃ فی کتاب اخبار المدینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی بعض غزواتہ خواتا مع نسوۃ یحدث عند اراك بمر الظہران فقال

ان زوجك قدم وخرج فرآه اهل الحي فلم يشكوا انه زنى بها فلما قدم زوجها بلغه الخبر
فعزم على قتلها فمنعه ابوها حتى كاد حياهما ان يقتتلوا فاصطلحوا على ان يمضوا
لكاهن الشام ليخبرهم بصحة ما كان ثم دخل عليها ابوها وقال يا بنية ان كان حقا
ما يقولون فدعيني استر عيبي وعيبك بالسيف ونقاتل القوم لئلا نمضي الى
الكاهن فيفضحنا ويفضحك وان كنت بريئة سرنا الى الكاهن فحلفت له واكدت
انها بريئة فخرج الجميع الى الشام فلما قربوا من الكاهن اضطربت هند وتغيرت
فقال لها ابوها ما شانك اليس قد حذرتك الفضيحة بالكاهن فقالت والله
ما انا الا بريئة وما جزعت الا انا نمضي الى بشر مثلنا وقد يغلط ويوقع عليه
فان قال ريبة تثبت المعرة فينا وصدقه جميع العرب فقال لها حقا ما قلت
فقال لهم نحن نمضي الى بشر مثلنا قد يصيب وقد يخطي لكن نخبأ له خباء
حتى نختبره وعلمه فساعدوه على ذلك وحملوا له قمحة في ذكر مهر وربطوه
بشعرة فلما دخلوا عليه قالوا له ان امرأة هذا قد اتهمت بزنا فاخبرنا عن صدق
ذلك او كذبه فقال ابوها انا اخبأنا لك خباء ماهو فقال خبأتم ثمرة في كمرة
فأتوه بها فلمس على ظهرها فقال هذه ليست بزانية وستلد ملكا اسمه
معاوية فكبر القوم وخرجوا عنه وفرحوا فاخذ بعلها بيدها رجاء ان يكون
الولد منه فنترت يدها منه وقالت والله لا تقربني ابدا ولا ترانى ابدا وقال
ابوها واهلها والله ما رأيتها ابدا ومنعوها بالسيف فخطبها ابو سفيان و
عبدالله بن جدعان فعرض عليها ابوها فقالت اما ابو سفيان فصعلوك
لكنه ينجب واما عبدالله فحسن الصورة لكنه لا ينجب انكحني ابا سفيان فولدت

امرت ان اعلوا فرسی فمن علی فرسه اتاه ولیٌ قال فولدت لاجله ثلثمائۃ وثلثة
عشر ولیاً فلما حملت ساہم الشیخ مسلم والشیخ عقیل علی ابہتہ وهی تستقی
فقال الشیخ مسلم للشیخ عقیل انتظر الذی انظر قال وما هو قال نور ساطع علا
من جوف هذه المرأة الی السماء فقال عقیل هذا ولدنا عدی تعالی حتی نسلم
علیه فجاؤا الیه وقالوا السلام علیک یا عدی السلام علیک یا ولی الله ثم
ساحوا سبع سنین وجاؤا فراؤه یلعب مع الصبیان ویبکی ویقول انا عدی
بن مسافر وطلبوه وسلموا علیه مرۃً فرد علیهم ثلث مرات فقالوا لم ترد علینا ثلث
مراۃ فقال لانکم سلمتم علیّ وانا فی بطن امی مرتین ولولا حیائی من عیسی بن
مریم علیه السلام لرددت علیکم من بطن امی مرتین انتهی ۞

حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ الصمدانی کا معاملہ کاشمیر مین ایک جوگی
کے ساتھ اور رنگ بتانا گائی کے شکم مین اوسکے بچے کا پھر بعد از ذبح نکالنا بچے کو اور
آپکے فرمودہ کے موجب ہونے کی برکت سے اضلاع کاشمیر مین اسلام کے شیوع اور
دین حق کے سطوع کا ذکر رسالۂ اسراریہ مین قابل مطالعہ ہے اما خوف اطالت کلام
مانع اسلئے حالت حمل مین علم ما فی الارحام کی مسبوقۃ الذکر ایک ہی نظیر پیش کی اب
بحث کا اختتام قبل از حمل علم ما فی الارحام پر ہے +

ثمرات الاوراق مین ایک حکایت کسیقدر طول سے ذکر کی ہے جسکا خلاصہ ابن
حجر اپنے فتاوی حدیثیہ کے صـ۸۹ـ پر یون تحریر کرتے ہین حکی الاجری ان هند
ام معاویۃ رضی الله تعالی عنهما دخل علیها وهی فی خیمتها نائمۃ مجللۃ بشعرها
صدیق لزوجها الظنہ انہ قدم من السفر واحست به وفزعت فقال انا ملاذ ظننت

گفت زین سو بوی یاری میرسد | کاندرین ده شهریاری میرسد

بعد چندین سال می زاید شهی | میزند بر آسمانها خرگهی

چیست نامش گفت نامش بوالحسن | حلیه‌اش واگفت ز ابرو و ذقن

قد او و رنگ او و شکل او | یک بیک واگفت از گیسو و رو

کر حسن باشد مرید امتم | درس گیرد هر صباح از تربتم

ریشش از گلزار حق گلگون بود | از من او اندر مقام افزون بود

بر نوشتند آن زمان تاریخ را | از کباب آراستند آن بیخ را

چون رسید آن وقت و آن تاریخ راست | زان زمین آن شاه پیدا گشت و خاست

همچنان آمد که او فرموده بود | بوالحسن از مردمان آنرا شنود

هر صباحی تیز رفتی بے فتور | بر سر گورش نشستی با حضور

تا مثال شیخ پیشش آمدی | تا که بی گفتی شکالش حل شدی

تا یکی روزی بیامد با سعود | گورها را برف نو پوشیده بود

توے بر توے برفها همچون علم | قبه قبه دیده شد جانش بغم

بانگش آمد از حظیره شیخ حی | ها انا ادعوک کی تسعی لے

حال او زان روز شد خوب و پدید | آن عجائب را که اول می شنید

لوح محفوظ است پیش اولیا | از چه محفوظ است محفوظ از خطا

نی نجوم است و نه رمل است و نه خواب | وحی حق والله اعلم بالصواب

ثالث وما تدری نفس ماذا تکسب غدا الآیۃ اوپر بوضاحت ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ یہ امور ستہ کاملین تک بھی جانتے ہیں ملاحظہ ہو علامات ۲ میں

منہ معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونکح عبد اللہ غیرہا فولدت لہ ولدا فطاف بہ یوما فرای جملا وشاۃ فقال لہ یا ابت ہذہ ابنۃ ہذا اراد ان الشاۃ بنت البعیر فقال لہ فی الحال نعمۃ المرأۃ ہذہ التی قالت انی لا انجب وبہذا الحکایۃ تعلم ان ما مر من ان للغیبات لا تعلم الا جملۃ ولا یعرف تفصیلہا انما ہو باعتبار اکثر الاحوال واما فی بعضہا فتعلم تفصیلا ولکن الصواب انہ یکون من علوم الانبیاء التی حفظت ودونت ولم یتبدل انتہیٰ

مولانا جلال الدین رومی مثنوی معنوی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

آن شنیدی داستان بایزید — کہ ز حال بوالحسن از پیش دید

روزی آن سلطان تقوی میگذشت — با مریدان جانب صحرا و دشت

بوی خوش آمد مر اورا ناگہان — در سواد ری ز حد خارقان

پس در آنجا نالۂ مشتاق کرد — بوی را از باد استنشاق کرد

بوی خوش را عاشقانہ می کشید — جان او از باد بادہ می چشید

چون درو آثار مستی شد پدید — یک مرید اورا ازان دم در رسید

پس بپرسیدش کہ این احوال خوش — کہ برون است از حجاب پنج و شش

گاہ سرخ گاہ زرد و گہ سفید — میشود رویت چہ حالست و نوید

گفت بوی بوالعجب آمد بمن — ہمچنان کہ مر نبی را از یمن

کہ محمد گفت بر دست صبا — از یمن می آیدم بوئے خدا

از اویس و از قرن بوی عجب — مر نبی را مست کرد و پر طرب

پیرہن در مصر رہن یک حریص — پر شدہ کنعان ز بوی آن قمیص

قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احدیٰہن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذا وقولی بالذی کنت تقولین رواہ البخاری انتھی۔ فی الحقیقت مخالفین کے متمسکات اور منکرین کے استدلالات میں البتہ یہ حدیث بڑا سرمایہ گنا جاتا ہے جو انکی بنائی خیالات کذائی کا اصل پایہ کہا جائے تو بھی نادرست نہیں ہے۔ کیونکہ وجہ اوسکی شارحین پائین کے کلام سے بادی النظر میں مربوط اور مضبوط معلوم ہوتی ہے۔

مفاتیح شرح مصابیح میں ہے وھذا[۱۲۸] الکراھۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام نسبۃ علم الغیب الیہ مطلقا لانہ لا یعلمہ کذالک الا اللہ وانما یعلم الرسول من الغیب ما اخبرہ اللہ تعالیٰ او لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی لعلو منصبہ عن ذالک صلی اللہ علیہ وسلم انتھی۔ علامہ مظہری بھی شرح مصابیح میں اسی کے ہمکلام ہیں اونکی عبارت یہ ہے وعلۃ[۱۲۹] نھیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تلک الجاریۃ عن الکلام بقولھا وفینا رسول اللہ یعلم ما فی غد انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کرہ ان یقول احد انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب مطلقا لان الغیب لا یعلمہ الا اللہ بل یجب ان یقال یعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیب ما اخبرہ اللہ تعالیٰ بہ ویحتمل ان یکون کراھۃ ذالک الکلام ان وصفہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی اثناء ضرب الدف وفی اثناء مرثیۃ اولئک القوم المقتولین لا یلیق بمنصبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بل ھو اجل واشرف من ان یذکر بھذہ العبارۃ فی اثناء ضرب الدف انتھی۔ علی قاری بھی اسی طور سے مرقاۃ المفاتیح میں تحریر فرماتے ہیں وانما[۱۳۰] منع القائلۃ بقولھا وفینا نبی الخ لکراھۃ نسبۃ علم الغیب الیہ لانہ لا یعلم الغیب الا اللہ وانما یعلم الرسول من الغیب ما اعلمہ او لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی

قول حسن عسکری کا مذا از قبیل الشک پھر حضور پر نور کی نسبت یہ گمان لاعلمی کیسا مگر چونکہ یہ ایک بڑا شبہ مانا جاتا ہو لہذا اس بارہ میں بھی کسیقدر تحقیق ضرور ہوئی

مشکوۃ المصابیح میں ہو عن[124] ابی قتادۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتأتون الماء ان شاء اللہ غدا الحدیث رواہ مسلم وعن[125] سہل بن الحنظلیۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ تعالی الحدیث رواہ ابو داؤد ان احادیث میں کے استثنا باوجودیکہ علمائے[113] میں اسکا جواب دیا گیا ہو شاید کسی کو تردد میں ڈالے اس جہت سے اوسی کتاب کے ایک اور بھی حدیث دیکھیے جسمیں کوئی تردد کا موجب نہیں ہو وعن[126] سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجون ان یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب قالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ الحدیث متفق علیہ انتہی

برخلاف اسکے منکرین اوسی کتاب کے یہ حدیث پائیں پیش کرتے ہیں وعن[127] الربیع بنت معوذ ابن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویرات یضربن بالدف ویندبن من

قتل

صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کی اثر ہو کہ فما ماط احدہم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب استاذ بن رسالہ ونکلا صاحب نے قبول کرلیا تو اب غور کیجئے کہ لڑکیاں جنکی
نسبت یضربن بالدف ویندبن من قتل من ابائی یوم بدر کہا گیا ہو بدر کے کشتوں کا ذکر
کرتیں اور مرثیہ کہتی تھیں جب ہذا مصرع فلان فذا کا موقع آگیا تو بلحاظ اسی قرینہ کے
ایک آدھ لڑکی نے اس مضمون کو موزون کرکے وفینا نبی یعلم ما فی غد کہہ دیا
اب خیال دیکھا ہو کہ احتمال اول کو مسلم یا مگر اس معصومہ پر جو محاکات امر واقعی کی کررہی ہو
بے تقصیر ایسی دار و گیر کیسی پھر احتمال ثانی ہی متعین ہو۔ فقط

عمدۃ المخالفین **مولوی عبد الحی** امام آن مسجد مولفین یہاں پر نصرۃ النعیم
میں بعد از بیان عبارت مرقاۃ ترقیم فرماتے ہیں اقول الاحتمال الاخیر یردہ ما فی روایۃ
الحاکم عن انس فخرجت جوار من بنی النجار وھن یقلن ۔

عن جوار من بنی النجار		یا حبذا محمد من جار

لانہ ھھنا ذکر النبی صلعم فی اثناء ضرب الدف فلو کان محظور المنع ھھنا ایضا انتہی
والجواب عن ھذا بانہ ما قال بعض الافاضل المشار الیہ فی الفضیلہ بالافاضل
ان المذکور فی الاحتمال الاخیر حرف الواو فی قولہم لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف
واثناء مرثیۃ القتلی وحرف الواو یکون للجمع المطلق کما صرح بہ ابن الحاجب فی بحث العطف
والجمع یکون الجمع کالجمیع بلفظ الجمع صرح بہ العفور تحت قول المصنف ما یقوم مقامہا
الجمع والف التانیث فیکون علۃ المنع فی الاحتمال الاخیر مجموع الامرین ذکر سید المرسلین
فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی وفی روایۃ الحاکم وان وجد الامر الاول لکن ضرب
الدف فقط لکن بجزء العلۃ لا یثبت الحکم التام صرح بہ فی الحسامی فی بحث الاسباب والعلل

لعلو منصبہ عن ذلك انتہیٰ۔ ان تینون شارحون نے منع کی وروود علتین بتلائین جسمین سے مخالفین نے علت اولی کو جو سقیم ہوا کرتی ہو خواہش نفس سے پسند کرلی اور اہل حق نے توجیہہ ثانی کو اختیار کی ہو ان دونون مین کون بھٹکا کر ملیم ہو اور کون برسر راہ مستقیم اسکا اندازہ اصل حقیقت دریافت ہوئے بغیر گو یہ مشکل ہو لہذا احادیث پائین کو نظر تامل سے دیکھنا ضرور ہو لعل اللہ یحدث بعد ذلك امرا ✦

مشکوٰۃ المصابیح مین ہو (١٣١) وعن انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فترائینا الهلال وکنت رجلا حدید البصر فرأیتہ ولیس احد یزعم انہ راٰہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر سأراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشاء یحدثنا عن اهل بدر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اهل بدر بالامس یقول هذا مصرع فلان غداً انشاء اللہ وهذا مصرع فلان غدا انشاء اللہ قال والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث رواہ مسلم (١٣٢) وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاور حین بلغنا اقبال ابی سفیان وقام سعد بن عبادہ فقال یا رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لو امرتنا ان نخیضها البحر لاخضناها ولو امرتنا ان نضرب اکبادها الی برك الغماد لفعلنا قال فندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ههنا وههنا قال فما ماط احدهم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم انتہیٰ ✦

حاصل یہ کہ غزوہ بدر مین هذا مصرع فلان غداً انشاء اللہ اور هذا مصرع فلان فرمایا تھا جسکی نسبت عمر کی خبر ہو کہ والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدها رسول اللہ

حیث لم یدخل فی الاسلام الا بھذا المقال ۔

	فاشھد ان اللہ لا رب غیرہ		وانک مامون علی کل غائب

کما سیاتی فیما یاتی بتاشد اللہ تعالٰی وحسن توفیقہ فقط

یہ تمام ذرہ دیر کیلئے برطرف رکھدیجئے اور جس علی قاری کی کتاب بغیر مخالفین بگڑہ توڑتے ہیں انہیں کی زین الحلم شرح عین العلم جلد ا صفحہ ۳ میں ملاحظہ کیجئے کہ یہ علی قاری مخالفین کی کہاں تک یاری کرتے ہیں جو فرماتے ہیں ولا یجوز حینئذ و ھو کون المتعنی بہ قرآنا ضربھا لیہ والدف الخ ومما یؤید ما قدمنا انہ فی البخاری لما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الربیع بنت معوذ وعندھا جواریتین فسمع احدٰھن تقول فینا نبی یعلم ما فی غد فقال علیہ السلام دعی ھذا وقولی ما کنت تقولین **وھذہ شھادۃ بالنبوۃ** فزجرھا وردھا الی الغناء الذی ھو لھو لان ھذا جد محض فلا یقرن بصورۃ اللھو فالفاعلون للجمع بینھما یصدق علیھم قولہ سبحانہ وآخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیھم انتھی ٭

۱۳۶ فان قیل قد وقع فی حدیث ابن ماجہ زیادۃ لا یعلم ما فی غد الا اللہ وھذہ الزیادۃ مؤیدۃ للوجہ الاول فالجواب ان الحدیث المذکور رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی من طریق بشر بن المفضل وقد قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی ترجمۃ ثقۃ ثبت عابد انتھی۔ وحدیث ابن ماجہ مروی من طریق حماد بن سلمۃ بن دینار وھو وان کان ثقۃ لکن لہ اوھام فان البخاری لا یروی عنہ ومسلم فی صحیحہ وان روی عنہ فی الشواھد لکن لا یروی فی الاصول الا ما روی عن ثابت وھھنا لم یروی عن ثابت قال الذھبی فی میزان

فعدم المنع في رواية الحاكم لعدم العلة التامة فما ذكره عمدة المخالفين مما لا يعبأ به ولا يلتفت اليه انتهى

واقول لو كان مدار المنع على مزعوم المخالف العنيد لم يسكت النبي صلى الله عليه وسلم ايضا عن المنع والانكار على حسان بن ثابت الانصاري رضي الله تعالى عنه في ما قال في جملة قصيدة ذكر الزرقاني في ص ۲۲۹ من المجلد السابع من شرح المواهب۔

نبي يرى ما لا يرى الناس حوله	ويتلو كتاب الله في كل مشهد
فان قال في يوم مقالة غائب	فتصديقها في ضحوة اليوم او غد

وعلاج الاختلاج مذكور في ص ۳۳ من المجلد الثالث منه حيث قال ذكر ابن اسحق انه لما انهزم المشركون لحق مالك بالطائف فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم وفد هوازن سالهم عنه فقالوا هو مع ثقيف فقال اخبروه انه ان اتاني مسلما رددت اليه اهله وماله واعطيته مائة من الابل فاتاه مالك بذلك فركب مستخفيا فادركه صلى الله عليه وسلم بالجعرانة او بمكة فرد عليه اهله وماله واعطاه المائة واسلم وحسن اسلامه وقال حين اسلم هذا الشعر

ما ان رأيت ولا سمعت بمثله	في الناس كلهم بمثل محمد
اوفى واعطى للجزيل اذا اجتدى	ومتى تشا يخبرك عما في غد
واذا الكتيبة عودت انيابها	بالسمهري وضرب كل مهند
فكانه ليث على اشباله	وسط الهباءة خادر في مرصد

فاستعمله صلى الله عليه وسلم على من اسلم من قومه انتهى۔ فلو كانت عمامة الامامة اذ ذاك على راس العلامة لاستعزله عما استعمله عليه الصلوٰة والسلام هذا فالبرق الساطع المحرق لفواد الجهال والسيف القاطع لعرق داء العضال كلام سواد بن قارب

السمین قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی ما افلح سمین قط الا ان یکون محمد بن الحسن
نقیل لہ ولم قال لانہ لا یعکو العاقل لا یخلوا من احدی حالتین اما ان یہتم لآخرتہ
ومعادہ او لدنیاہ ومعاشہ والشحم مع الھم لا ینعقد فاذا خلا من المعنیین صار فی
حد البہائم بعقد الشحم انتہیٰ ۔ **غلام محمد نادری** وغیرہ نے ضخامت بطنی
کے مقتضی سے جو لکھا او سمین تو گویا وہ مرفوع القلم ہو مگر ایک اور تازے سوتے خواہ مخواہ
کے مردآدمی **مولوی نور محمد** مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت کو اسکے تعقید شحم و ضخامت
بطن نے کس سرحد بیابانی تلک پہونچایا کہ استفتا کے ۳ پر خود کی تقریری تائید مین
تحریر فرمایا ۳ حدیث **صحیح بخاری شریف** قالت ربیع بنت معوذ الخ فقال دعی
ھذا وقولی ما کنت تقولین فی اللمعات قالوا انما منعہ کراھۃ ان ینسب علم الغیب
الیہ مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعلم الغیب الا اللہ انتہیٰ ۔ اور اسوقت تلک
باوجود مدرس ہو چکے اتنا اصلا معلوم نہ ہوا کہ شیخ رحمۃ اللہ نے جیسے **اشعۃ اللمعات**
ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۳ ص۱۱۱ مین اسی حدیث کے نیچے صاف فرمایا ہے و گفتہ اند کہ منع آنحضرت
ازین قول بجہت آنست کہ دروی اسناد علم غیب ہست بآنحضرت پس آنحضرت را ناخوش آمد الخ
ویسے ہی گفتہ اند کا مرادف لفظ قالوا بیان فرما کر اشارہ اسکے ضعف پر کر دیا ملاحظہ فرمائیے
آیندہ مین علامت ۳۴۰ و علامت ۳۴۱ و علامت ۳۴۲ و علامت ۳۴۳ لیکن ایسے اشارات سے بیانم سیرت
دوامی محروم رہا کرتے ہین فدلیل الخصیم اللحیم الشحیم الضخیم لا یسمن ولا یغنی
من جوع ۔
رابع وما تدری نفس بای ارض تموت اسکی نظیر تصیر مین یون ہی کر کمالا
تدری فی ای وقت تموت قریب مین علامت ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ کی رد حدیثین گذرین جیسی نہ

الاعتدال فی ترجمۃ وکان ثقۃ لہ اوھام انتھی ۔ وقال الحافظ العسقلانی ثقۃ عابد اثبت الناس فی ثابت وتغیر حفظہ باخرہ انتھی ۔ زین الحلم کی عبارت میں اگر کوئی ایراد سوجھے تو اوسکے غبار سے ہمارا پلہ پاک ہے ہمیں تو بہت سی ضرورت فقرہ وھذہ شہادۃ بالنبوۃ سے تھی سو وہ بحمد اللہ تعالیٰ مدعا پر مستقیم وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔

تنبیہ علامہ ابو الفیض شرح المسند میں تحریر فرماتے ہیں روی عبد الرزاق

فی مصنفہ عن ھشام ابن حسان عن انس ابن سیرین قال سالت ابن عمر أقرء مع الامام قال انک لضخم البطن یکفیک قراءۃ الامام انتھی اسکی زیادہ تشریح کی بیان کوئی ضرورت نہیں بیان آئندہ کو ملاحظہ فرمائیے ۔ روح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۳۸ میں ہے روی ان مالک بن الصیف من احبار الیھود ورؤسائھم خرج مع نفر الی مکۃ معاندین لیسألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء وکان رجلا سمینا فاتی رسول اللہ بمکۃ فقال لہ علیہ السلام انشدک بالذی انزل التوراۃ علی موسی ھل تجد فیھا ان اللہ یبغض الحبر السمین قال نعم قال فانت الحبر السمین وقد سمنت من ماکلتک التی تطعمک الیھود ولست تصوم ای تمسک فضحک القوم فخجل مالک بن الصیف وقال غضبا ما انزل اللہ علی بشر من شیء الخ قال السعدی

باندازہ خور زاد اگر آدمی ندارند تن پروران آگہی	چنین پر شکم آدمی یا خمی کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی

ایضا صفحہ ۱۸ قال الامام السخاوی فی المقاصد الحسنۃ فی الحدیث ان اللہ یکرہ الحبر السمین وفی التوراۃ ان اللہ لیبغض الحبر السمین وفی روایۃ یبغض القاری

ما قال بعضهم انه علیه السلام قد علم انه یدرك الحج قبل موته فلیس بشیء اسکا جواب
من قبیل لا طائل تحته دیگر روایات ذیل ہدیہ ناظرین کرنے پر مکتفی ہوتا ہوں وباللہ التوفیق
مشکوٰۃ المصابیح میں ہے وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خمس من اجله وعمله ومضجعه واثره ورزقه
رواہ احمد یہ امور خمسہ مقدرات سے ہیں اتنا ہی نہیں لوح محفوظ کے مکتوبات بھی بعض
جمیع اولیاء کرام کو بھی اطلاع ہوتی ہے فضلاً عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی مشکوٰۃ
میں ہے وعن عائشة قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیه وسلم عنده اذا قبلت
فاطمة ما تخفی مشیتها من مشیة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فلما راٰها قال
مرحبا بابنتی ثم اجلسها ثم سارها فبکت بکاء شدیدا فلما رای حزنها سارها
الثانیة فاذا هی تضحك فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سالتها عما سارك
قالت ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سره فلما توفی قلت عزمت
علیك بما لی علیك من الحق لما اخبرتنی قالت اما الآن فنعم اما حین سارنی فی الاول
فانه اخبرنی ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل سنة مرة وانه عارضنی به العام
مرتین ولا اری الا الاجل قد اقترب فاتقی اللہ واصبری فانی نعم السلف انا لك
فبکیت فلما رای جزعی سارنی الثانیة قال یا فاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء
اهل الجنة او نساء المومنین وفی روایة فسارنی فاخبرنی انه یقبض فی وجعه فبکیت
ثم سارنی فاخبرنی انی اول اهل بیته اتبعه فضحکت متفق علیه وعن جابر قال لما
حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیه وسلم وانی لا اترك بعدی اعز علی منك غیر نفس رسول اللہ

کا لفظ ھذا مصرع فلان غداً انشاء اللہ اور دوسرے کا لفظ ھذا مصرع فلان ویضع
یدہ علی الارض ھھنا وھھنا ہے۔ **علی قاری** اپنی **شرح** میں یہیں پر فرماتے ہیں۔
حتی علی سبعین اول کا راوی فو الذی بعثہ بالحق ما اخطؤ الحد ود التی حدھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہے اور ثانی کا فما ماط احدھم عن موضع ید
رسول اللہ کہتا ہے ما ماط کی شرح **علی قاری** نے **مرقاۃ** میں یہ کی ما زال وبعد
تجاوزا سمیں زمان ومکان کی تعیین وتصریح آچکی ہے جو ثبوت متصور ومدعا کو کافی ووافی
ہے تاہم علاوہ برین کچھ ہو تو موجب اطمینان قلب صافی ہے بنابرین روایات ذیل کو بغور ود
تامل ملاحظہ کرنا ضرور ہے۔

مسئلہ مختصر الوقایہ میں ہے[۱۴۲] فرض الحج فی العمرۃ علی الفور انتہی **شرح**
الیاس میں و قولہ علی الفور[۱۴۳] ھذا عند ابی یوسف وھو اصح الروایتین عن ابی
حنیفۃ وعند محمد والشافعی علی التراخی لکن عند محمد یسعہ التاخیر بشرط
ان لا یفوتہ فان اخر حتی مات اثم بالتاخیر وعند الشافعی لا یاثم بالتاخیر وان مات
وعند ابی یوسف یاثم بالتاخیر عن العام الاول وان اداہ فی العام الثانی انتہی
بنابر مذہب امام ابو یوسف جب تاخیر عام اول سے عام دوم تک بھی موجب اثم ہے
باوجود فرضیت حج کے سنہ ۹ نبوی میں تاخیر نبوی ادائے حج میں سنہ دس تک بالضرور نتیجہ
کسی امر کی تھی جسکا دفعیہ **در مختار** میں یوں کیا گیا کہ فرض الحج سنۃ تسع وانما اخرہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام لعشر لعذر مع علمہ ببقاء حیاتہ لیکمل التبلیغ انتہی۔
اس سے واضح ہو کہ علم فی ای وقت تموت کا آپ کے واسطے ثابت ہے **علامہ عینی**
نے **رمز الحقائق شرح کنز الدقائق** میں بعد ایک تقریر کے تسطیر فرمایا ہے اما

عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الحسین علی راس ستین سنۃ
من مہاجری رواہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب وابن عساکر انتہی **ابن حجر مکی**
خیرات الحسان فی مناقب النعمان میں تحریر فرماتے ہیں ومما یصلح الاستدلال
بہ علی عظم شان ابی حنیفۃ ما روی عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال ترفع زینۃ
الدنیا سنۃ خمسین ومائۃ ومن ثم قال شمس الائمۃ الکردری ان ھذا الحدیث
محمول علی ابی حنیفۃ لانہ مات فی تلک السنۃ **شیخ تقی الدین حموی** رحمہ اللہ تعالی
ثمرات الاوراق جلد ۲ ص ۱۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں حکی ان شخصا جاء الی الشیخ
عزالدین ابن عبدالسلام الشافعی سلطان العلماء فقال رائیتک فی المنام
تنشد - وکنت کذی رجلین رجل صحیحۃ - ورجل رمی فیہا الزمان فشلت - قال
فسکت ساعۃ ثم قال اعیش ثلثا وثمانین سنۃ فان ھذا الشعر لکثیر عزۃ وقد
نظرت فلم اجد بینی وبینہ نسبۃ فانی سنی وھو شیعی وطویل وھو قصیر
وشاعر ولست بشاعر وانا سلمی وھو خزاعی وشامی وھو حجازی فلم یبق الا
السن فاعیش مثلہ فکان کذالک انتہی۔ **شیخ اسماعیل افندی** رحمہ اللہ تعالی
روح البیان میں ارشاد فرماتے ہیں اخبر شیخی وسندی فی تحریراتہ عن وقت
وفاتہ قبل عشرین سنۃ فوقع کما قال وذٰلک من امادات وراثۃ الصحیحۃ انتہی
قدسہ قبل از وفات شریف عادات نبویہ میں یہ ڈھنگ پیدا ہو گیا تھا کہ قولا یا فعلا وہ
برتاؤ کر جاتے تھے جس سے وداعانہ بو پائی جاتی تھی لان بقیت الی قابل لاصومن
التاسع اور لان بقیت الی قابل لاطہرن قواعد الخلیل اسی کی نظائر سے ہے
علامہ دیار بکری اپنی **تاریخ خمیس** ص ۱۵۵ میں دمیری کی حیاۃ الحیوان سے

صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخوتک خیرا فما صبحنا فکان
اول قتیل ودفنتہ مع آخر فی قبر رواہ البخاری انتہیٰ ⁂

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ **صواعق المحرقہ** میں نقل فرماتے ہیں واخرج[١٤٩]
ابن سعد عن ابن شہاب قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا فقصہا
علی ابی بکر فقال رائت کانی استبقت انا وانت درجۃ فسبقتک بمرقاتین ونصف
قال یارسول اللہ یقبضک اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ واعیش بعدک سنتین ونصفا
وکان کما عبر فقد عاش بعدہ سنتین وسبعۃ اشہر اخرج الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما وعن[١٥٠] علی انہ سئل وہو علی المنبر بالکوفۃ عن قولہ تعالیٰ رجال صدقوا
ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال اللہم
اغفر اہل ہذہ الآیۃ نزلت فی وفی حمزۃ عمی وفی عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب
فاما عبیدۃ فقضی نحبہ شہیدا یوم بدر وحمزۃ قضی نحبہ شہیدا یوم احد واما
انا فانتظر اشقیہا یخضب ہذہ من ہذہ واشار بیدہ الی لحیتہ وراسہ عہد عہدہ الی
حبیبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فلما کانت لیلۃ الجمعۃ سابع عشر
رمضان سنۃ اربعین وکان فی ہذا الشہر[١٧] یفطر لیلۃ عند الحسنؓ ولیلۃ عند الحسینؓ
ولیلۃ عند عبد اللہ بن جعفر لا یزید علی ثلث لقم ویقول احب ان القی اللہ تعالیٰ
وانا خمیص اکثر الخروج والنظر الی السماء وجعل یقول واللہ ما کذبت وما کذبت
وانہا اللیلۃ التی وعدت واقبل علیہ الاوز یصحن فی وجہہ فطردہن فقال دعوہن
فانہن نوائح ای ذکر شہادتہ انتہی۔ **شیخ عبد الحق دہلوی** رحمہ اللہ
تعالیٰ ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ میں نقل فرماتے ہیں وعن[١٥١] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

اس سے متبادر ہو کہ فرمودہ آپ کا بلفظ عسیٰ ہو خواہ لعل سب کچھ واقع ہونیوالا ہے
اس سے اگر اطمینان نہ ہو تو ملاحظہ کیجئے **زرقانی شرح مواہب** جلد ۶ صفحہ ۲۴۳ پر
حدیث ان الله عسی ان یلبسہ قمیصا کے نیچے جو فرمایا ہو ان الله عسیٰ ای ارجو منہ [159]
والرجاء منہ واقع انتہی ا۔ **قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری**
جلد ۶ صفحہ ۲۴۷ مین تحریر فرماتے ہین وکلمۃ [160] لعل فی کلام الله ورسولہ للوقوع انتہی ۔
امام المنکرین غلام محمد ناویری گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند صفحہ ۲۱۳ مین جو کچھ
چکا ہو وہ بھی بجنسہ درج ذیل کرے دیتا ہوں ۔

(૧) એ. મોલવી (એહમદ અલી.) સાહેબ હીંદુસ્તાનમાં [161]
મ.ગા. નામીના. હતા. બુખારી. મુસલીમ. અબુદાઉદ
તીરમજી. વીગેરે એમની. સેહતથી. છપાઈ ઓછે. એ
ફો. ઇલમ. એ હડા. થી. છલમેદીસ ભણ્યા છે. એ
મે. સનાતની છોડે. અ હડા. બુબ. મુદત થઈ ખુદાની
રેહમતને પોહોંચ્યા છે.

اسکا ترجمہ ہندی مین یہ ہو ۔ یہ مولوی [162] (احمد علی) صاحب ہندوستان مین بڑے
نامی تھے بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی وغیرہ انکی صحت سے چھپے ہین سیکڑون علما
انسے علم حدیث پڑھے ہین اور سنلی ہو یہ تھوڑی مدت گذری خدا کی رحمت کو پہنچے
ہین انتہی الترجمۃ یہی موصوف مولوی **احمد علی** صاحب اپنی صحت والی مذکورہ صحیح
بخاری کے جلد اول کتاب الجنائز کے باب رثاء النبی صلی الله علیہ وسلم سعد بن خولہ کے

نقل کرتے ہیں ونحر بیدہ[155] فی حجۃ الوداع ثلثا وستین بدنۃ واعتق ثلثا وستین رقبۃ عدد سنی عمرہ انتہی۔ **روح البیان** میں ہے[156] واستنبط بعضہم عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا واللہ خبیر بما تعملون فانہ راس ثلث وستین سورۃ وعقبہا بالتغابن لیظہر التغابن فی فقدہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ ان تلمیحات اور اشارات سے مخالفین اور منکرین کی سیری مشاہد نہ ہو بنا بریں اور بھی توضیح ملاحظہ فرماویں ؎

مشکوۃ المصابیح میں ہے[157] وعن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی ان لا تلقانی بعد عامی ہذا ولعلک ان تمر بمسجدی ہذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت فاقبل بوجہہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا رواہ احمد انتہی۔ اوپر کی روایات سے علم زمان موت کا ثبوت کو پہونچا تھا مگر اس حدیث سے تو ثابت ہو گیا کہ آپ کو زمان ومکان موت دونوں کا پورا پورا علم تھا ہاں کوئی اندھا حافظ ٹھوکر نہ کھائے اور منہ کے بل نہ آئے کہ لعل اور عسی فرمایا ہے اس شبہ کے ازالہ کیلئے بقدر ضرورت تحریرا ئین نظرات گذارین ؎

امام زرقانی کی شرح مواہب قسطلانی جلد ۱ ص ۲۲۹ میں ہے[158] ویشہد لہ قول ابن رواحۃ عبد اللہ الانصاری الامیر الشہید بموتہ فی قصیدۃ۔

وفینا رسول اللہ یتلو کتابہ ۔۔۔ اذا انشق معروف من الصبح ساطع

انہ سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا یا ابی عبداللہ بشط الفرات
قلت ما ذا قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی جبرئیل ان الحسین یقتل بشط
الفرات وارانی قبضۃ من تربتہ رواہ ابو نعیم۔ ۱۴۸ وعن اصبغ بن نباتۃ قال اتینا مع علی علی
موضع قبر الحسین فقال ھھنا مناخ رکابھم وموضع رحالھم ومھراق دمائھم فتیۃ
من آل محمد یقتلون بھذا العرصہ یبکی علیھم السماء والارض رواہ ابو نعیم۔ ۱۴۸ وعن
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال ما کنا نشک واھل البیت متوافرون ان الحسین
یقتل بالطف رواہ الحاکم فی المستدرک انتھی۔

مشکوٰۃ المصابیح میں ہے ۱۴۹ وعن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ
ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر
رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء۔ ۱۵۰ وعن عبداللہ بن السلام قال مکتوب فی التوراۃ
صفۃ محمد وعیسی بن مریم یدفن معہ قال ابو داؤد وقد بقی فی البیت موضع قبر
رواہ الترمذی انتھی۔ **علامہ مہدی فاسی** رحمہ اللہ تعالی **مطالع المسرات
شرح دلائل الخیرات** ص ۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں ۱۵۱ روی مالک فی موطئہ عن یحیی
بن سعید عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا قالت رایت ثلثۃ اقمار سقطن فی حجری فقصصت
رؤیای علی ابی بکر الصدیق قالت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودفن فی بیتھا
قال لھا ابو بکر ھذا احد اقمارک وھو خیرھا ولفظہ عند مؤلف الدلائل قالت عائشۃ
رایت یعنی فی المنام ثلثۃ اقمار سقوطا فی حجری فقصصت رؤیای علی ابی بکر فقال لہ
یا عائشۃ لیدفنن اللام للقسم فی بیتک ثلثۃ ھم خیر اھل الارض وقولہ فقال لیدفن

صـ۲۷ امین ثم تخلف حتی ینتفع بك اقوام ویضر بك الآخرون الحدیث کے اوپر

تحریر فرماتے ہیں ثم لعلك ان تخلف المراد بتخلفه طول عمره ای یطول عمرك ولا

تموت بمکة فانه عاش زیادة علی اربعین سنة حتی فتح العراق وانتفع به

المسلمون بالغنیمة وتضرر المشرکون ولعل من الله ورسوله تحقیق۔ ۶

مجمع البحار انتهی ۔ چونکہ نجدی ہوتے ہیں بڑے ضدی خواہ مخواہ بھی شکر ک

پروازی کے عادی ہیں لہذا ایک حدیث جسمین نعشی ہو نعل میں کے

دیکھ لیں کہ اسکے قبول سے کیسے اعراض کرتے ہیں مسند امام احمد طابع مصری

جلد ۴ صـ۲ مین حاشیہ پر منتخب کنز العمال میں یہ حدیث موجود ہو واخرج ابن عساکر

عن الاقرع بن شفی العکی قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم فی مرضی

یعودنی فقلت لا احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتهاجرن

الی ارض الشام وتموت بالربوة من فلسطین فمات فی خلافة عمر رضی الله

تعالی عنه ودفن بالرملة ابن سکن وابن منده انتهی ۔

بھلا حضرات مخالفین اور زمرات منکرین اتنی تکلیف گوارا کیوں کرنے لگے جو

دور دراز دست کتب سے دیکھ بھال میں اور روایت کشی کے سخت جنجال میں اپنا بہا

عال صرف کریں ہر طرح آسان تو یہی ہو کہ دو چار آنہ کی قیمتی کتاب سر الشہادتین اور طرفہ یہ کہ

وہ بھی مترجم کیوں نہ لیں جسمیں شاہ صاحب کے انتخاب کردہ یہ حدیثیں موجود

ہیں وعن انس بن الحارث قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

ان ابنی هذا یقتل بارض یقال لها کربلا فمن شهد ذلك منکم فلینصره

الحدیث رواه ابن سکن وابو نعیم والبغوی فی الصحابة وعن یحیی الحضرمی

۲/۴ ۱۳

الامن طینه واحده ثم ردهم الی تلک الطینة قال المؤلف وممن خلق من تلک الطینة عیسی ابن مریم علیه السلام انتہی **مطالع المسرات** صـ۹۲ـ میں ہو ورأت الثلثة ولم الرابع وهو عیسی علیه السلام وان کان یدفن فی بیتها ایضا لان الثلثة کلهم ماتوا فی حیاته والرابع انما یاتی فی آخر الزمان انتہی۔ **زمخشری ربیع الابرار** میں نقل کرتے ہیں عن النبی صلی الله علیه وسلم یموت عیسی بن مریم بالمدینة فیدفن الی جانب قبر عمر فطوبی لابی بکر وعمر یا ہما یحشران بین نبیین انتہی۔ **منح الازہر شرح فقه الاکبر** میں **علی قاری** رحمہ الباری بھی حضرات شیخین کو مبارکباد فرماتے ہیں۔ عبارت یہ ہو فهنیئا للشیخین حیث اکتنفا بالنبیین انتہی ٭

بالجملہ علوم پنجگانہ میں سے یہ وہ پورے چار علم ہیں جسپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع قریب زمانہ کے علما معدودین کے تمائدین نے بھی مانی ہو اتنا ہی نہیں اولیا کو بھی شامل کردیا ہو **مولانا محمد حسن صاحب** سنبھلی نے **تنسیق النظام فی مسند الامام** میں حدیث جبرئیل میں ان اللہ عندہ علم الساعة پر حاشیہ ۸۲ میں یوں چڑھایا ہو شہ قولہ ان اللہ عندہ علم الساعة ام ہذہ غیوب خمسة لا یعلمها الا هو وقد یطلع علی ماوراء الساعة بعض من یخص من عباده المخلصین من الانبیاء والاولیاء انتہی۔ اب باقی رہا اثبات علم قیامت پس اقوال اسمیں مختلف ہیں بعض علما منکر ہیں اور بعض معترف ٭

خامس ان اللہ عندہ علم الساعة ماتقدم میں بوضاحت تمام گذر چکا ہو کہ یہ علم خداوند پاک نے صاحب لولاک کو عنایت کیا ہو علاوہ بران یہ ہو **شیخ محمد بن شعیب** رحمہ اللہ تعالی **محاسن الاخیار فی الصلوة علی المختار** میں بضمن اسمار نبویہ تحریر

الی قوله الارض غیر ثابت فی الموطاء من روایة یحیی بن یحیی اللیثی الاندلسی وهو ثابت فی غیرها حسب ما اشار الیه صاحب المشارق فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ودفن فی بیتی قال لی ابوبکر توقیفا علی صدق رؤیاها وصحة تعبیرها هذا المدفون واحد من اقمارك وهو خیرهم صلی الله علیه وسلم انتهی ملخصا **فقیہ ابو اللیث بستان العارفین** میں تحریر فرماتے ہیں [١٤٢] فلما مات ابوبکر ودفن فیه قیل لها هو القمر الثانی ولما مات عمر ودفن فیه قیل لها هو القمر الثالث انتہی **حدیقة الاحباب فی معرفة الاصحاب** میں ہے [١٤٣] فی ذلك یقول حسان بن ثابت رضی الله تعالی عنه۔

رسول رب العلی وصاحبه	صدیقه ثم بعده عمر
ثلثة برزوا بفضلهم	اکرمهم ربنا وقد ذکروا
عاشوا بلا فرقة حیاتهم	واجتمعوا فی الممات اذ قبروا

مشکوٰة المصابیح میں ہے [١٤٤] عن عائشة قالت کنت ادخل بیتی الذی فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وابی فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا وانا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر رواه احمد انتہی **روح البیان** میں ہے [١٤٥] مذهب مالك واستشهد بذلك وقال لا اعرف اکبر فضل لابی بکر وعمر من انهما خلقا من طینة رسول الله صلی الله علیه وسلم لقرب قبرهما من حضرة الروضة المقدسة المفضلة علی الاکوان باثرها انتہی۔ **تذکرہ قرطبی** میں ہے [١٤٦] قال ابو عاصم النبیل ما نجد لابی بکر ولا لعمر رضی الله تعالی عنهما فضیلة مثل هذا ان طینتهما طینة رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال محمد بن سیرین لو حلفت حلفت صادقا بارا غیر شاك ولا مستثنی ان الله تعالی ما خلق محمدا صلی الله علیه وسلم ولا ابا بکر وعمر

من سبقہ فی ذلك الفن انتہی یہی ابو منصور ماتریدی جنکی بدولت ہم ماتریدیہ کے
خطاب سے ممتاز ہین اوسی اپنی تاویلات مین جسکی جلالت کشف الظنون سے بفرمودہ
شیخ عبدالقادر قدس سرہ ثابت ہوچکی ہر آیہ وعندہ مفاتح الغیب کے نیچے تحریر فرماتے
ہین ورسول اللہ یعلم ذلك الا فی حق الساعۃ فانہ لم یطلع علیہا احد الا ان یقال
بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یؤذن لہ بالتکلم ولا یقول شیئ الا من جہۃ
الوحی من السماء انتہی ۔ ملاحظہ ہو تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل صفحہ ۲۲۰ و ۲۲۱ نقلا
روح البیان جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ پر آیۂ یسئلونك عن الساعۃ ایان مرسٰہا کے نیچے
ہے وقد ذہب بعض المشائخ الی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعۃ
باعلام اللہ تعالی وہو لا ینافی الحصر فی الآیۃ کما لا یخفی انتہی امام قسطلانی رحمہ اللہ
تعالی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۱۰ مین تحریر فرماتے ہین (لا
یعلم متی تقوم الساعۃ) احد (الا اللہ) الا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی
ما یشاء من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ انتہی ۔ اور علامت ۱۸۲ مین گذر چکا ہے کہ مراد
ازین رسول محمد است علیہ السلام انتہی ٭

پس حصول علم قیامت ثابت ہوگیا واسطے رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کے
اس حیثیت سے کہ امام المنکرین اور عمدۃ المخالفین وغیرہا کی بیہودہ گوئی اور ہرزہ درائی
قابل اصغا ہی نہین علامت ۱۶۲ والے ترجمہ کی اصل عبارت علامت ۱۶۱ کے پیش نظر
رکھکر انھین مولوی احمد علی صاحب کی دہی بخاری مطبوعہ مطبع احمدی واقع دہلی کے
صفحہ ۱۹۱ پر حدیث کے فقرہ لا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ کے نیچے وہی علامت ۱۶۱
امام قسطلانی کا فرمودہ لکھا ہوا ملاحظہ فرمایئے یقین کر لیجئے کہ سیکڑون کو علم حدیث پڑھا گیا

فرماتے ہیں عالم الغیب[۱۸۱] فالمستتر الینا مما اظہر اللہ تعالیٰ علیہ من علم الساعۃ ومایکون
فی البرزخ والحشر وغیر ذلک لقولہ تعالیٰ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول
فھو امین غیبہ المکتوم انتھیٰ۔ **علامہ عزیزی سراج المنیر شرح جامع صغیر**
جلد ۲ صفحہ ۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں[۱۸۲] وقیل انہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہا بعد انتھیٰ
سید خیرالدین آلوسی زادہ غالیۃ المواعظ صفحہ ۹۱ میں تحریر فرماتے ہیں قیل[۱۸۳] لا
یجوز ان یکون اللہ تعالیٰ قد اطلع حبیبہ المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ وقت
قیامہا واوجب علیہ کتمہ ویکون ذلک من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھیٰ
علامہ شیخ حسن مدابغی رحمہ اللہ تعالیٰ **حاشیہ فتح المبین شرح اربعین** صفحہ ۴۳
میں اور **شیخ ابراہیم شبرخیتی** رحمہ اللہ تعالیٰ **فتوحات وہبیہ شرح اربعین نوویہ**
صفحہ ۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں[۱۸۴] فان قیل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ
کہاتین یدل علیٰ ان عندہ منہا علما والآیات تقتضی ان اللہ تعالیٰ منفرد بعلمہا
فالجواب کما قال الحلیمی ان معناہ انا النبی الاخیر فلا یلینی نبی آخر وانما تلینی
القیمۃ والحق کما قال جمع ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ لم یقبض نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
حتی اطلعہ علیٰ کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض انتھیٰ
شرح المقاصد میں ہے[۱۸۵] ابو منصور الماتریدی تلمیذ ابی بکر الجرجانی صاحب
سلیمان الجرجانی تلمیذ محمد بن حسن الشیبانی رحمہم اللہ تعالیٰ انتھیٰ۔
کشف الظنون میں ہے[۱۸۶] تاویلات اہل السنۃ للامام ابی منصور محمد بن محمد
الماتریدی الحنفی المتوفی سنۃ ۳۳۳ ثلث وثلثین وثلثمائۃ قال الشیخ عبدالقادر فی
الجواہر المضیۃ وھو کتاب لا یوازیہ فیہ کتاب بل لا یدانیہ شیء من تصانیف

لن

والجواہر ص۱۸ میں تحریر فرماتے ہیں [۱۹۲] فان قلت فلم کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل من ابیہ آدم علیہ السلام واقوی استعدادا منہ مع انہ فرع من آدم علیہ السلام فالجواب کما قال الشیخ فی الباب الخامس من الفتوحات انہ انما کان افضل من ابیہ آدم علیہ السلام لانہ کان حاملا لالفاظ الاسماء ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم کان حاملا لمعانیہا وھی جوامع الکلم المشار الیہا بحدیث اوتیت جوامع الکلم فمن حصل علی الذات حصل علی الاسماء وکانت تحت حیطۃ علمہ ومن حصل علی الاسماء لا یکون محصلا للذات الذی ھو المسمی انتہی ولنعم ما قیل۔

عجب نبود اگر فرزند بہتر از پدر گردد ❖ کہ عطر صندل افزوں تر ز صندل میدہد بو را

روح البیان جلد ۳ ص۳۱۲ اور معالم التنزیل میں ہے [۱۹۳] والاحاطۃ العلم بالشیء من جمیع جہاتہ انتہی۔ ان عبارات سے صاف متبادر ہے کہ اسما اور مسمیات ہر دو من جمیع الجہات آپ کو معلوم ہیں وھو المراد ❖

روح البیان جلد ۲ ص۲۲ میں ہے [۱۹۴] وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الغیبیۃ الملکوتیۃ کما جاء فی حدیث اختصام الملئکۃ انہ قال فوضع کفہ علی کتفی فوجدت بردہ بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ علم ما کان وما سیکون انتہی۔

محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی **شرح سفر السعادۃ** ص۲۲۳ میں فعلمت ما فی السموات والارض کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں [۱۹۵] وحاصل شد مرا علم ہر چیز کہ در آسمان و زمین است کنایت است از حصول تمامہ علوم کائنات علوی و سفلی۔ انتہی۔ اسکے ترجمہ **مصباح الہدایت** کے ص۳۰۴ میں ہے [۱۹۶] فعلمت ما فی السموات والارض پس منکشف ہوا اور مجھکو حاصل ہوا علم ہر چیز کا جو آسمان اور زمین کے درمیان میں ہے یہ کنایہ حاصل ہونے سے تمامی علوم کائنات

تھوڑی مدت ہوئی خدا کی رحمت کو پہونچنے والے نامی گرامی مولوی احمد علی صاحب محدث
نے گویا ہمارے مدعا پر دستخط اور مقصود پر مہر کردی کہ جناب رسالت مآب کو علم وقت قیام
قیامت کا عنایت ہوا ہو اتنا ہی نہیں پن والولی تابع لہ یاخذ عنہ میں شیخ عبد الحق
دہلوی کے فرمودہ مگر آنکہ دی تعالی از نزد خود کسی را بوحی والہام بدانا ند کی طرف اشارہ ہو
جسکو مولوی عبد العزیز سے صاحب کتاب الابریز نے علامت ۲۶ میں صاف ستھرے
بولوں میں بیان کردیا اوسی پر علامت ۹۲ تفسیر احمدی کی عبارت لکن یجوز ان یعلمہا
من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ ان اللہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنی
المخبر ایک دلیل ہو اور کیون نہ ہو کہ فاضل شعرانی رحمہ اللہ تعالی کا مقولہ مشتہ جمیع النہایۃ
سے علامت ۹۳ مین ملاحظہ سے گذر چکا ہو پھر بھی علامت ۱۸۴ اور علامت ۱۸۹ سے
ذاہل نہ رہنا چاہیے اور علامت ۲۵۹ ملاحظہ مین آویگی *

اب خاتم المرسلین اور سید الانبیا کے ہر چیز اور جمیع اشیاء کے عالم ہونے کا اثبات
مدلل بآیات واحادیث سرور کائنات واقوال علماء ثقاۃ ہوتا ہو *

معالم التنزیل مین آیہ وعلم آدم الاسماء کلہا کے نیچے ہو قال ابن عباس
ومجاھد وقتادہ علمہ اسم کل شئ حتی القصعۃ والقصیعۃ وقیل اسم ما کان و
مایکون الی یوم القیامۃ انتہی۔ **علامہ شیخ سلیمان جمل** رحمہ اللہ تعالی **فتوحات**
الاحمدیہ شرح قصیدۃ الہمزیہ مین دوران شرح۔

	لک ذات العلوم من عالم الغیب		ومنہا لآدم الاسماء	

مین بعد ایک تقریر دلپذیر کے تحریر فرماتے ہین فالفاصل المرتب بین نبینا وبینہ ان نبیا علم
الاسماء والمسمیات کلہا انتہی عارف ربانی **امام شعرانی** رحمہ اللہ تعالی **الیواقیت**

وحسبك علمه بعلوم القرآن وقد قال الله تعالى ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ انتهیٰ انہین نے اسی میں ص۲۶ پر تحریر فرمایا ہے ولان اکثر علوم سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم تتعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی الحدیث المشہور ولانہ احص بہ صلی اللہ علیہ وسلم من حیث الاحاطۃ والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات انتہیٰ +

حضرت **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی کتاب مدارج النبوہ کی ابتدا ہی بسم اللہ کے بعد یوں کی ہے ص۲ ھو الاول والآخر والظاہر والباطن وھو بکل شیٔ علیم این کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد و ثنای الٰہی ہست تعالیٰ و تقدس کہ در کتاب مجید خطبہ کبریائی خود بدان خواندہ وہم متضمن نعت و وصف حضرت رسالت پناہی ہست صلی اللہ علیہ وسلم کہ وی سبحانہ او را بدان تسمیہ و توصیف نمودہ الخ وھو بکل شیٔ علیم ردی صلی اللہ علیہ وسلم دانا ست ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم باطن و ظاہر اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق و فوق کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التحیات اکملہا انتہیٰ۔ مرحوم مولانا عبید اللہ صاحب اول مدرس مدرسہ مسجد جامع بمبئی اپنے رسالہ **تنبیہ الغفول عن علم غیب الرسول** کے ص۱۳ پر فصل الخطاب سے اور صاحب فصل الخطاب نے علامہ قیصری شارح فصوص سے نقل کیا ہے ص۲۳ ولا یعزب عن علمہ صلی اللہ علیہ وسلم مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریتہ انتہیٰ +

شیفتگان سماع فضائل سید المرسلین اور فریفتگان اسفار شمائل بزرگان دین اگر چندے اور بھی تتبع کتب دینیہ اور اسفار یقینیہ کا کریں تو اس قسم کے روایات بکثرت بہم پہنچا سکتے ہیں اما بعفواسے۔

علوی وسفلی کے انتہی۔ مشکوٰۃ المصابیح مین فقرہ فعلمت مافی السموات والارض
پر علامہ طیبی نے حاشیہ پہ لکھا ہو قولہ فعلمت مافی السموات والارض یدل علی ان
وصول ذالک الفیض صار سببا للعلم ثم استشہد بالآیۃ والمعنی انہ تعالی کما اری
ابراھیم ملکوت السموات والارض وکشف لہ ذلک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت مافیہا
من الذوات والصفات والظواہر والمغیبات انتہی۔ اور علامہ شیخ زین العرب
نے شرح مصابیح مین تحریر فرمایا ای کما اری ابراھیم ملکوت السموات والارض
وکشف لہ ذالک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا کلہا انتہی۔ حضرت
محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ مین تحریر
فرماتے ہین فعلمت مافی السموات والارض۔ پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمین
بود عبارت ہست از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آن انتہی ۞

مرقاۃ المفاتیح جلد مین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی
لاعرف اسمائہم واسماء ابائہم والوان خیولہم رواہ مسلم کی شرح مین لکھا ہو ہو فیہ
مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ تعالیٰ محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات
وغیرھا انتہی۔ اس عبارت مین لفظ تعالی بعد علمہ کے زلت قلم ہو جسے علما اعلام
سوق کلام سے دریافت کرسکتے ہین تاہم اور عبارات صرائح دلالات موجود ہین۔

شیخ سلیمان جمل رحمہ اللہ تعالیٰ فتوحات الاحمدیہ مین قول بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

فھو بحر لم تعیہ الاعیاء ع		وسع العالمین علماً وحلماً

کی شرح مین تحریر فرماتے ہین۔ ای وسع علمہ علوم العالمین الانس والجن والملئکۃ
لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم کلہ فعلم علم الاولین والآخرین ماکان ومایکون

الاصول والمبانی التی تؤخذ منہا العقائد الدینیۃ ان النصوص تحمل علی ظواہرہا فی کل ماکان منہا داخل دائرۃ الامکان انتہی۔ شیخ الاسلام ابن دقیق العید الامام باحادیث الاحکام میں ایک جاتے پر تحریر فرماتے ہیں ولما علم ان التاویل صرف اللفظ عن ظاہرہ وکان الاصل حمل اللفظ علی ظاہرہ کان الواجب ان یعضد التاویل بدلیل من خارج لئلا یکون ترکا للظاہر من غیر معارض انتہی۔ اور دوسری جاتے میں لکھتے ہیں یجب العمل بالظاہر الالمعارض من خارج فان ادعی معارضا یمنع من الظاہر والا فلا عذر وھذا الحکم اعنی وجوب الحمل علی الظاہر الالمعارض ظاہر لایختص بالظاہریۃ فان القیاس ایضا یوافق فی ذالک الا ان الظاہری اولی بالالزام انتہی۔ اور سیوطی رحمہ اللہ تعالی الاعلام بحکم سیدنا عیسی علیہ السلام میں ارشاد کرتے ہیں قال زاعم الوحی فیماجاء من الاحادیث مأول بالالہام قلت قال اہل الاصول التاویل صرف اللفظ عن ظاہرہ بدلیل فان لم یکن دلیل فلا تاویل ولا دلیل علی ھذا فھو لعب بالحدیث انتہی۔ ملاحظہ ۲۰۲ تا ۲۱۰ کو پیش نظر رکھکر اوپر کی نصوص کو مصروف عن الظاہر کرنے کے سئے مخالفین کو منہ دیکھکر دلائل قطعیہ پیش کریں ورنہ وہ عن ادلہ القتاد +

باقی رہے دوسری حدیث وہ یہ ہے جو شیخ احمد بن محمد یمنی نے حدیقۃ الافراح لازالۃ الاتراح کے صفحہ ۲۳ میں اور علی قاری رحمہ الباری نے شرح شفا قاضی عیاض جلد ۱ صفحہ ۴۲۳ میں اور علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ میں اور علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۲ صفحہ ۳ میں اور مولانا کرامت علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ

دربارغ زساماں گل ولالہ کمی نیست ✦ چیزی کہ دریں فصل بکارست دماغ است

خداوندپاک سے توفیق رسوخ اعتقاد اور ہدایت طریق رشاد کی درخواست پر ضرور ہے خیریت

غرامیں لا ہے جی امر کو نظرانداز کیا نہیں ہے پھر مسئلے نہیں تو مصداق ۔

ہرچہ ہست از قامت ناسازبی اندام ماست ✦ ورنہ تشریف تو بربالای کس کوتاہ نیست

اگر قصور ہے تو نالش کا اور فتور ہے تو آنکھ کا فقط ✦

مجھے بناچاری شکایت کرنی پڑتی ہے جو یہاں کے ایک بدبخت دل سخت کوتاہ اندیش

پورے بدکیش نے کہا کہ ایسے عقیدے تو صوفیوں کے ہوا کرتے ہیں ہم خاک بدہن ناپاک

بدخواہ صوفیہ صافیہ کرکے ذیل میں دو حدیثیں درج کرے دیتے ہیں انہیں کی دوسری

حدیث جو محتاج شرح نہیں ہو اوسے بدستور نقل کرینگے لیکن پہلے حدیث کی تشریح ایک

جلیل القدر فقیہ نبیہ سے نقل کرے دیتے ہیں وہ یہ ہے ✦

نسائی شریف مطبع نظامی ص ۲۲۳ پر ایت فی مقامی ھذا کل شیء وعدتہ

کی شرح **جلال الدین سیوطی** رحمہ اللہ تعالیٰ نے زہر الربی میں **علامہ اکمل الدین**

حنفی صاحب **عنایہ شرح ہدایہ** کی شرح مشارق سے یہ نقل کی ہے قولہ فی مقامی یجوز

ان یکون المراد بہ المقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو

مقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرت الملک والملکوت

والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل

کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ انتہی ✦

شرح العقائد میں ہے ص ۲۰ والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا

مالم یصرف عنھا دلیل قطعی انتہی ۔ اور **مقدمہ نظم الفرائد** میں ہے ص ۲۰ ومنای من

تهوى الى مكة تبغى الهدى ... ما مؤمنوا الجن ككفارها
فارحل الى الصفوة من هاشم ... بين روابيها واحجارها

فقلت دعنى اهجع فانى امسيت ناعسا ولم ارفع بما قال رأسا فلما كانت الليلة الثالثة اتانى فضربنى برجله فقال قم يا سواد بن قارب فاسمع مقالتى واعقل ان كنت تعقل انه قد بعث رسول من لوى بن غالب يدعو الى الله والى عبادته وانشأ يقول ـ

عجبت للجن وتجساسها ... وشدها العيس باحلاسها
تهوى الى مكة تبغى الهدى ... ما خير الجن كانجاسها
فارحل الى الصفوة من هاشم ... واسم بعينيك الى راسها

قال فاصبحت وقد امتحن الله قلبى بالاسلام فرحلت ناقتى واتيت الى المدينة فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس حوله كعرف الفرس فلما رآنى قال مرحبا بك يا سواد قد علمنا ما جاء بك فقلت يا رسول الله قد قلت شعرا فاسمع مقالتى فقال هات فانشأت اقول ❊

اتانى نجيى بين هدء ورقدة ... ولم يك فيما قد بلوت بكاذب
ثلث ليال قوله كل ليلة ... اتاك رسول من لوى بن غالب
فشمرت عن ذيل الازار ووسطت ... بى الذعلب الوجناء بين السباسب
فاشهد ان الله لا رب غيره ... وانك مامون على كل غائب
وانك ادنى المرسلين وسيلة ... الى الله يا ابن الاكرمين الاطائب
فمرنا بما ياتيك يا خير من مشى ... وان كان فى ما جاء شيب الذوائب
وكن لى شفيعا يوم لا ذو شفاعة ... سواك بمغن عن سواد بن قارب

میں نقل کی ہے و عن محمد[٢١١] بن کعب القرظی قال بینما عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنہ ذات یوم جالساً اذ مر بہ رجل فقیل لہ اتعرف ھذا المار یا امیر المومنین قال من هو قالوا سواد بن قارب الذی اتاہ رئیہ من الجن بظهور رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال وکان سواد بن قارب رجلا من اهل الیمن لہ شرف وکان لہ رئیٌ من الجن فارسل الیہ عمر بن الخطاب فقال لہ انت سواد بن قارب قال نعم یا امیر المومنین قال فانت الذی اتاک رئیک بظهور رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال نعم قال فانت علی ما کنت علیہ من کهانتک قال فغضب غضبا شدیدا وقال ما استقبلنی بهذا احد منذ اسلمت یا امیر المؤمنین فقال عمر یا سبحان الله ما کنا علیہ من الشرک اعظم مما کنت علیہ من کهانتک فاخبرنی باتیان رئیک بظهور رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال نعم یا امیر المؤمنین بینما انا ذات لیلۃ بین النائم والیقظان اذ اتی رئیٌ فضربنی برجلہ قال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتی واعقل ان کنت تعقل انہ قد بعث رسول من لوئ بن غالب یدعو الی الله عز ذکرہ والی عبادتہ ثم انشاء یقول ۔

عجبت للجن وتطلابها ۔۔۔ وشدها العیس باقتابها

تھوی الی مکۃ تبغی الھدیٰ ۔۔۔ ما صادق الجن ککذابها

فارحل الی الصفوۃ من هاشم ۔۔۔ لیس قدامها کاذنابها

قلت لہ ۔ دعنی فانی امسیت ناعساً ولم ارفع بما قال راساً فلما کانت اللیلۃ الثانیۃ اتانی فضربنی برجلہ وقال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان کنت تعقل انہ قد بعث رسول من لوئ بن غالب یدعو الی الله والی عبادتہ ثم انشاء یقول ۔

عجبت للجن وتخبارها ۔۔۔ وشدها العیس باکوارها

الباب الثانی فی بیان دفع شبہات اهل الاهواء واصحاب الاغواء

ہر چند باب اول کے ملاحظہ مین صاحبان قلب سلیم و فہم مستقیم خوب دریافت کرچکے ہونگے کہ اسمین کی روایات نے عموماً اور عبارات کے فقرات نے خصوصاً کوئی شبہ نیست و نابود کردے بغیر باقی رکھا نہین ہی جسکے قمع کے واسطے اب کوئی نیا باب وضع کرنے کی ضرورت پڑے تاہم ہر ایک شخص کو یہ دستگاہ میسر کہان جو سر دست کوئی شبہ آن پڑے تو آناً فاناً معمولی خوض و فکر کے ذریعہ سے جواب دیکر سبکدوش ہو سکے اور کسی اور طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہے باین خیال اس باب ثانی کا انعقاد کیا گیا کہ حتی الامکان سرسری استعداد والا بھی کسیقدر جواب مین اپنی سرگرمی کا اظہار کرے اور کسی بیدین کی ملمع کاری سے غفلت کھاکر ضلالت مین نہ گرے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ٭

اور باب اول مین جو روایات و عبارات مدعا کے اثبات مین پیش ہوے ہین اوسکے برخلاف بھی چند اقوال ہین جن پر اوراق کے لوٹ پلٹ مین اگر نظر پڑجائے تو اچھے اچھے بھی ایک وقت خاص تلک تیہ حیرانی مین سرگردان رہین پھر اونکی نسبت عوام کا تو ذکر ہی کیا ہی لہذا کسی پر ایسی حالت طیران کرے تو اوسے ضرور ہی کہ پہلے دہلے مین تو یہ دریافت کرلیا کرے کہ یہ قول کسکا ہو اور اسکے قائل کے عادات و اطوار کیسے ہین یہ معلوم کرلینے کے بعد اوسکے دفعیہ مین چندان وقت کا سامنا نہین پڑیگا جو غیر واقف کار کو پڑا کرتا ہو ٭

رسالہ اظہار الحق معروف بمناظرہ مرشدآباد کے ص ۳۲ پر امام المنکرین کے

قال ففرح النبي صلی اللہ علیہ وسلم هو واصحابہ بمقالتی فرحا شدیدًا حتی روی الفرح فی وجوههم وضحك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذه وقال افلحت یا سواد قال فرأیت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ التزمه وقال کنت اشتهی ان اسمع هذا الحدیث منك اھ رواه البیهقی فی دلائل النبوة انتهی۔ اسمین سواد کا یہ قول ہے۔

فاشهد ان الله لارب غیره
وانك مامون علی کل غائب

اسلام میں آنا پھر حضرت کا ہنسکر افلحت یا سواد فرمانا صحابہ کا خوشی منانا برکت بیان واقعہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سواد کو سینہ سے لگانا زمانہ موجودہ کے بدبختوں کی کارروائی سے موازنہ کرنے کی ضرورت کا محتاج نہیں ہر ایک شخص جان سکتا ہو کہ جس کلمہ طیبہ سے اسلام میں داخل ہو کر سند افلحت حاصل ہو سکے وہ عقیدہ کفر کو پہونچانے والا نہیں ہوتا اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ فلاح کا مثمر ہوتا ہو جسکے معنے **مدارک التنزیل** میں بذیل قد افلح المؤمنون یوں کئے ہیں والفلاح الظفر بالمطلوب والنجاة من المرهوب انتهی وهو المقصود من محبة صاحب الحوض المورود والمقام المحمود۔

بالجملہ جیسے اس باب اول کا اختتام اس حدیث پر ہوا ہو ویسے ہی میرے کلام کا ختام بھی خداوند پاک بطفیل سرور لولاک اسی مین کے کلمہ طیبہ۔

فاشهد ان الله لارب غیره
وانك مامون علی کل غائب

پر کرو سے تو پھر دیکھئے بہار کہ کیسی بہار رہی۔ وآخر دعوینا ان الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی آله الطیبین و اصحابه الطاهرین مع جمیع المسلمین والمسلمات اجمعین

ارشاد کرتے ہین (٢١٥) بدعوای تناقض و علت شبہت اخبار غیب راکہ صاحب خبری عالم غیب
صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ رسانیدہ رد نکند کہ علاحدہ کہ دشمنان دین اند و فلاسفہ کہ منکران
اخبار غیب اند در چنین مواضع فرصت طلب می باشند انتہی اس سے متبادر ہو کہ فلاسفہ منکران
اخبار غیب سے ہین اور ظاہر ہو کہ جسپر پورا فلسفہ غالب وہ بالکل منکر ہوگا اور جسے کچھ ذائقہ ملا
ہوگا وہ بمقدار مذاق انکار کریگا اب بیضاوی صاحب کو دیکھیے کہ **محقق دہلوی اشعۃ اللمعات**
ترجمۃ المشکوۃ مین جلد رابع کے صفحہ ٢٢٣ پر تحریر فرماتے ہین (٢١٦) بدانکہ در تفسیر بیضاوی وجوہ
دیگر نیز در معنی این آیۃ گفتہ است و شک نیست کہ آنچہ در حدیث متفق علیہ در تفسیر آن واقع
شدہ متعین باشد ارادہ آن و عجب کہ این وجہ اصلا ذکر نکردہ غالبا تفلسف او را برین دا
باشد الہم نسأل اللہ السلامۃ انتہی جب بیضاوی صاحب اپنے جوش تفلسف مین حدیث متفق علیہ
تلک کا بھی خیال نہ کرین پھر ایسے بحث غیب دانی مین ستنا و کرنا اور باقی بزرگان دین کے
اقوال سے خواہ مخواہ اعراض کرنا انصاف کا خون اور اعتساف کا شگون نہین تو کیا ہے
لہذا اعتبار گفتار کا مدار قائل کے عادات و اطوار پر رکھا جاتا ہو ✦

بیضاوی نے تفسیر عفا اللہ عنک کی یہ کی ہو کنایۃ عن خطئہ فی الاذن فان العفو
من روادفہ انتہی۔ اس فقرہ پر حاشیہ بیضاوی مین **شیخ الاسلام زکریا** رحمہ اللہ تعالی
نے تبع فیہ الزمخشری لکھا اور **سیوطی** نے فرمایا کہ تبع فی ھذہ العبارۃ السئیۃ الزمخشری انتہی (٢١٧)
ملاحظہ ہو کتاب الابریز صفحہ ١٥٥ اب بیضاوی صاحب اپنے استاد زمخشری کی متابعت مین جناب
رسالت مآب کو خطاوار قرار دین تو انکی تخطیہ مین کوئی قباحت نہین نہین تو بلا ریب وجہ شاید
خطاے بزرگان گرفتن خطاست ✦

اب رہے وہ جو کسی قسم کے تعصب اور تفلسف پاک و صاف ہین بس وہ کرتی ہین

ملنے ہوتے مولوی **عبدالحق صاحب حقانی** نے جو فرمایا ہو (جسقدر مسلمانون کی کتابین ہین ہمارے نزدیک سب مسلم ہین مگر اون کتابون مین جس مقام پر مصنفین سے غلطیان ہوگئین کسلئے کہ وہ معصوم نہ تھے وہ مواضع قابل سند نہین) یہ بجنسہ گویا میری تحریر بالا کی صحت کا شاہد ہو ❊

ہماری اس بحث مین علماء حنفیہ سے مثلاً علی قاری اور فضلاے شافعیہ سے بیضاوی انہین اول الذکر تعصب مین مبتلا ہین اور آخر الذکر تفلسف مین گرفتار تعصب کسدرجہ پر اور تفلسف کس رتبہ کا اسکا کسی قدر اندازہ عبارات ذیل سے ہوسکیگا کتاب **فقہ اکبر** مین والدا رسول اللہ ماتا علی الکفر انتھی لکھا ہوا ہو یہ فقرہ سخت اس کتاب مین افزودہ اور مدسوس ہو اسکی تصریح علامہ طحطاوی نے حاشیہ درمختار مین اور علامہ بیجوری نے تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید مین کردی ہو اما علی قاری صاحب نے منح الازہر مین اس فقرہ کی شرح کرتے کیا کچھ باقی رکھا ہو وہ پوشیدہ نہین جلال الدین سیوطی وغیرہ کو تو رہنے دیجئے مولانا بحر العلوم نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین بعض معتبرات سلف سے انبیاء کا کفر حقیقی اور حکمی ہردو سے معصوم ہونا نقل کیا ہے علی قاری صاحب ہین کہ سلف سے کچھ تعلق رکھا نہین اما نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت تجویز کفر حکمی کرتے بھی کچھ خیال نہ فرمایا یہی اسباب تھے جنکے بواعث سے مستند المخالفین بھی اونکے حق مین مقدمہ **تعلیق الممجد** ص۲۱ مین تحریر فرماتے ہین وتصانیفہ کلھا جامعۃ مفیدۃ حاویۃ علی فوائد لطیفۃ ولولا ما فی بعضھا من رایحۃ التعصب المذھبی لکان اجود واجود انتھی ❊

علامہ توربشتی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب **المعتمد فی المعتقد** ص۸ مین

مین بہت سے علماء نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے واسطے کل شئ کا علم ثابت کیا ہی گو بعض نے فلان وفلان شئ کا علم نہین تھا یہ بھی بیان کیا ہی اما بنظر قاعدۂ مذکورہ بہر طور ثانی پر مثبت مقدم اور مثبت لزیادۃ علمہ نافی سے اولی بالقبول ہی اب عموماً اگرچہ کوئی شبہ سرسبز رہتا نہین ہی پھر بھی بالخصوص کسی شبہ کی نسبت گفتگو کرنے مین کوئی ظاہری قباحت نہین ہی لہذا جو جو شبہات ابنائے زمان نے مشہور کر رکھے ہین اور اپنے رسائل مین مسطور بھی کرتے ہین اوسکے دفعیہ مین کتب مستندہ کو پیش نظر رکھنا اہم المقاصد ہی ۞

اما اس بحث کی چھیڑنے سے قبل چند فائدے بیان پر قابل گذارش ہین وہ بقدر ضرورت درج کرے دیتا ہون غالباً کہ آئندہ مقال مین وہ بہت ہی کارآمد ہونگے ۞

فائدۂ اولیٰ امام المنکرین غلام محمد نادری کرمنہ کا نپورے نکلتے ہی چشم بد دور کتاب سازی یعنے ترجمہ بازی کا آزار ہوا اور رفتہ رفتہ یہ مرض مزمن ہوگیا تو استفتاء نامی گرامی رسالہ کے مؤلف بنے اور ازالۃ الریب تو خاص مصنف ان ہر دو کا ذکر شاید پھر آجاویگا بالفعل تراویح کی ایک کتاب کے ترجمہ سے مستفیض ہوتا ہون اور بالخصوص اوسپر کے حاشیہ سے مستفید تماشہ لائق دید ہی اور باجری قابل شنید لہذا ناظرین با تمکین سے ایسے مطالب عالیہ مستحضر اذہان رسانیہ رکھنے کی امید ہی ۞

فائدۂ ثانیہ حضور والا کی تصنیفات سے جب جوش مارا ودلادت علمی نے آپکو بہت ہی کچھ اوبھارا تو مشہور رسالہ تحفۃ الہند کا ترجمہ بزبان گجراتی [illegible] الا او [illegible] صرف مترجم کہلانے کی یہ گھمنڈ جب پیدا ہوگیا تو موقع پاکر [illegible] حاشیہ [illegible] دیکر نام نامی کو ورقہ تحشیہ مین متمکن فرمایا یہ ترجمہ مع حواشی حو [illegible] بکر تاریخ ۲۳ ذی الحجہ ١٣١٣ [illegible] مطبع مین مرتب ہوا ہی ملاحظہ مین لاکر اوٹھائیے ۞

کی تقلید مین یا دیر لکسیکی عبارت کے تسوید کے نہون تو پھر ایک قاعدہ ہی جسکا لحاظ رکھا جائے تو بہت سے شبہات کا دفعیہ ممکن الحصول ہوسکیگا وہ یہ ہی جو علماے حدیث جنکو اصطلاحات اہل اصول نقد سے کچھ بحث نہین تصریح کرتے ہین کہ خبر اثبات خبر نفی پر مطلقاً مقدم ہی ملا معین کاشفی رحمہ اللہ تعالی معارج النبوہ ص۱۹۵ مین ترمذی سے نقل کرتے ہین کہ اثبات بر نفی مقدم باشد انتہی۔ علامہ بیجوری تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۱۶ مین تحریر کرتے ہین والقاعدۃ ان المثبت مقدم علی النافی انتہی علامہ شامی رد المحتار جلد ا ص۲ مین لکھتے ہین والمثبت مقدم علی النافی انتہی ابن حجر مکی اپنے فتاوی حدیثیہ مین ص۱۲۹ پر فرماتے ہین والمثبت مقدم علی النافی انتہی امام قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۶ ص۳۱ مین تحریر فرماتے ہین والمثبت مقدم علی النافی انتہی۔ کرمانی کواکب الدراری شرح صحیح بخاری باب التراویح مین لکھتے ہین ورواية المثبت مقدم علی النافی انتہی علی قاری مرقاۃ المفاتیح مین حدیث عائشہ ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر الاول من ذی الحجۃ کی شرح مین طیبی سے نقل کرتے ہین اذا تعارض النفی والاثبات فالاثبات اولی انتہی۔ علامہ شامی نے سبل الھدی والرشاد مین تحریر فرمایا ہی روی الامام احمد والترمذی عنہ لما قیل لہ ربط البراق قال اخاف ان یفر منہ وقد سخرہ عالم الغیب والشہادۃ قال البیہقی والمثبت مقدم علی النافی یعنی من اثبت ربط البراق فی بیت المقدس معہ زیادۃ علم علی من نفی فہو اولی بالقبول انتہی ✦

ان کتب معتبرہ مین علماء نے تصریح کردی ہی کہ اثبات نفی پر مقدم ہو اب بحث موجودہ

કહ્યું કે જે તેહુ થસે તો હું ઊઠી ચાલતો મક્કા તેમુનવરા

લું તેમ ફરી ને કહ્યું કે અમારા ટોળામાં એ ચાપ ફાડે છે. ને

એમ થસે તો તેઓ બેસી રહી આખેર તેમ ફરીને બિનની

કરીકે ચાલતી બગર એ સલવાત આપનો હુકમ થવા એક

એ પછી તે પોતાની આમાં કાંઇ ચાલવા લાગ્યો *

پھر اس کتاب کی اس فہرست میں مسئلہ یہ اعلان ہے ـ *

(૧૧)

ફક્ત ૧૩૩. માલ સરતાજ દીન અને દુનીયાના વલી ના

ક્રુત ઇમામ હુસેન સાહેબની એહ્ર ફાતમનનુ વરણન.

૧૩૩

૧. હીજરી સને ૧૩૧ મા હુ. મક્કા સરીફ હજ કરવા ગયા હુ

તા. (જુઠાક જુલહજ) તે ખબર હું મારા સિરતાજ ઇમામ નદી

ન સીફત માથે તેઓ ચાલ્યા પછી ઉદ સનાતની સીફત

માં (બનીસકીફ) ઘણા માણસ પડી ગયા જવાની આસા લો

કોએ મા હૂકીમોએ મુકી દીધી. હુની સાથે પાસ નહોતા

બચ્યા હુના. તેથી મોમનીસાહેબનું દીનની ઇલાસ થયું હતુ

અમાલ પીર. ખુદા દાસ ઇમામના કોતવાલ (ખુદાનેમનો)

રાજા (રાજે) સાહેબ નીર ચાર સાચરા થોડું થવાનું હતું

આખર બનરા એને પીર સાહેબ કહ્યું કે મોમની માટ

فائدہ ثالثہ اسی گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند کی فہرست میں ص۳ پر یہ باب

دیا ہے۔

૧૯૧૩૫(નોટ) આલમાનાનાં કુતબ હજરત ઇમદાદુલ્લાસાહે

બની કરામત અનુવાદ.

جب حسب الاشارہ ص۱۳۰ کو دیکھا تو وہ سیر خورد کی ایک بوجہ اور بہار تو ترجمہ کا ہی کا جو

درج ذیل ہو اتار کیا ہو

(૧૩૦)

૧ સને ૧૩૧૩ની સાલમાં મક્કા મોઅજ્જમામાં મોલવી અ

બ્દુલ હકના એક ગ્રહસ્થ સામથી આવી આવ્યા હતા તેમની

સાથે વાસણો વગાડનારો એક ગવૈઓ હતો. તેઓ આ

વતનના કુતબ હજરત મોહમદ (સલ) સાહેબના નાએબ

ખુદાની નીઆમતો માની એકની સાની હાજી ઇમદાદુ

લ્લાસાહેબ (દામાફેજહુ) ની મુલાકાતે આવી આવ્યા હતા. તે વ

ખતે ત્યાં હું પણ બેઠેલો હતો ને પછી બીજે ત્રીજે મુલા

કાતે તેમ કરો. ઊપર વખતે આ વખતે કુતબ સાહેબની હજુર

મા અરજ કરી કે એ આપની ખીજમતનો સારો ગવૈઆ છે

તો આપને કાંઇ સંભળાવે તેમ ન કહ્યું કે હું એવી મ

જલસમાં જઇ ગયો નથી તેમ મારી બેઠકમાં એવું થતું

જરૂર પડ્યા કરતો નથી. તે વખતે મારા દીલમાં એમ આવ્યું

વીસીમાં· નહોતો· છતાંમને નોકર· ચાકરવાલા કરનરના વ
ખારે· રાહુત· હુતી· ઊંટવાલો· બહુ માયો· નોકર હોય· એવી· ખીજ
મત કરનો પાડવી છાકરીની· નોકરી કર· રાખતો· મદીના
સરીફનાં· રસને· હોલેગ· પડ્યા· તેરમા· ચાલતો હુતો· જ્યારે
કાફલો· ઊતરતો· ત્યારે· તેજ જગાએક· કબરસ્તાન· પણ
જનું હોઈને આસા· નહીકે મદીનાસરીફમાં કયાતનીન વા
ના· પેસવાદેસે પણ તેમની દુવાનોજઅસર તેનોહુતો
કે બહુજ ખુસી સાથે અમે મદીના સરીફમા દાખલ
થયા· અને· ત્યાં આઠ· દીવસ· રહ્યા· મારી· સામે બીજા
કેટલાક· કાફલા· આવ્યા કે· તેમા· કેટલાક· ડાહીજ ગા
મના· માકામ હુતા· તે· કાફલો પાછલઆવ્યો અને
તાગલ· સરકારે પાદ કર્યા· અને· કેટલાક· કાફલાને
ના· ગામમાંજ પેસવાનદીધા એ· વગર· આપની· કરા
મતો· બે· શુમારછે· તેમાથી· થોડાકના· વર્ણનમા-
એક· રીસાલો· મારાઊસમાટે લખયો છે· અને· હાલ
શમાએલે ઈમાદીઆ નામનો· રીસાલો· લખનો
ર માં· છપાએછે ✦

پھر فہرست مین کچھ اطلاع دی ہین ۱۲۲۲ پر بحث مصافو کے ضمن مین علامت کے
نیچے یہ التجا کی ہے ✦

જ પડ્યા હુરાનછે· જ્યાં પડ્યા·નાખતાછે દુવા કરીએ· એમ
કહી હાથ·ઊંચકી દુવા કીધી બીજે દીવસે બીબી સાહેબ
સારા થઈ ગયા ને આજીને તવાફ કરવા ગયા હુતા એ
શહેરમા મદીના સરીફ જવાનો·મારો·વીચાર નોહુતો
તેમણે એક દીવસે પોતાના દરબારમા·મદીના·સરીફની
વાત કહાડી તે·એવી રીતે કે જણે કોઈ·મદીના સરીફ જ
વાનુ·ના પાડતો હોએ· અને પોતે તેને મોકલતા હોએ હું મદી
ના સરીફ જવાનુ છું કે·નહી તેની તેમને કોઈ તરેહની ખબર
કરવામા આવી નહી આખર મારા મીત્રક મૌલાના
મૌલવી અબુ મોહુસન સાહેબ·મારા નજીક જોઈ હસવા લા
ગ્યા તેમ હુ પણ·સમજ્યો કે તેઓ મને જ મદીના સ
રીફ·મોકલવા માગેછે·મે તેમને અરજ કરી કે હું બે·વાર
મદીના સરીફ ગયો છું·ને આ શહેરમા મારી પાસે·રૂ.૮૦) જ
બાકી રહ્યાછે તેવણ બોલીયા કે તારા માટે·એટલા·રૂ. બ
સ છે મે·તેમનું·કેહેવુ·સીરપર ચઢાવ્યું ને·જવુ કબુલ
રાખ્યુ·જ્યારે·હુ જવા લાગ્યો ત્યારે મને દુરથી લેઈ ઊભા
થઈ ગયા અને હાથ ઊંચકી·દુવા કરવા·લાગ્યા અને મને
કહ્યું કે જ તને ખુદાને સોંપ્યો·એ·દુવાની અસર·એવી તેન
થઈ કે મારી પાસે·કોઈ નોકર·ચાકર·નોહુતો·હું કોઈની

nor did he ever permit it in his own meetings. At that time it occurred to me that if the request was granted, I would walk off. At that very moment Kutabsaheb added that there were present persons who would leave the place if he complied with his request. Then he requested for vocal music, which request was granted and the musician began to sing something in his own languge

TTABLE OF CONTENTS PAGE X

Page ee, A miracle of Haji Imdadullah saheb exhibited in public.

٢٣

In Hijri year 1312 I went on a pilgrimage to Mecca in the company of my revered preceptor Rowshan Ali. In Mecca, Miss. Rowshan Ali fell dangerously ill, The doctors as well as the people lost all hope of her surviving the sickness. She had with her five young children. The Maulvi was very uneasy on their account. He would attend the meetings of our saint a friend of God and the pole of the age only occasionally

૧ ઓલ્યુદા-નું-મન ને દીવસ-વલી ક્યારે-દેખાડસે કે-
કુ-નારા વલી- કામેલ-નમાનાના-કુતુબ-તેમનું નામ-મુબા
૨૬ કુલ્લઉમ્યાયુલા-ઉ-તેમના કદમ-યુંમી-ઞાગળ્વાળી

جب حضور والا کا افاضہ اور استفاضہ کا ارادہ دوبارہ جوشش مارا ہوا تھا تو اس کتاب کا ترجمہ
بزبان انگریزی عیسوی ۱۸۸۹ سنہ میں کر ڈالا جو صدود ۱۳۱۶ سنہ ہجری میں واقع ہوا اس ترجمہ میں
مضامین مذکورہ بالا بالترتیب بموجب تحریر یا میں ثبت ہیں +

TABLE,OF,CONTENTS, PAGE, X

On page 97 (note) A party at Hazrat Imdadullah Saheb, kutb of this genuation

In the beginning of the year 1315 a member of a Moulvi family paid a visit to Mecca from Syria. He had a songster with him who played upon a flute He, had been on a visit to Haji Imdadullah Saheb, one of the many marks of GOD, and who was the then deputy of Kutub Hazrat Mahomed Saheb I was one of the assembly at that time. At the second or third interview he requested the Kutub Saheb to grant his musician permission to amuse himself with his performance He replied that he never attended such a gathering

got up, pronounced grace upon me and said that he committed me to the care of God. The virtue of his blessing was such that although I had no servant with me and no company, yet I was happier than one with them. The Camel-keeper served me as my own servant. He provided me with water and other things. There was cholera ravaging the way to Medina. The place where a caravan halted became a cemetry. No one was sure of being allowed to enter the city. But it was due to the efficacy of the saint's grace that no quarantine was imposed against us and we entered Medina in peace. We lived there eight days. There were other caravans including men from the village of Dabhel. They followed me but were ordered by the authorities to march on and not halt there. Other carvans were not allowed to enter the city. Besides this there are innumerable other proofs of his power. My preceptor has written a pamphlet describing

At last the renowned saint said that the Moulvi was very much grieved. The children were very young. It was a case for grace. So saying he raised up his hands and pronounced a blessing. The next day the Bibi saheb was all right and made her pilgrimage on foot. I had no mind to visit Medina. One day the saint opened the subject of Medina in the meeting in such a way as if he was persuading one to pay a visit to it who was inclined to go there. He was in no way informed whether I was to go to Medina or not. At last my preceptor Ahmed Hasan saheb, Moulavi of the Maulas looked at me and smiled. I so understood him to be sending me to Medina. I told him that I had been to Medina twice before this and that at that time I had only Rs 80- left with me. He said that that amount was more than sufficient for me. I accepted his advice and determined to go there. When I started on my journey he saw me from a distance,

آپ بدستور اپنا مقتدیٰ مانتے ہیں اور اپنے معمولی اعتقاد راسخ کا مفہوم و مصداق جانتے ہیں ناظرین با تمکین اس گذارش کو قبول فرما کر بھول نجائیں یہ خاصۂ تمہید ہے اور آگے فائدہ رابعہ سے فائدہ عاشرہ تلک میں منازل واحوال اولیاء و اقطاب کا تنقید ہے۔

فائدہ رابعہ۔ امام شعرانی قدس سرہ الرحمانی یواقیت والجواہر

ص۲۳۶ میں تحریر فرماتے ہیں اعلم ان عدد منازل الاولیاء فی المعارف والاحوال التی ورثوها من الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مائتا الف منزل وثمانیۃ واربعون الف منزل وتسع مائۃ وتسعۃ وتسعون منزلا لا بد لکل من حقق له قدم الولایۃ ان ینزلها جمیعها ویطلع علیه فی کل منزل من العلوم ما لا یحصی قال الشیخ محی الدین وهذه المنازل خاصۃ بهذه الامۃ المحمدیۃ لم ینلها احد من الامم قبلهم ولکل منزل ذوق خاص لا یکون لغیره ذکره فی الباب الثالث والسبعین من الفتوحات انتهی +

فائدہ خامسہ۔ یہی امام شعرانی قدس سرہ النورانی کبریت احمر میں

ارشاد فرماتے ہیں ص۲۳ واما شیخنا السید علی الخواص رضی اللہ تعالی عنہ فسمعته یقول لا یکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریده فی انتقاله فی الاصلاب و هو نطفۃ من یوم الست بربکم الی استقراره فی الجنۃ او فی النار انتهی +

فائدہ سادسہ۔ یہی عارف ممدوح قدس سرہ الممنوح منن الکبریٰ

معدن الیمن والبشریٰ میں ارشاد کرتے ہیں ص۲۳ و روی العلامۃ الفاروقی رحمہ اللہ تعالی فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خادم سیدی احمد

some of them And another pamphlet called the "Shumaim i Imdadia" is being published at Lucknow".

PAGE 165 NOTE §

✣ ✣ ✣ "Oh god, when will the time come when I shall be fortunate enough to kiss the feet of Haji Imdadullah, the polar star of the time, your friend and val..."

اس مقام پر لائق وفائق ترجمان ومحشی صاحب نے دو شخصون کا ذکر خیر کیا ہی
ایک خود کے اوستاد مولوی احمد حسن صاحب کا جنھین انگریزی ترجمہ مین کسی بچاؤ کے
خیال سے چالاکی کر کے روشنعلی لکھا ہی اور دوسرے اپنے پیر رشاد حاجی امداد اللہ
صاحب مرحوم کا پھر ہر ایک کو صفات متعددہ سے موصوف فرمایا ہی اوستاد صاحب کو
اپنا سرتاج اور روشندل اتنا ہی بتلایا ہی اور پیر جی کو تو دین ودنیا کا وسیلہ ایک ولی
کامل و زمانہ کے قطب تین نائب محمد صلی اللہ علیہ وسلم چار اور خدا کی نشانیون مین کی
ایک نشانی پورے پانچ مراتب کا منصب دار جتلایا ہی پھر انکی دو کرامتین شعر اطلاع مافی
الضمیر اور دوسری متعلق قبولیت دعا بیان کین اور ساتھ ہی اخبار کہ کرامتین آپ کی
بے شمار ہین اور سنہ ہجری تیرہ سو بارہ سے لغایت سنہ عیسوی اٹھارہ سو
ستانوے جسمین انگریزی ترجمہ ہوا اور پھر اوسی عیسوی سنہ سے آج تک ہی نہین بلکہ
آیندہ مین جب تلک اسکے برخلاف عام کو اعلان دیں تب تلک ہر دو حضرات کو

حقائقها ومعانیہا تعینت لہ الخلافۃ وکان اھلاً لہا۔ انتھی

فائدۂ ثامنہ یہی بزرگ اسی **یواقیت** کے صفحہ ۲۲۴ پر تحریر فرماتے ہیں

فان قلت فما علامۃ القطب فان جماعۃ فی عصرنا قد ادعوا القطبیۃ ولیس معنا علم یرد دعوٰیہم فالجواب قد ذکر الشیخ ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ ان للقطب خمس عشرۃ علامۃ ان یمد بمدد العصمۃ والرحمۃ والخلافۃ والنیابۃ ومدد حملۃ العرش العظیم ویکشف لہ عن حقیقۃ الذات واحاطۃ الصفات ویکرم بکرامۃ العلم والفصل بین الموجودین وانفصال الاول عن الاول وما انفصل عنہ الیٰ منتہاہ وماثبت فیہ وحکم ماقبل ومابعد وحکم من لاقبل لہ ولابعد **وعلم الاحاطۃ بکل علم ومعلوم مابدا من السر الاول الیٰ منتہاہ ثم یعود الیہ** انتھی۔

فائدۂ تاسعہ۔ اسی **یواقیت** کے صفحہ ۲۲۳ میں ہے وقد ذکر الشیخ عبد القادر الجیلی ان للقطابۃ ستۃ عشر عالما احاطیا الدنیا والآخرۃ عالم من ھذہ العوالم وھذا امر لایعرفہ الامن اتصف بالقطبیۃ انتھی۔

فائدۂ عاشرہ اسی **یواقیت** کے صفحہ ۲۴۰ پر فرمایا ہے فان قلت ھل احد من البشر ینال فی الدنیا علما من غیر واسطۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالجواب کما قال الشیخ فی الباب الاحد والتسعین واربعمائۃ لیس احد ینال علما فی الدنیا الاوھو من باطنیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سواء الانبیاء والعلماء المتقدمون علی مبعثہ والمتاخرون عنہ انتھی۔

بالجملہ فائدہ اربعہ سے عاشرہ تک جو جو اوصاف اور خواص ولی کامل ۔۔۔

بن الرفاعی قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم قال سمعت سیدی احمد بن الرفاعی یقول صحبت ثلثمائة الف امة ممن یاکل ویشرب وینکح ویورث ولا یکمل الرجل عندنا حتی یصحب هذا العدد ویعرف کلامهم وصفاتهم واسمائهم وارزاقهم وحیاتهم وآجالهم قال یعقوب الخادم فقلت یا سیدی ان المفسرین رحمهم الله تعالی ذکروا ان عدد الامم ثمانون الف امة فقط فقال ذلك مبلغهم من العلم فقلت هذا عجیب فقال ازیدك انه لا تستقر نطفة فی فرج انثی الا ینظر ذلك الرجل الیها ویعلم بها قال قلت یا سیدی هذا من صفات الرب تبارك وتعالی قال یا یعقوب استغفر الله تعالی فان الله سبحانه اذا احب عبدا صرفه فی جمیع مملکته واطلعه علی ما شاء من علوم الغیب فقال یعقوب تفضلوا علی بدلیل علی ذلك فقال سیدی رضی الله تعالی عنه ان الدلیل علی ذلك فی قوله فی الحدیث القدسی لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده الذی یبطش بها ورجله الذی یمشی بها ولان سالنی لاعطینه ولان استعاذنی لاعیذنه رواه البخاری عن ابی هریرة فاذا کان الحق مع عبده کما ذکره صار کانه صفة من صفات الله تعالی انتہی۔

فائدہ سابعہ یہی شعرانی یواقیت والجواہر ۲۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں اما القطب فقد ذکر الشیخ فی الباب الخامس والخمسین وماتین انه لا یتمکن القطب ان یقوم فی مقام القطابة الا بعد ان یحصل معانی الحروف التی فی اوائل السور المقطعة مثل الم والمص ونحوهما فاذا فهمه الله تعالی علی

ازعمی دلائل کے فصل اول میں چوتھی دلیل یوم یجمع اللہ الرسل لکھدی اور تفسیر کبیر
کے ص۹۲ سے یہ نقل کردیا انما قالوا لا علم لنا لانک تعلم ما اظہروا وما اضمروا و
نحن لا نعلم الا ما اظہروا فعلمک فیہم انفذ من علمنا اھ اور تفسیر حقانی ص۲۲
میں ہے امر واقعی اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہے اور ظاہری قیل وقال کا ہمیں علم ہے سو وہ تیرے
علم کے آگے بمنزلہ لاشئ کے ہے) +

یہاں سے غلام محمد کا عقیدہ دریافت ہو سکتا ہے ایسی جہت سے کہ کسی اور
تشریح و تصریح کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی تاریخ ایران مؤلفہ سر جان ملکم
ترجمہ کردہ مرزا حیرت جلد ۲ ص۱۳۳ پر منجملہ عقاید وہابیہ نجدیہ یہ بھی بیان کیا ہے کہ سوگند یاد کردن
بہ محمد و علی و کسان دیگر را حرام میدانند زیرا کہ گویند قسم عبارت است از شہادت طلبیدن از کسیکہ
در ضمیر مستتر است و خبایای ضمائر را بجز خداوند کس نداند فقط۔ غلام محمد کی وہ روباہ
بازی اور حیلہ سازی ہرگز قابل التفات نہیں جو کہے کہ استفسار کے صفحہ اولی پر سوال میں
مذکور ہوں کہ (بلکہ اولیاء اللہ کو بھی حق سبحانہ و تعالی نے بعض غیوب پر بعض اوقات میں بطور
کشف والہام خبردار کیا ہے) اس جہت سے کہ یہ نری ابلہ فریبی ہے اگر نفس الامر میں ایسا ہی پاک
اعتقاد ہے تو ازالۃ الریب کے ص۲۲ پر یہ زہر کہاں سے اگلا (جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے اسی طرح حضرت اسامہ
فرماتے ہیں اھلک یا رسول اللہ ولا نعلم واللہ الا خیرا اور اسی طرح حضرت زینب فرماتی
ہیں یا رسول اللہ احمی سمعی وبصری واللہ ما علمت علیہا الا خیرا پس خان صاحب کے
استنباط کے موافق تو چاہیے کہ حضرت اسامہ اور حضرت زینب کو بھی قبل نزول ان الذین
جاؤا بالافک ام براءت کا علم یقینی طور پر تھا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہیں ہے) +

قطب زمانہ کے واسطے شایان اور ضروری ثابت مانے جاتے ہین وہ ضرور ضرور امام المنکرین غلام محمد کے مرشد موصوف دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب نائب محمد خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی حاجی امداد اللہ صاحب کے لئے ماننے بغیر چارہ نہین ہیو الاکمال ولایت و دوار قطبیت زمانہ کا نور ہو قطب کے احاطہ علمی مین سولہ عالم ہون جنمین سے دنیا اور آخرت ایک عالم قرار پائے اور نبی کریم کو محض دنیا کے مس رعن پر بھی علم نہو یہ کہتے ہوئے مسلمان کیون نہ شرمائے عنقریب فائدہ ثامنہ مین علامات قطبیت و علم الاحاطہ بکل علم و معلوم بتلایا ہے یہ قطب صاحب جانین مگر نبی کریم کے واسطے نمانین فانا للہ وانا الیہ راجعون ﴿

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی دو نو کرامتین تحریر کردۂ امام المنکرین غلام محمد کی خبر غالباً مولوی عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کو پہونچی ہوگی تب ہی تو استغفار کے مثہ پر پھیپاوی سے اطلاع مافی القلب کا حصر رسول مجتبی پر کر دیکر اولیاء کے ضمائر القلوب سے واقف کاری کا در پردہ گویا انکار کر دیا جس سے حاجی جی کی کرامتین بیان کردہ غلام محمد ملیامیٹ ہوگئین واہ واہ اور سبحان اللہ ہزار آفرین مولوی عبد اللہ نے خوب ہی فریاد کی وادرسی کی لیکن۔

کی پسند د خرد خردہ بین — مدعیست ست تو لی ہست چاق
تو بروی در پئے تغلیط او — وان پی تصدیق فاین الوفاق

اما غلام محمد کو جو ہین جوش آیا اور شتر کینہ سینہ مین سمایا تو آخر بائحرت سے درگذر کر النبی بالولی مقرر کرکے مولوی عبد اللہ صاحب کے کرتوت سے ایسا مبہوت ہوگیا جو ذہن عالی سے حاجی صاحب کی کرامتین نیست و نابود ہوکر مناظرہ بڑہ ودہ کے خلم کو سپرد کردہ

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد
رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ

اور اس حدیث کو امام سیوطی نے خصائص کبرے مین بھی نقل کیا ہی پس بشہادت قرآن و حدیث اکابر علمائے اہل سنت نے تصریح کی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون کا حاصل ہو جیسا کہ قاضی عیاض نے شفا مین اور علامہ قاری نے اوسکی شرح مین اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوہ وغیرہ مین اسپر تصریح کی ہو انتہی +

اقول شیخ کی صریح عبارت علامت ۱۹۵ اور علامت ۱۹۹ اور علامت ۲۰۱ مین گذری ہے اور طبرانی والی حدیث کی شرح زرقانی سے علامت ۹۶ مین معلوم ہو چکی ہو پھر شرح شفائے علی قاری سے علامت ۱۱۲ مین ہو۔

فاشھد ان اللہ لارب غیرہ	وانک مامون علی کل غائب

کلام سواد نام صحابی کا گذرا ہو اوس سے قائل وداخل رہنا چاہیے فقط +

ف ۲۲ حضرت حاجی صاحب موصوف نے اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر حضرت مولانا بالفضل والکمال اولانا الحاج الحافظ محمد عبدالحق صاحب کی خدمت مین بھیجا تو اوسپر انھون نے یہ لکھا۔ حامدًا ومصلیًا ومسلمًا۔ ما کتب فی ھذا القرطاس صحیح لاریب فیہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم حررہ محمد عبدالحق عفی عنہ (محمد عبدالحق)

پھر حاجی صاحب نے یہ تحریر فرمائی **تحریر بالا صحیح اور درست ہے اور موافق اعتقاد فقیر کے ہو** اللہ تعالی اوسکے کاتب کو جزائے خیر دے۔

ای سبب گر عز بما موصول نیست	قدرت از عزل سبب معزول نیست

یعنے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی بڑے زور و شور سے مہر لگادی اور دستخط کردئے جس سے سارے وہابیہ نجدیہ ہندیہ کا منہ کالا اور اہل حق کا بول بالا ہوگیا ہے ✤

مخفی او رستتر نہین کہ ادسی **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل**

مین یہ مسئلہ غیب ۱۵۰ سے ۲۳۱ تک پر پوست برکندہ وضاحت سے لکہا گیا ہے اور ایسے ہی باقی مسائل کو قیاس فرمالیجئے اس تمام کا نظر سے گذرنا گو نہ شاق ہے لہذا بغرض آسائش و مقتضائے مصلحت وقت حسب الارشاد حاجی امداد اللہ صاحب اسکی ایک تلخیص کیگئی جسپر حاجی صاحب نے مہر و دستخط لئے ہین اور مین سے متعلقہ مسئلہ غیب اتنی عبارت ہے جو درج ذیل ہوتی ہے ✤

ص ۲۲ **شیطان** لعین کے وسعت علم اور احاطہ زمین کو نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وعترتہ اجمعین کے وسعت علم کو بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کہنا اور اسکو شرک سے تعبیر کرنا اور آپ کے علم شریف کو معاذ اللہ شیطان کے علم سے کم کہدینا یہ آپ کی سخت توہین ہے کیونکہ شرعاً ثابت ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلم مخلوقات ہین **تفسیر نیشاپوری** مین آیۂ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے نیچے لکہا ہے والظاہر انہا اسرار وحقائق ومعارف لایعلمہا الا اللہ ورسولہ انتہی **تفسیر کبیر** مین ہے معناہ اوحی اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما اوحی الیہ للتفخیم والتعظیم انتہی۔ اور ایسا ہی اکثر تفاسیر مین لکہا ہے اور آیۂ علمك مالم تکن تعلم کے نیچے تفسیر **مدارک وخازن** وغیرہا مین ہے وعلمك من خفیات الامور واطلعك علی ضمائر القلوب اور حدیث **مسلم** مین بروایت عمر ابن الخطب وارد ہے فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن اور **مواہب لدنیہ** مین ہے اخرج الطبرانی

ماضی میں ودامور میں مداخلت کی ممانعت ہوتی ہی لہذا اب اس مقدمہ مین اونکے کسی قسم کی استمداد کیا استمزاج کو بھی مساغ نہین ہی۔ پھر ناظرین کو یاد تو ہوگا اور کیون نہ ہو قریب مین تو گذرا ہی کہ **غلام محمد** نے مولانا احمد حسن صاحب کو اپنا اوستاد جتلایا ہی اور اوستاد بھی محض خشک نہین سراج اور روشندل بھی بتلایا ہی پھر کیا قباحت ہوگی جو انکی خدمت فیضدرجت مین ایک عریضہ پیش کرکے علمدہ ڈگری حاصل کرلین کہ وہ ابھی بفضل خدائے لایزال کانپور مین بدستور مقیم و بحال ہین یہ مولانا صاحب روشندل فقط امام المنکرین **غلام محمد** ہی کے سراج مین اتنا ہی نہین مگر عمدۃ المخالفین مولوی محمدعلی صاحب نصرۃ النعیم کے خطابیہ مسجد مولین مین منبر پر سواری کے موجب معراج بھی ہین ایسے بزرگوار روشندل جیتے جوت سے ایک خاص استفتاء پر حاصل کردہ فتوی ذیل مین درج کرے دیتا ہون جسکا مطالعہ منتج برکات اور ملاحظہ مثمر حسنات ہو۔

ایہا العلماء ماقولکم رحمکم اللہ فی ھذہ المسئلۃ زید (محمد بشیرالدین) نے کہا کہ انحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان ومایکون کا عنایت فرمایا ہی اور کوئی شی آپ کے احاطہ علم سے باہر نہین ہی عمرو (غلام محمد نادیری) نے کہا کہ اس قول سے زید مشرک و کافر ہوگیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک کافر ہوگیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت۔ بینوا توجروا۔

الجواب

صورت مذکورہ سوال مین عمرو کا زید کو کافر و مشرک کہنا باطل ہی اس واسطے کہ زید نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہی کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہی۔ یہ ہرگز شرک نہین۔ ہان جو صفت مختص ذات باری تعالی ہی وہ کسی دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہی۔ جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ

الجواب صحیح محمد انوار اللہ ۔ جو عقاید اس جواب مین مذکور ہین وہ اہل سنت کے کتب مین مسطور ہین واللہ اعلم حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ لقوی عفی عنہ محمد انوار اللہ ۔ عقائد مندرجہ رسالہ ہذا مطابق کتب اہل سنت وجماعت کے ہین فقط ۔ حررہ نور الدین عفی عنہ نور الدین اسی صفحہ مین تصریح ہی کہ مولانا محمد انوار اللہ صاحب جو مشاہیر علماے ریاست حیدرآباد وار استاد نظام ریاست موصوف ہین اور نیز مولانا مولوی سید حمزہ صاحب اور مولوی نور الدین صاحب مریدان حضرت حاجی صاحب موصوف نے حاجی صاحب کی تقریظ اور مہر کے نیچے اسی جلسہ مین تصحیحات اور مواہیر درج کی ہین من شاء الاطلاع علیہ فالیرجع الی اصل الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۔

جزاہ اللہ والی رحمانیہ تجدید خدا لیہم اللہ بالخذلان السرمدیہ کمیٹی ممبٹا اور غلام محمد نادری دال پارٹی خصوصا آپ تو شاید کچھ نہ کچھ شرمائینگی اور اپنی ہٹ دہرمی سے ذرہ بھر باز آئیگی کہ امام المنکرین غلام محمد کے مرشد ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی نے بھی یہ بات مانی اور اپنے عقیدہ کے موافق گردانی کہ معلومات ماکان وما یکون پر جس سے کوئی شی خارج نہین ہی آپ کا علم محیط ہی اور آپ استعداد خداداد کے ذریعہ سے کل شی کے علیم ہین ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ۔

ہان رہی باقی ہی ایک اور بات وہ بھی اس گرماگرمی ہنگامہ مین سن لینے کے قابل ہی کہ سیتھ صاحب کدی جو حاجی صاحب کا وصال ہوگیا ہی اور وہابیہ کے عقیدہ کے موجب اب وہ گویا منصب قطبیت سے دست بردار اور بعض پنشن خوار ہین جسے اپنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

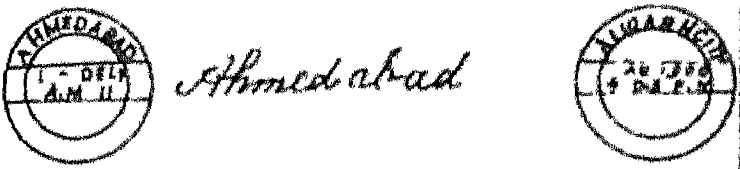
زید قول واعتقاد مذکورہ سے کافر و مشرک نہیں ہے اسلئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت وقطعی الدلالۃ سے ثابت نہیں ہے غایۃ ما فی الباب بعض آیات کریمہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہے پس علمائے محققین نے ان میں تطبیق بایں طور دی ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا باعتبار جہتین پس کسی شق میں کفر نہیں ہے اور اشراک شرع میں نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمائے ظواہر اور بعض صوفیہ کرام یہ ہے کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ تعالی کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی مفاد کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات و اعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے پس اشراک اثبات و اعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دونوں معنے اشراک کے متحقق نہیں ہوتے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اشراک اثبات و اعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ میں کا نام ہے جیسا کہ مزعوم عوام و بعض علمائے ظواہر ہی ہے تا ہم زید اعتقاد مذکورہ سے مشرک نہیں ہوتا اسلئے کہ خاصہ باری عز اسمہ دربارۂ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال و فی المآل و فی الماضی ہوں خواہ معدوم ازلا و ابدا خواہ امور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے بایں طور کہ کا ہے غفلت و نسیان ہیچ نوع او پر طاری نہو خاصہ حق سبحانہ و تعالی ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ کے لئے ایسا

ہونا یہ صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہے مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالاستقلال عالم جمیع اشیا ہونا نہیں بیان کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہے حررہ محمد لطف اللہ مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ ۔ مقام علیگڈھ

تنبیہ ۔ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہے اس پر مہر نہیں ہے ۔ اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب موصوف نے اپنے خط میں مولوی عبد الرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

وہو ہذا



شہر احمد آباد گجرات محلہ جمالپور متصل مسجد کانچ ۔ گرامی خدمت جناب مولانا مولوی محمد عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی

جناب من آپ کا فتوی حیدرآباد و علیگڈھ ہو کر دہلی میں میرے پاس بھیجا میں دہلی میں اپنے بیماری کا علاج کرانے گیا تھا اب علیگڈھ چلا آیا ہوں آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہے مہر حیدرآباد ہے اس واسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوے میں توقف ہوگیا ۔ والسلام ۔ ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

محمد لطف اللہ ۔ از علیگڈھ

یہ فتوی جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا (جو ندوہ کے صدر اور غلام محمد کے استاد اور مولانا احمد حسن صاحب کے استاد ہیں) بطور معترضہ داخل کیا گیا ہے اب عمدۃ الناظرین جلال الدین حسن [illegible] اور امام المتکبرین غلام محمد کے سرتاج صدر [illegible] استاد و مولانا احمد حسن صاحب کا فتوی ملاحظہ ہو

ابریز نے اپنے شیخ عبد العزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب وغریب
کی ولقد رایت ولیا بلغ مقاما عظیما وهو انه یشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة
والوحوش والحشرات والسموات ونجومها والارضین وما فیها وکرة العالم باسرها
تستمد منه ویسمع اصواتها وکلامها فی لحظة واحدة ویمد کل واحد بما یحتاجه
ویعطیه من غیر ان یشغله هذا عن هذا بل اعلی العالم واسفله بمنزلة من
هو فی حیز واحد عنده ثم یرجع هذا الولی فینظر فیری مدده من غیره وهو
النبی صلی الله علیه وسلم ویری مدد النبی صلی الله علیه وسلم من الحق سبحانه
فیری الکل منه تعالی ۔ ابریز صفحہ ۲۰۵ ۔ واعظم الارواح علما واقواها نظرا
روحه علیه الصلوة والسلام لانها یعسوب الارواح **فهی مطلعة علی جمیع ما
فی العوالم** کما سبق دفعة واحدة من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب
بینها وبین ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتی **صارت
الذات مطلعة علی جمیع ما فی العالم** مع عدم طروق الغفلة لها فی ذلک لکن الاطلاع
لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة لحلقة من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل
التدریج والترتیب بمعنی انها ما من شیء تتوجه الیه فی العالم الا وتعلمه لکن
علمه لا یحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الی شیء آخر علمته وهکذا حتی تاتی علی
ما فی العالم فلها التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجه بعد توجه ولا تطیق
الذات ما تطیقه الروح من حصول ذلک دفعة واحدة وکذا یختلفان فی عدم
الغفلة فانه فی الروح علی نحو ما سبق تفسیره واما فی الذات فهو بالنسبة الی
توجهها بمعنی انها اذا توجهت الی شیء لا یفوتها ولا یلحقها فی توجهها الیه سهو

علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہو کہ حق تعالی نے حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کو علم امورکونیہ اور احاطہ اونکا عنایت کیا ہو نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہو خواہ کوئی ہون خواہ غیر کوئی اہل باطن وکشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک مین لکھتے و کہتے ہین اگر عمرو (غلام محمد) سنیگا خدا جانے کیا کہے گا اب مین کچھ عبارات ابریز مطبوع مصر کی نقل کرتا ہون تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن و کشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کی شان مبارک مین کیا اعتقاد رکھتے ہین ثم

الارواح مختلفة فی هذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعیف واقوی الارواح فی ذلك روحه صلی الله علیه وسلم فانها لم یحجب عنها شیء من العالم فهی مطلعة علی عرشه وعلوه وسفله ودنیاه وآخرته وناره وجنته لان جمیع ذلك خلق لاجله صلی الله علیه وسلم فتمییزه علیه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فعنده تمییز فی اجرام السموٰت من این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت والی این تصیر فی جرم کل سماء الخ الی ان قال وکذا ما بقی من العالم ولیس فی هذا مزاحمة للعلم القدیم الازلی الذی لا نهایة لمعلوماته وذلك لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی هذا العالم فان اسرار الربوبیة واوصاف الالوهیة التی لا نهایة لها لیست من هذا العالم فی شیء ثم الروح اذا احبت الذات امدتها بهذا التمییز فلذلك کانت ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم تمیز ذلك التمییز السابق وتعرف به العوالم کلها فسبحان من شرفها وکرمها وایدها علی ذلك انتهی صفحه ۲۰۳ کتاب الابریز الذی تلقاه نجم العرفان الحافظ سیدی احمد بن المبارك عن قطب الواصلین سیدی عبد العزیز الدباغ اور صاحب

عمدة المخالفین فتردی فی ظلمات النفوایہ کے اثر سے چراغ گل اور پگھڑی غائب ہوجانے کی
وجہ سے تم برداشتہ عقیدت اور تمھاری طبیعت بیزار ہو ازالہ کے صدمہ پر کا اپنا مقالہ ذرہ سامنے
رکھکر دھر دھرم سے فرمائے کہ ان دونوں سے واقعی یہ مسئلہ غلط اور کفر کو پہونچانے والا ایمان
کیا ہو یا نہیں چونکہ یہ مسئلہ اعتقاد ہو اور اعتقاد کے فساد سے اعمال ضایع ہوتے ہیں لہذا پیر جی
اور استاد جی کے فساد عقیدت سے اعمال ضائع ہوگئے یا نہیں دونوں سرحد کفر میں داخل
ہوچکے ہیں یا ابھی کس قدر منازل کفریہ اور مراحل شرکیہ طے کرنے باقی ہیں یہ مسجد چھار دانگ کے
منبر کو دبوچکر بیان کر دینا صاحب نصرة النعیم منبر مولیین پر آسنا اور قاضی تو تمھارے گود
میں صدقنا کہنے کو بدل و جان راضی ہو افسوس صد افسوس کہیں شکست پہ بھی مکدر ہو گا

نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است	کہ دد زادمی زادہ بد بہ است
بنطق آدمی بہتر است از دواب	دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

نصیحت المسلمین کے گجراتی ترجمہ میں ۲ کے نیچے جدول میں پانچ خط
عارضی رقم ایک سے معلوم۔ او اپر حاشیہ لکھا ہوا دیکھ لو +

૧ આ આપણની ન મ્રસીર નો કુ તુ લવુ તા ગુજરાતી પરચ
૨૨૧ મા વાંચવામાં આવે છે -

اور ثنائیا گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند ۱۳۲ نکالکر اپنا پرانا اجتہاد تازہ کر لو۔

۲۲۳
આ સ્થાન માં "ફુકરાની„ નો જે શબ્દ છે તેના બદલે
કુરાન મા "કુફ્ર„ નો શબ્દ છે અને તેના ઉપર નનવીન
એટલે ઉમેરો છે તેથી ફારસરખી ગુફ્તાની એવો
અરજ માંમ છે — پر اسکے انگریزی یہہ کر دی ہے —

ولا غفلة ولا نسيان واما اذا لم يتوجه اليه فانما تحصل عنه ويقع لما فيه السهو
والنسيان ولهذا قال صلى الله عليه وسلم كما في صحيح البخاري انما انا بشر انسى
كما تنسون فاذا نسيت فذكروني قال صلى الله عليه وسلم حين وقع له السهو
وهم بيّنه وه - ابريز صفحه ٣٥ - كتبه احمد حسن عفی عنه مقیم کانپور

دوام تیغی
جان محمد

کیون جی میان نادری ٹیپل صاحب بقول ایک ظریف کے فہیدی یا اور بھی
فہیداؤن مطلب یہ کہ سمجھے یا اور بھی سمجھاؤن اب آنکھ سے شرم و حیا کا انجن دھو لو پھر
منجن ملے دانتون کو گھسوا لو اور دو ہا بیک دکھیو جن جل بل نہین جلے بھلے لبون سے کہو تو
لیکن دھرم سے بولو تمھارے پیری ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا کی
نشانیون مین کی ایک نشانی جنکی آپ گھنٹا بھانے انکے لئے آپ کی تکفیری پارلیمنٹ کیا حکم
نازل فرماتی ہو اور دون سے تو سروکار نہین تم اپنی تو کہو کہ اب قطبیت نما مسلمانان گزرہ دہدیا
مین ہو یا بوجہ عقیدہ سیئہ سابقہ کمال ولایت اور منصب قطبیت مسلوب ہوجانے کی جہت
سے پرہ ناکشین مین ہان ساتھ ہی ارشاد ہو جائے کہ مولانا احمد حسن صاحب آپکے سرتاج روشن دل
اوستاج (اوستاد) کا سوال نقل کیا ہو نفرة النعیم جو مطبع انتظامی کانپور مین چھپی ہو وہ آپکے
روشن دل کی نظر سے پوشیدہ تو نہوگی اوسکے صفحہ ١٩ پر لانک حینئذ نایئت عن صراط الحق
فکادان یختلک عدوك الشیطان بتشتتنی فی ظلمات الغوایة کو ملاحظہ فرما کر تو بہت
خوش ہوئے ہونگے لیکن اب تو آپکے کلام الکفار نظام سے اپنے کان پر کیا چاہتے ہین کہ
دوسرا شاگرد رشید کیا بے نقط سناتا ہو لہذا حق زبانی اور رست شرمانو کہ ان بزرگوار کو اب بھی
سرتاج جلتے ہو اور اوستاج (اوستاد) مانتے ہو یا نہین اور کہ ارو وشن دل پر سقوط چکا ہے یا بقول

عبداللہ بن سلام کی حالت اسلام مین اونکی قوم نے جو کہا حرف بحرف وہی تم بھی تمھارے پیراور اوستاد کو کہے بغیر رہو گے نہین یہ فراست کہا جاتا ہی آپ خواہ نوٹ کر لو لیکن خداوند کریم اور اوسکا رسول علیم جانے کہ بیچارے **قنوجی ملا** کی گت تمھاری کا ذگرا ینڈ کیسی کیسی بگاڑے گی جسے صاحب ازالۃ الخفی عن عالم المصطفی نے ۱۳۱۳ھ پرستندہ کا ذاور داخل شرک بلا دیکر پھر اوسیکی مسک الختام شرح بلوغ المرام ۱۳۰۲ھ سے جو نقل کیا ہی وہ ذیل مین درج کر دیتا ہون ”(ص ۲۴۷) آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ہست در جمیع احوال واوقات خصوصاً در حالات عبادات کہ نورانیت وانکشاف درین محل بیشتر وقوی تر است وبعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیان موجود وحاضر ہست پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد وازین شہود غافل نبود تا بانوار قرب وباسرار معرفت منور وفائز گردد“ آرے ـ

در راہِ عشق مرحلۂ قرب وبعد نیست	می بینمت عیان ودعامی فرستمت

انتہی ـ اب تو واجبی فرما دینا نہین تو حزم بلہوری اور محی الدین لاہوری تم سے بہت ناراض ہونگے اتنا ہی نہین دیوبندی ہائی کورٹ آف دہی تکفیر مین اپیل دے کر تمھارے نیم ملک خارج از دفتر اسلام کرادیتے دیر نہ کرینگے ـ پھر سچ ہی کہدو اور غلام محمد صادق سنے رہو فاسق وآبق نہ بنو کہ اس صاحب العروج ⁂ کو جسنے افراد ممکنات اور ذرائر موجودات مین حقیقت محمدیہ کا سریان مان لیا (پھر جریان علم مین کلام ہی کیا ہی) کیا کہا جائے مؤمن یا مشرک مسلم یا کافر مقبول الافعال یا مردود الاعمال پھر فضلہ داخلین دار القرار سے ہی یا جملہ خالدین فی النار سے ⁂

۲۲۳

In this verse for the word "hurt" the Koran has the word Durar. This word has our i.e. tus sign like this (ٌ) This gives to the word the meaning "a little hurt

ہمنے اسکو اچھوا الایق جانکر دانچا اور غور و تامل سے خوب ہی جانچا ضمہ کے اوپر و در زیر ہین یہ ملاحظہ کرکے واہ واہ سبحان اللہ تبارک اللہ کہتے ہین اور دریافت کرتے ہین کہ آپکے اوستاد جی کی منقولہ عبارت ولقوی الارواح فی ذلك روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنہا شئ من العالم اور ایسے ہی علی قاری نے **شرح نبذہ فی زیارت المصطفی** کے ص۳ مین جو کہا ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضورك وقیامك وسلامك ای بل بجمیع احوالك وافعالك وارتحالك ومقالك وکانہ حاضر جالس بازائك الخ مستحضرا عظمتہ وجلالتہ ای ہیبتہ وشرفہ وقدرہ ای رفعۃ رتبتہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ مسلما ای مریدا للسلامۃ مقتصدا ای متوسطا فی رفع کلامہ الخ ای من غیر رفع صوت لقولہ تعالی ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ الآیۃ ولا اخفاء ای بالمرۃ لفوت الاسماع الذی ہو السنۃ وان کان لا یخفی شئ علی الحضرۃ انتہی علی قاری صاحب کی اس عبارت مین جیسے شئ ہے ویسے ہی آپکے اوستاد کی منقولہ عبارت مین بھی شئ ہے اور آپکے لب ولہجہ مین شئ کے نیچے دو پیش بھی ہین اس سے ذرہ بھر شی بھی آنحضرت کے علم سے مخفی اور پوشیدہ نہین ہے یہ مطلب ہو سکتا ہے یا نہین اسکا جواب نظر انداز نفرمائین یا تو فاسق بتلائین یا اپنے اوستاد و علی قاری کا حال بتلائین سے ابہام ہوا ہوئن یا رکاز لف و رزین ہو کر آپ اپنے دام مین صیاد پھنس گیا ذلك بما قدمت یداك وان اللہ لیس بظلام للعبید ●

لبریز

نفی آن از جملہ رسل کرد و گفت یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب۔ انتہی ✣

امام المنکرین غلام محمد نے اسکی تقلید بلید کرکے اپنے دلائل مزعومہ پیش کردہ حکم مناظرہ مردودہ مین جو تسوید کی ہو وہ قابل غور ولایق دید ہو جو فصل اول مین چوتھی دلیل یہ لکھی ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا اسکی تفسیر مین کبیر مین ہو ۲۲ انہم انما قالوا لا علم لنا لانک تعلم ما اظہروا وما اضمروا ونحن لا نعلم الا ما اظہروا فعلمک فیہم انفذ من علمنا اس مطلب کو مفسر نے اصح کہا ہو اور ابن عباس کی طرف منسوب کیا ہو اور یہی سیوطی بیضاوی مین ہو اور مدارک جلد ا ۲ مین ہو قالوا لا علم لنا باخلاص قومنا دلیلہ انک انت علام الغیوب او بما احدثوا بعدنا دلیلہ کنت انت الرقیب علیہم اور خازن مین بھی مثل کبیر کے ہو اور تفسیر حقانی ۴۲ مین ہو امر واقعی اصل کی بات تو تو ہی جانتا ہو ظاہری قیل وقال کا جو ہمین علم ہو سو وہ تیرے علم کے آگے بمنزلہ لاشے کے ہو انتہی ✣

اب اس خیال خام مثل سراب کا جواب باصواب ملاحظہ ہو

مدارک التنزیل مین ہو ۳۳ وعلمک ما لم تکن تعلم من خفیات الامور وضمائر القلوب انتہی ۲۴۴ وعن المسور بن مخرمۃ ان اباہ مخرمۃ قال یا بنی انہ بلغنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدمت علیہ اقبیۃ فہو یقسمہا فاذھب بنا الیہ فذھبنا فوجدنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منزلہ فقال لی یا بنی ادع لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعظمت ذلک وقلت ادعو لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی انہ

میان ٹیل صاحب سنو ہم آپسے سچ کہتے ہین اور بہت ہی سچ ہو کر اسماعیلیہ ہنیتہ کے بال گوپال کے ٹون ٹال والے ہی گروگھنٹال ملائے قنوج پھر نواب بھوپال نے تو چپرہ گان بیدائے دہریت کیے پہلے آنکھ دو دختہ کردی اور پھر دڑبہ سوختہ کیا ہو اور نوبادگان صحرائے لبشریت کی بیچ مین اولاڈ انا سیٹ رکھا ہو بعدہ گیا سلیٹ سے ازدختہ کیا ہو اسکا تو افسوس ہی کیا ہو کہ ۔

دل کے پھپوے جل اوٹھے سینہ کے داغ سے || اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

انھین کلہم فی النار سناؤ اور آپ اپنی خیر مناؤ نشۂ جہالت کی چکنا چوری سے ہوش مین آؤ اور کسیقدر خیال فرماؤ کہ جب تم سے تمہارا اوستاد چھوٹا اور پیر بھی رد ٹھا تو اب تم کہان کے رہے کھیت کے یا ہاٹ کے واجبی جواب تو یہی ہوگا کہ **نہ گھر کے نہ گھاٹ کے**

کذالك العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ✤

اب یہان سے اونھین چند متفرق اشتباہات کا علٰحدہ علٰحدہ جواب سنئیے جو غلام محمد اور اوسکے جداگانہ ہر ایک مرید نے بطور خود عوام الناس کی تو کیا معمولی خواص کے اعتقاد کا ناس کرنے کو ترقیم کئے ہین اور وہ بھی نرے بزبان فارسی اردو نہین گجراتی مین مطبوع کرکے مشتہریون کی طرح پر تقسیم کئے ہین ✤

منجملہ اون خیالات کاسدہ اور اشتباہات فاسدہ کے

پہلا شبہہ گروگھنٹال نواب بھوپال کا ہی

یہ ملاجی اپنی کتاب ریاض المرتاض وغیاض العریاض ص۲۹ مین می غنغناید ۔ چنانچہ نفی علم غیب درین آیۃ (ولا اعلم الغیب) وامثال آن از خاتم انبیا فرمودہ نیست

ركوة يريد ان يستقي ماء فسقطت الركوة في البئر فرفع طرفه الى السماء وقال ـ

انت ربي اذا ظمأت الى الماء		وقوتي اذا اردت الطعاما	

قال شقيق فوالله لقد رأيت البئر قد ارتفع ماءها فاخذ الركوة وملأها وتوضأ وصلى اربع ركعات ثم مال الى كثيب رمل هناك فجعل يقبض بيده ويطرحه في الركوة ويشرب فقلت اطعمني من فضل ما رزقك الله تعالى وانعم عليك فقال يا شقيق لم تزل نعم الله تعالى علينا ظاهرة وباطنة فاحسن ظنك بربك ثم ناولني الركوة فشربت منها فاذا سويق وسكر ما شربت والله الذ منه ولا اطيب ريحا فشبعت ورويت واقمت اياما لا اشتهي طعاما ولا شرابا ثم لم اره حتى دخلت مكة فرأيته ليلة الى جانب قبة الشراب نصف الليل يصلي بخشوع وانين وبكاء فلم يزل كذلك حتى ذهب الليل فلما طلع الفجر جلس في مصلاه يسبح ثم قام الى صلوة الفجر وطاف بالبيت سبعا وخرج فتبعته فاذا غاشية وموال وغلمان وهو على خلاف ما رأيته في الطريق وقد دار به الناس يسلمون عليه فقلت لبعضهم من هذا فقال موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي رضي الله عنهم اجمعين اخرجه الرامهرمزي في كرامات الاولياء والحافظ عبد العزيز بن الاخضر في معالم العترة الطاهرة وابن الجوزي في مثير العزم الساكن الى اشرف الاماكن وصفة الصفوة انتهى ـ

علامہ شیخ عبد الرحمن صفوری شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نزہۃ المجالس اور شیخ حریفیش رحمہ اللہ تعالیٰ نے روض الفائق میں تحریر کیا ہے ان امرأة دخلت مسجد ابي حنيفة رحمه الله تعالى وهو جالس بين اصحابه فاخرجت تفاحة احد جانبها احمر والجانب الآخر اصفر فوضعتها بين يديه ولم تتكلم فشقها نصفين فقامت وخرجت

لبس جبارية موقوفة فخرج وعليه قباء من ديباج مزرر بالذهب فقال يا عمر هذا
خبأناه لك فاعطاه اياه رواه البخاري في صحيحه في كتاب اللباس في باب المزرر بالذهب

وعن حذيفة قال سألتني امي متى عهدك تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم
فقلت ما لي به عهد منذ كذا وكذا فنالت مني فقلت لها دعيني آتي النبي صلى الله عليه وسلم
فاصلي معه المغرب واسأله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه
المغرب حتى صلى العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا حذيفة قلت نعم
قال ما حاجتك غفر الله لك ولامك رواه الترمذي في جامعه في ابواب المناقب

بخاری شریف کے کتاب العلم میں جو مشہور حدیث ہو وہ کسی سے مستور نہیں اور علماء نے ہیں حرجا
ہیکہ یا سواد القارب قد علمنا ما جا یک بیولڈنا وہ تو ناظرین کے اذہان صاف ہیں دو سینیں ہیں

منہاج الاحباب اور **جواہر العقدین** میں ہے وعن حاتم الاصم قال
حدثني شقيق البلخي قال خرجت حاجا سنة تسع واربعين ومائة فنزلت القادسية
فاذا انا بشاب حسن الوجه شديد السمرة عليه ثوب صوف مشتمل بشملة في رجليه
نعلان وقد جلس منفردا عن الناس فقلت في نفسي هذا الفتى من الصوفية
يريد ان يكون كلا على الناس والله لامضين اليه ولاوبخنه فدنوت منه فلما
رآني مقبلا قال يا شقيق اجتنبوا كثيرا من الظن الآية فقلت في نفسي هذا عبد صالح
قد نطق بما في خاطري لالحقنه ولاسألنه ان يحاللني فغاب عني فلما نزلنا واقصة اذا
هو يصلي واعضاؤه تضطرب ودموعه تتحادر فقلت امضي اليه معتذرا فاوجز في
صلاته ثم قال يا شقيق اقرأ واني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى فقلت
هذا من الابدال قد تكلم على سري مرتين فلما نزلنا زبالة اذا به قائم على البئر وبيده

ركوة

کے ص۱۹۱ میں تحریر فرماتے ہیں ۲۵۳ و عن ابی عبداللہ محمد بن الخضر بن عبداللہ الحسینی الموصلی قال سمعت ابی رحمہ اللہ تعالیٰ یقول سمعت قاضی الموصل رحمہ اللہ تعالیٰ یقول کنت سیئ الظن بقضیب البان علی کثرۃ ما بلغنی من کراماتہ و مکاشفاتہ و کنت عزمت ان اکلم السلطان فی اخراجہ من الموصل وما اطلع علی ذلک منی سوی اللہ تعالیٰ فبینما انا فی بعض ازقۃ الموصل اذ رأیت قضیب البان مقبلا من صدر الزقاق علی ھیئۃ المعروف ولم یکن فی ذلک الوقت فی ذلک الزقاق احد غیری وغیرہ قلت فی نفسی لو کان معی احد لامرتہ بامساکہ فمشی خطوۃ واذا ھو علی ھیئۃ کردی بصورۃ غیر صورتہ الاولی ثم مشی خطوۃ واذا ھو علی ھیئۃ بدوی بصورۃ غیر الصورتین الاولیین ثم مشی خطوۃ فاذا ھو علی ھیئۃ فقیہ بصورۃ غیر الصور المتقدمۃ وقال لی یا قاضی ھذہ اربع صور رایتھن من ھو قضیب البان منھن حتی تتکلم السلطان فی اخراجہ فلم اتمالک ان اکب علی یدیہ اقبلھما واستغفرت اللہ العظیم انتہی۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاوی الحدیثیہ کے ص۲۲۸ میں

تحریر فرماتے ہیں ۲۵۴ و فی رسالۃ القشیریۃ وعوارف السہروردیۃ وغیرہما من کتب القوم وغیرہم ما لا یحصی من القضایا التی فیہا اخبار الاولیاء بالمغیبات الخ کقول سائل لمن حضر للانکار علیہ واعلموا ان اللہ یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ فتاب بباطنہ فقال وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیئات ویعلم ما یفعلون الخ وامثال ذالک من الاولیاء لا تحصی ویکفی دلیلا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور الایمان الخ وسأل بعضہم عن الفراسۃ فقال ارواح تتقلب فی الملکوت فتشرف علی معانی الغیوب فتنطق عن اسرار الخلق نطق مشاہدۃ وعیان لا نطق

ولم يعرف اصحابه مرادها فسألوه عن ذلك فقال لهم انها ترى الدم تارة احمر مثل احد
جانبي التفاحة وتارة اصفر مثل الجانب الآخر فهما يكون حيضا او طهرا فشققت التفاحة
واريتهما باطنها واريت بذلك انها لا تطهر حتى ترى البياض مثل باطنها انتهى ـ و
في السراجية ان اعرابيا دخل عليه فقال ابواو ام بواوين فقال ابو حنيفة بواوين فقال
الاعرابي بارك الله فيك كما بارك في لا ولا فتحير اصحابه وسألوه عن ذلك
فقال انه سألني عن التشهد ابواوين كتشهد ابن مسعود ام بواو كتشهد ابي موسى الاشعري
فقلت بواوين فقال بارك الله فيك كما بارك في شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية
كذا في خزانة الروايات وذكره القهستاني في جامع الرموز نقلا عن المبسوط وقال في
آخره وفيه دلالة على كماله في مقام الولاية انتهى ـ وفيه انه ليس في تشهد ابي
موسى الاشعري واو واحد ايضا قلت لعل الاعرابي سأله ابواو ام بواوين فاجاب
بواوين فلما استفسره اصحابه قال انه سألني عن التشهد هل هي التي في اسم راويها واو
واحد وهو ابن مسعود ام هي التي في اسم راويها واوين وهو ابو موسى الاشعري
فاجبت بواو اي هي التي راويها الواقع في اسمه واو واحد هو ابن مسعود والخلاف في الثاني
وقع من زلة اقلام الناسخين والله اعلم بالخفي والمستبين ❊

امام ابو عبد اللہ یافعی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ روض الریاحین فی
مناقب الصالحین کے ضمیمہ میں جس کا نام خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر
ہے حکایت ۹۶ میں اور علامہ شیخ محمد بن یحییٰ تادفی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ قلائد الجواہر
فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر کے شروع میں اور شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن
یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بہجۃ الاسرار و معدن الانوار

یروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ھذا الجواب انما یکون فی بعض مواطن القیامۃ وذلک عند زفرۃ جہنم وجثو الامم علی الرکب لا یبقی ملک مقرب ولا نبی مرسل الا قال نفسی نفسی فعند ذلک تطیر القلوب من اماکنہا فیقول الرسل من شدۃ ھول المسئلۃ وھول الموطن لا علم لنا انک انت علام الغیوب ثم ترجع الیہم عقولہم فیشہدون علی قومہم انہم بلغوہم الرسالۃ وان قومہم کیف ردوا علیہم فان قیل کیف یصح ذھول العقل مع قولہ تعالیٰ لا یحزنہم الفزع الاکبر قیل ان الفزع الاکبر دخول جہنم انتہی

پھر انک لا تدری ما احدثوا بعدک یا انک لا علم لک بما احدثوا بعدک سے یہ جو کہا جاتا ہے کہ [illegible] محمول ہو [illegible] علم غیب کا استدلال [illegible] اور خیال خام ہے [illegible] کہ امت کے اعمال آنحضرت پر [illegible] ارشاد علامہ عینی [illegible] تمام امت کے اعمال لوح محفوظ میں مرقوم ہیں تو منکرین بھی [illegible] رد نہیں سکتے اور لوح محفوظ کا آپ کے علم کا [illegible] ہونے کی دلائل گزر چکے ہیں [illegible] اعمال [illegible] ہم لکھ آئے ہیں [illegible] ابو المنتہی شرح فقہ اکبر ص ۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں ولکن [illegible] الی آخرہ شئ من الجواہر والاعراض الاشیۃ وعلمہ وقضائہ وقدرہ وکتبہ فی اللوح المحفوظ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب یا رب قال اللہ تعالیٰ اکتب ما ھو کائن الی یوم القیامۃ الخ ولکن کتبہ بالوصف لا بالحکم یعنی کتب فی اللوح المحفوظ کل شئ باوصافہا من الحسن والقبح والطول والعرض والصغر والکبر والقلۃ والکثرۃ والحین [illegible]

ظن وحسبان انتہی +

پھر اس تمام سے قطع نظر کرکے گذشتہ علامت ۲۲ اور علامت ۲۳ کیوں نہ دیکھیں جسمیں
امام المنکرین کے مافی الضمیر یعنی ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب حاجی امداد اللہ
صاحب دوبارہ قابو پاسکنے اور بیان مافی الضمیر دیا یہ کتاب دنیا سے مفقود اور صدر و گجرات
سے ناپید ہوئی نہیں بلکہ اسی سال میں آگ سے انگریزی میں ترجمہ کیگئی اور اسی سال میں
مقلب القلوب کے قدرت کا تماشا کیجئے اس قلب کی محبت نبوی سے کیسا برگشتہ اور
قاسی کردیا فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ خورشتہ کیا بات کی انتہا نہیں حاجی جی سے
بیعت کی صحبت میں سے کہ باتیں دیکھیں تحریر ہونے والی آنکہ تحریر میں تحریر ہو کر اشاعت
پائے یہ سب کیہ ہوا آپ ہدایت سب وہی ہر تھے۔ چونکہ بابہ جنون والا شرہ سنا ضرور
نہیں کہ صاحب کے کلام کو نقل کرنے سے ہاتھ کھینچا کہ اس حق سے دور نہیں ہو لہذا
بناچاری اوسے نقل کرے دیتا ہوں۔

قرب نیکان از نمی باشد سرایت در بدان	از شکر ست بیت اگر دو دانہ بادام تلخ
گر بدارد ما تحر ایمان این تیب دلان	الا نیکو دارد نیامت خود کنند اسلام تلخ

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب +
۲۵۴
اوپر کی آیۃ میں لا علم لنا فرمانے کی وجہ حاشیہ جمل جلد ۲۲ میں یہ لکھی ہے الاول
انہ لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ تعالی تفویض الامر
کلہ الیہ الثانی انہ لنفی العلم فی اول الامر لذھولھم من الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال و
بعد رجوع العقل وھو شہادتھم علی الامم فلا یکون قولھم لا علم لنا منافیا لما اثبت اللہ
تعالی لھم من الشہادۃ علی اممھم اھ شہاب انتہی۔ اور روح البیان کی جلد ۱ ۱۱۳

دوسرا شبہ علم قیامت میں ہے

امام المنکرین وغیرہ اسنے اللال مزعومہ میں اس علم کی نفی چند کتب کا حوالہ دیکر بزعم خود لاعلمی ثابت کرچکے ہیں لیکن نظر بر قاعدہ تقدیم مثبت بر نافی زیادۃ علمہ تلقی بالقبول انہیں علما کی چاہیے جنہوں نے اس علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت کیا ہو اقوال انکے ماسبق میں گذر چکے ہیں انکی تنویر کیلئے علاوہ بران یہ ہیں شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ معتزلہ کے تمسک فلا یظہر علی غیبہ احدا الآیۃ کے جواب میں ہے ان الغیب ھھنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملئکۃ والبشر انتہی اور صاحب کتاب الابریز سے میں اپنے شیخ سید عبد العزیز سے نقل فرماتے ہیں قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعند فراغ الارواح التی لم تخرج الی الدنیا و استکمالھا الخروج الیہا لا تبقی روح الاوخرجت تقوم القیامۃ قلت فیلزم ان یعلم ارباب ھذا الکشف بالساعۃ متی تقوم وقد قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا یعلمھن الا اللہ تعالیٰ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لا امر ظہر لہ فی الوقت والاخص صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونھا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والآخرین الذی ھو سبب کل شیء ومنہ کل شیء انتہی۔

تیسرا شبہ علم روح پر ہے

والحرارة والبرودة والرطوبة واليبوسة والطاعة والمعصية والارادة والقدرة
والكسب وغير ذلك من الاوصاف والاحوال بالاطلاق انتہی۔ **علی قاری**
شرح فقہ اکبر ص۲۴۲ میں اس متن کی شرح میں کہ قال الامام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فی
کتاب الوصیۃ نقر بان اللہ تعالیٰ امر القلم بان یکتب وفی نسخۃ بان اکتب فقال
القلم ماذا اکتب یا رب فقال اللہ تعالیٰ اکتب ما ہو کائن الی یوم القیامۃ لقولہ
تعالیٰ وکل شئ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر انتہی۔ تحریر فرماتے ہیں
یعنی الحدیث مقتبس من القرآن لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی معرض التبیان
انتہی۔ علی قاری کے اس قول الحدیث مقتبس من القرآن میں اشارہ ہے طرف
بطلان اس مضمون کے جو **شوکانی** نے **فوائد مجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ**
کے ص۱۰۲ میں اس حدیث کی نسبت لکھا ہے قال ابن عدی باطل منکر آفتہ محمد بن
وہب الدمشقی وقال فی المیزان صدق ابن عدی فی ان ہذا الحدیث باطل انتہی
یعنے جب حدیث مقتبس من القرآن ہے تو پھر اوسمیں کلام کی کوئی وجہ نہیں ہے اصل
انکے اعمال لوح میں مکتوب ہیں اور اوس لئے یہ آپ کا علم حادث ہونے کے ساتھ بھی جو
اناث لاندری بالاناث تعلم کہا جائیگا اوسکی وجہ وہی ہے جو آیۃ لاعلم لنا کی توجیہ میں
بیان ہوئی ہے پس جیسا ماذا اجبتم کے جواب میں بصیغہ ماضی لم نعلم نہ کہکر لاعلم لنا
بنسبت حال کے کہینگے ویسا ہی اناث لادریت اولم تدریا ما علمت اولم تعلم
بالنسبۃ الی ما مضی کہا نہیں جائیگا بلکہ لاندری اور لاتعلم ای فی الحال
کہا جائیگا جسمیں اشارہ ہماری توجیہ کی صحت کی طرف ہے ولکن الدیوبندیون فضلا
عن النادویین قوم یجہلون ٭

کرامت علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ میں فرمایا ہے وانہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلع
علی الروح فیما قال بعضہم انتہی۔ علامہ ابراہیم بیجوری کا قول گزر چکا ہے جو تحفۃ المرید
شرح جوہرۃ التوحید میں فرماتے ہیں ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما ابہمہ عنہ من الروح وغیرہا انتہی۔ امام حجۃ الاسلام
غزالی رحمہ اللہ کتاب مضنون صغیر شریف میں تحریر فرماتے ہیں ہذا السؤال عن
سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اہلا
لہ انتہی۔ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالی شفاء السقام شریف میں تحریر فرماتے ہیں و
من الناس من توقف فیہ وسلم وحمل علی ذلک قولہ تعالی قل الروح من امر ربی
وانہ لم یاذن فی بیانہ لہم انتہی۔ محقق دہلوی مدارج النبوۃ جلد دوم میں تحریر فرماتے
ہیں چگونہ جرأت کند مومن عارف کہ نفی علم حقیقت روح از سید المرسلین وامام العارفین
صلی اللہ علیہ وسلم کند وداده است اورا حق سبحانہ وتعالی علم ذات وصفات خود وفتح کردہ بروے
[illegible] السانی [illegible] باشد [illegible]
[illegible] کو نصیب ہوا ان سے ہو کر تعجب
تو یہ کہ امام الشریف [illegible] جو کہ حق کا مقصود بیان کیا وہ
نقل کر دیا اور خود عینی کا کیا مسلک ہے اوس سے شیر ہو نچی اور کتمان حق کیا حالانکہ اوسی صفحہ ۲۰۹
کے صفحہ ۲۱۰ پر عمدۃ یا سنہ میں ذکر الاختلاف فی الروح بین الحکماء والعلماء المتقدمین
قدیما وحدیثا واطلقوا عنہ النظر فی شرحہ وخاضوا فی غمرات ماہیتہ فالکثر ہم
تاہوا فی التیہ فالاکثرون منہم علی ان اللہ تعالی ابہم علم الروح علی الخلق واستاثرہ
لنفسہ حتی قالوا ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام لم یکن عالما بہ قلت جل منصب

اور مولوی غلام محمد نے رسالہ [illegible] میں [illegible] عدم علم روح کی دلیل یہ
لکھی ہے * ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی کی تفسیر مدارک میں ہے ای مما
یعلمه ربی [illegible] الجمهور علی انه الروح الذی فی الحیوان سألوه عن حقیقته فاخبر انه من امر الله
ای مما استاثر الله بعلمه [illegible] ابی هریرة لقد قبض النبی صلی الله علیه وسلم وما یعلم الروح
[illegible] من العلم الا قلیلا [illegible] الخطاب [illegible] ان النبی صلی الله
علیه وسلم [illegible] الخطاب [illegible] قالت الیهود وانتم لم
تؤتوا من العلم الا قلیلا [illegible] استاثر بعلم
الروح [illegible] قول الله تعالی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا [illegible] بخاری میں ہے
[illegible] صلی الله علیها
[illegible] رسول الله صلی الله
علیه وسلم [illegible] بل
[illegible] من العلم الا قلیلا فقالوا [illegible] نؤت
الحکمة [illegible] الا [illegible]
[illegible]

حاصل ان عبارت کا یہ ہے [illegible] آپ کو روح کا علم نہ تھا
پھر [illegible] جلال الدین
سیوطی رحمه الله شرح الصدور [illegible] لقد قبض النبی صلی الله
علیه وسلم وما یعلم الروح وقالت طائفة بل علمها وهو بعض الخلاف فی الساعة انتهی
اور یہ امر بطور [illegible] آیات و نقول سے [illegible] مقدمہ [illegible] مولانا

کذا فی مسلم الثبوت ص۱۵۱ اور پھر دلائل اسکے لکھے ہیں لنا الوقف علی الا اللہ والراسخون فی العلم استیناف وغیر ذلک اور تفسیر حقانی میں ہے جلد ثانی ص۱۳ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ علماء یہ کہتے ہیں کہ الا اللہ پر کلام تمام ہوگیا اور یہاں وقف لازم ہے اور والراسخون جدا کلام ہے عطف کیلئے نہیں ہے بلکہ ابتدائے کلام کیلئے ہے اس تقدیر پر متشابہات سے جو کچھ مراد ہے اسکو بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہی ٹھیک ہے۔ شیخ زادہ جلد اول ص۲۴ میں ہے تفسیر القرآن علی اربعة تفسیر لا یسع احد جہلہ وتفسیر تعرفہ العرب بالسنتہا و تفسیر یعلمہ الفقہاء وتفسیر لا یعلمہ الا اللہ چنانچہ یہ عبارت تفسیر اتقان میں بھی مرقوم ہے انتہی۔

اقول اس علم کی نفی میں صاحب ممدوح کا کل سرمایہ اتنا ہی تھا جسے بے محل اور غیر موقع صرف کر چکے اب اسکا جواب باصواب سنیں داخل تو اب ہو کر مستطاب نہیں قرآن مجید میں ما لا یفہم کا ہونا بالنسبة الی الجمیع سوی اللہ تعالیٰ کہنا مذہب حنفیہ کا نہیں مشرب حشویہ کا ہے عارف ربانی امام شعرانی **الیواقیت والجواہر** ص۳ میں ارشاد فرماتے ہیں فان قلت اذا کان القرآن کلہ عربیا فلم لا یفہم العرب منہ معانی الحروف التی ھی اوائل السور المرموزة کالم والمص ونحو ذلک فانہ بلسانہم فالجواب انما لم یکن جمیع العرب تفہم ہذہ الحروف لیسبق لہم الایمان بہا ولم یفہموا الخ فلذلک جعل اللہ تعالیٰ فہمہا خاصا باہل الکشف ولا یقال ان اہل الکشف لا یدعونہا ایضا لانا نقول انہ لابد من ان یعلمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن شاء اللہ تعالیٰ والا فلو لم یصح لاہل الکشف علمہا لکانت حشوا ولا یجوز ورود ما لا معنی لہ فی الکتاب والسنة کما علیہ الجمہور من علماء الاصول خلافا للحشویة باسکان الشین المعجمة ماخوذ من قولہم ان فی القرآن حشوا انتہی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو حبیب اللہ وسید خلقہ ان یکون غیر عالم بالروح کیف
وقد من اللہ تعالی علیہ بقولہ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما
وقد قال اکثر العلماء لیس فی الایۃ دلیل علی ان الروح لا یعلم ولا علی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لم یکن یعلمہا۔ قریب ہیں مذکورین ہی امام تقی الدین سبکی کی نسبت حموی
شرح اشباہ کے ص ۳۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں عدم التعویل ان کان مجرد کونہ کلام السبکی
فھو کلام من جھل مقام السبکی فانہ اشتھر حالہ بین الائمۃ وبلغ رتبۃ الاجتھاد انتھی
اور بھی شفاء السقام میں بیان فرماتے ہیں والقائلون بھذہ الاقوال الثلثۃ یقولون ان
قولہ تعالی قل الروح من امر ربی جواب فان امر الرب ھو الشرع والکتاب الذی
جاء بہ فمن دخل فی الشرع وتفقہ فی الکتاب والسنۃ عرف الروح فکان معنی الکلام
ادخلوا فی دین اللہ تعالی فتعرفوا ما سألتم عنہ انتھی۔ امام غزالی رحمہ اللہ تعالی احیاء العلوم
میں تحریر فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلک لم یکن مکشوفا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فان من لم یعرف الروح فکانہ لم یعرف نفسہ ومن لم یعرف نفسہ فکیف یعرف اللہ
سبحانہ ولا یبعد ان یکون ذلک مکشوفا لبعض الاولیاء والعلماء انتھی۔ ان معتبرین کے
اقوال سے ثابت ہے کہ آپ کو علم روح ہے اور آپ کی امت کے اولیاء و علماء پر بھی اس کی معرفت
کا باب مفتوح ہے باقی اس بحث کو تفسیر کبیر میں ملاحظہ فرماویں فقط

چوتھا شبہ علم حروف مقطعات پر ہے

امام المنکرین کے اسی پیش کردہ دلائل زعم میں ہے قرآن شریف میں ما لا
یفہم ہو یا نہیں ہمیں حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ قرآن شریف میں ما لا یفہم ہے وھو مذھب السلف

يعلمون تاويل المتشابهات عند رياضاتهم الشديدة والمجاهدة القوية وخلعهم
ابدانهم وانخراطهم في اعلى عليين نامه بخاص عليهم عند هذا الحال علوم وهبية
من غير قصد وطلب وكسب مالا عين رأت ولا اذن سمعت فعند طلوع شمس
هذا اليقين لا يغني الظنون المذكورة من الحق شيئا فالحق ما ذكرنا من تاويل
الآية والسلف انما ارادوا بعدم مفهومية المتشابهات عدم المفهومية بالكسب
والنظر انتهى ۔

امام عارف ربانی **مجدد الف ثانی** مکتوبات کی جلد ثالث میں فرماتے ہیں متشابہات
قرآنی نیز از ظاہر مصروف اند و بر تاویل محمول قال اللہ تعالیٰ و ما یعلم تاویلہ الا اللہ یعنی تاویل
آن متشابہ را ہیچ کس نمی داند مگر خدائے عز و جل پس معلوم شد کہ متشابہات خدائے جل علا نیز محمول
بر تاویل است و از ظاہر مصروف و علمائے راسخین را نیز از علم تاویل حظی عطا می فرمایند
چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع می بخشد آن تاویل را خیال نکنی
کہ در رنگ تاویل ہائے اہل قشر است زاید بر مناسبت حاشا و کلا آن تاویل از اسرار است کہ
بخواص علمائے آن عطا می فرمایند انتہی ۔ زیادہ تفصیل کی آرزو باقی ہو تو **شیخ محمد ہاشم
بدخشی** رحمہ اللہ تعالیٰ کی **زبدۃ المقامات** ص۱۸۱ مطبع نولکشوری جس میں حضرت مجدد
رحمہ اللہ کے ملفوظات وغیرہ نقل ہیں دیکھ بھال کر تشفی خاطر حاصل کیجئے اور بایں ہمہ
علامت۲۳ سے غفلت نہ کیجئے اس تمام سے بوضاحت دریافت ہو گیا کہ کاملین کو بھی رموز
اسرار مقطعات پر اور پھر سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ کی تو بات ہی کیا ہو ولکن النادیون
قوم یخصمون ۔

پانچواں شبہ آیۂ لو کنت اعلم الغیب پر ہے

مولانا شیخ احمد نور الانوار شرح منار کے متن میں تحریر فرماتے ہیں۔ واما المتشابه

فهو اسم لما انقطع رجاء معرفة المراد منه ولا يرجى بدوه اصلا فهو فى غاية الخفاء

بمنزله المحكم فى غاية الظهور فصار كرجل مفقود من بلدة انقطع اثره وانقضى اقرانه

وجيرانه وحكمه اعتقاد الحقية قبل الاصابة اى اعتقاد ان المراد به حق وان هذا

قبل يوم القيامة واما بعد القيامة فيصير مكشوفا للكل ان شاء الله تعالى

وهذا فى حق الامة واما فى حق النبى عليه السلام فكان معلوما والا تبطل فائدة

التخاطب بالمهمل كالتكلم بالزنجى مع العربى وهذا عندنا انتهى۔ ایسے لوگ کے مشابہ

سے حافظ ابن الحافظ تو درکنار مفسر ہوا آیا تو یہ مطلب سو جھے نہیں تو چنداں شکایت نہیں

تو ما ہرین کا لی ادھر تو مسلم الثبوت کا مطلب بیان کرنے میں ادا کیا تو وہ لائق تحسین اور

قابل آفرین ہے۔

مولانا بحر العلوم فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں تحریر فرماتے ہیں۔

(مسئلة فيما لا يفهم) لا احد ما استأثر الله بعلمه والامامان فخر الاسلام وشمس الائمة

خصصا المسئلة بما عدا رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم وهو الاليق

والاصوب كيف والخطاب بما لا يفهم المخاطب لا يليق بجنابه تعالى وهو مذهب السلف

فان حظ الزائغين ابتغاء التاويل ابتغاء الفتنة فيكون حظ الراسخين عدم الابتغاء

لا عدم العلم فيجوز ان يكون الراسخون داخلين تحت الاستثناء مع كونهم عند لا مر

فيكون المعنى والله اعلم ان الزائغين يتبعون الفتنة ويتبعون تاويله مع ان التاويل

لا يعلمه الا الله والراسخون فى العلم فليس علم التاويل الاحظ الراسخين لا يبتغون الفتنة

بل يومنون بالكل الخ ثم انه قد نقل عن الاولياء الكرام واصحاب الكرامات انهم

القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات الاولیاء الجواب لا یعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ تعالیٰ للانبیاء والاولیاء ولا استقلالا لہم انتہی

تفسیر نیشاپوری میں ہے ولا اعلم الغیب قال فی الکشاف محلہ النصب عطفا علی محل قولہ عندی خزائن اللہ لانہ من جملۃ المقول ای لا اقول لکم ذاک ولا ہذا قلت و یحتمل ان یکون عطفا علی لا اقول ای قل لا اعلم الغیب فیکون فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلمہ الا اللہ الخ انتہی +

قاضی عیاض شفا شریف میں تحریر فرماتے ہیں ومن ذلک ما اطلع علیہ من الغیوب وما یکون بعد والاحادیث فی ہذا الباب بحر لا یدرک قعرہ ولا ینزف غمرہ وہذہ المعجزۃ من جملۃ معجزاتہ المعلومۃ علی القطع الواصل الینا خبرہ علی التواتر لکثرۃ رواتہا واتفاق معانیہا علی الاطلاع علی الغیب انتہی۔ **علامہ شہاب خفاجی** اسکی **شرح نسیم الریاض** میں ارشاد فرماتے ہیں [ص۲۷۹] وہذا لا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر متحقق قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول انتہی **امام زرقانی شرح مواہب قسطلانی** کی جلد ششم [ص۲۸۰] میں تحریر فرماتے ہیں وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیہا علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال شہاب ولا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن واما اطلاعہ

امام المشکرین غلام محمد نے اپنے دلائل نمبر ۲ میں پیش کردہ حکم مناظرہ بڑودہ میں تحریر کیا ہے قولہ تعالیٰ لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء بعد ازیں چند عبارات تفسیر خازن مدارک ابوسعود بیضاوی تفسیر جمالی تفسیر حقانی کی بزعم خود مستدلیے مدعا کے نقل کر دیں جسکی نسبت بہت کچھ کہا جا سکتا ہے اما التطویل ممل بالغ لہٰذا قدرے عبارات کتب کے نقل پر مکتفی ہوتا ہوں *

علامہ ابن خازن اپنی تفسیر لباب التاویل کی جلد ۲ صلـــ پر غلام محمد کی نقل کردہ عبارت کے ساتھ ہی تحریر فرماتے ہیں فان قلت قد اخبر النبی صلی اللہ علیہ

وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذالك وھو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ تعالیٰ لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالیٰ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قالہ قبل ان یطلعہ اللہ تعالیٰ علی الغیب فلما اطلعہ اللہ عنہ حصل الخبر کما قال عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الآیۃ او یکون خرج ھذا الکلام مخرج الجواب عن سوالہم ثم بعد ذالك اظھرہ اللہ تعالیٰ علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا لیکون ذالك معجزۃ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہیٰ۔

حاشیہ جلالین میں بھی یہی عبارت منقول ہے شکل سطر ۱۲ صفحہ ۱۲۳ ملاحظہ ہو *

امام نووی کتاب المنثورات وعیون مسائل المہمات میں تحریر فرماتے ہیں مسئلہ ما معنی قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من

امام المنکرین غلام محمد نے رسالہ ازالۃ الریب کے صفحہ ۲ پر عبدالحی کے رسالہ کا ذکر جو عبدالحی
قاضی رحمۃ اللہ کا نور چشم ہو قاضی نے رسالہ اسکے نام سے لکھا اور اوسکی ابتدائی تقریر سے صاف
تبادر کہ قاضی رسالہ اپنے نام سے مشتہر کرنے کو اتوان نہیں صرف زر کثیر ضرور جسکی بہت بڑی شکایت
کر رہا تھا اول والی الات کر گئے ہیں یعنی الکفایت اس رسالہ کے صفحہ ۲ پر ہے وعن مسروق قال قلت لعائشہ
رضی اللہ عنہا یا امتاہ هل رأى محمد صلى الله عليه وسلم ربه فقالت لقد قف شعري
مما قلت اين انت من ثلث من حدثكهن فقد كذب من حدثك ان محمدا رأى ربه فقد
كذب ثم قرأت لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وما كان
لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب ومن حدثك انه يعلم ما في غد فقد كذب ثم
قرأت وما تدري نفس ماذا تكسب غدا ومن حدثك انه كتم فقد كذب ثم قرأت يا
ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك الآية رواه البخاري ومسلم والنسائي والترمذي
انتهى ۔

اقول مشکاۃ المصابیح باب الرؤیۃ کی تیسری فصل میں اسی حدیث کے بعد
یہ ہے وعن مسروق قال قالت عائشة من اخبرك ان محمدا رأى ربه او كتم شيئا مما امر
به او يعلم الخمس التي قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث فقد اعظم
الفرية رواه الترمذي ۔

والجواب اما عن قولها من حدثك ان محمدا رأى ربه فقد كذب ثم قرأت
لا تدركه الابصار الآية فما قال النووي رحمه الله تعالى ۲۵۵ اما استدلال عائشة رضي الله
تعالى عنها على عدم الرؤية بقوله تعالى لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار فيظهر
ان يقال بين الادراك والابصار فرق فيكون معنى لا تدركه الابصار اي لا تحيط به

علیہا باعلام اللہ تعالیٰ محقق لقولہ الا من ارتضی من رسول انتہی ۔

علامہ شیخ ابراہیم بیجوری تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۹۱ میں لکھتے ہیں ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ تعالیٰ علی جمیع ما ابہم عنہ من الروح وغیرہ مما یمکن علم البشر بہ لا علی جمیع معلوماتہ تعالیٰ والا لزم مساوات الحادث للقدیم وما خالف ذٰلک نحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ کان قبل ان یکشف لہ عن ذٰلک انتہی ۔ فقیہ جلیل **شیخ محمود بن اسماعیل جامع الفصولین** جلد ۲ ص۳۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں ثانٍ قیل یشکل بانہ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وفی حفر الخندق اخبر بفتح کسری وقیصر فوقع کما اخبر وامثالہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرۃ لا تنکر وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما ساریۃ الجبل مشہور وکذا فی کتب الثقات ثم یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی ہو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام اوالمنفی الاعلام بالاستقلال لا العلم بالاعلام اذ لا منافات بینہ وبین الآیۃ لما مر من التوفیق انتہی ۔ پیر **غلام محمد** نے وما یعلم جنود ربک الا ہو اور اوسکی تفسیر جو تحریر کی ہے یہ بھی اوسی علم استقلالی پر محمول ہے کہ بدون اعلام کے وکسی کو معلوم نہیں ہیں ان انبی کریم رحیم وعلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو باعلام اللہ الحکیم معلوم ہونا بعید نہیں ہے علامت ص۹۱ میں مرفوع حدیث گذری ہے جسمیں صاف فرمایا ہے کہ اوتیت مفاتیح کل شیٔ غیر الخمس اور جنود سب غیر خمس ہے یہ امین من الامس واظہر من الشمس ہے ولکن النادریون قوم لا یفقہون ۔

چھٹا شبہ حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ناشی ہے

۹۸

هو نورانی کیف اراه یعنی وی نورست چگونه بینم او را و این معارض است بآنکه در حدیث دیگر
واقع شده است رایت نوراً و از امام احمد نیز اثبات رؤیت منقول است و نووی گفته اند که قول عائشه
رضی الله تعالی عنها بچه چیز دفع کنیم گفت بقول پیغمبر صلی الله علیه وسلم که فرموده رایت ربی و قول
پیغمبر اکبر است از قول عائشه و حکایت کرده است نقاش از امام احمد گفت من میگویم بحدیث ابن
عباس رآه رآه چندان گفت که منقطع شد نفس وی و پرسیدند مروان از ابو هریره رضی الله تعالی عنه
که آیا دید محمد علیه السلام پروردگار خود را گفت نعم. و جماعت از سلف براه توقف رفته و گفته اند که
جزم نمی کنیم بهیچ جانب نه باثبات نه بنفی و قرطبی این قول را ترجیح کرده و گفته در هیچ جانب دلیل قاطع
نیست و نهایة آنچه استدلال کرده اند بآن هر دو طائفه ظواهر متعارضه است قابل تاویل و نیست
مسئله از عملیات که اکتفا کرده شود دران بادله ظنیه بلکه از معتقدات است و کفایت کرده نشود در وے
مگر بقطعیات والله اعلم و قومی بر آن اند که دیده بدل نه بچشم و مراد بدیدن بدل نه علم و بدانستن است
که آن همیشه بوده و اتم حاصل بود بلکه مراد آنست که حق تعالی و سبحانه خلق کرده بود دیدار در دل وے
چنانکه در چشم کند و قیل پس دانستن بدل دیگر است و دیدن بدل دیگر و این تطبیق میکنند در
قول عائشه و ابن عباس رضی الله عنهما بدان است که اختلاف در دیدن بچشم است نه بدل و دیدن بدل باید متفق علیه
باشد والله اعلم بحقیقة الحال و الیه المرجع و المآل گفت بنده مسکین عبد الحق بن سیف الدین
نصره الله بمزید الصدق و الیقین که کلام علما نظر بدلائل و اخبار چنان است که مذکور شد اما این مقدار
معلوم میکنند که معراج اتم مقامات و اقصی کمالات آنحضرت بود صلی الله علیه وسلم که هیچ یکی از انبیا
را در آنجا با وی شرکت نبود و هیچ بشری و ملکی را گنجایش آن مقام نه پس عجب است که در آن مقام
ببرند و در خلوت خاص در آرند و باعلی مطلب و اقصی مآرب که دیدار است مشرف نگردانند و الحقه
ا یعنی راضی باشد اگرچه بکمال بندگی و ادب و سطوت کبریائی حق بر وی دارد که سوال نتواند کرد

انما تبصره قال سعید بن المسیب وغیره وقد یعمی الادراك مع وجود الرؤیة فی قوله تعالى فلما تراءى الجمعان قال اصحاب موسى انا لمدركون قال كلا اى لا يدركونكم وايضا فان فى الابصار عموم وهو قابل للتخصيص فيختص المنع بالكافرين كما قال الله تعالى كلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون ويكرم المؤمنين او من شاء الله منهم بالرؤية كما قال الله تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة وبالجملة فالآية ليست نصا ولا من الظواهر الجلية فى عدم جواز الرؤية فلا حجة بها والله اعلم ✦

وقال **الشيخ الدهلوی** رحمه الله تعالى وامام[۲۸۶] نووی وابن خزیمه گفته اند که عائشه نفی نکرده وقوع رؤیة را بحدیث مرفوع واگر با وی می بود ذکر میکرد آنرا اعتماد نکرده مگر استنباط از این آیه وبتحقیق مخالفت کرده اند آنرا بعضی صحابه وصحابی چون بگوید قولی را ومخالفت کنند او را غیر او از صحابه نمیشود آن قول حجت وآیت را تاویل ست وادراک اخص ست از رؤیة ولازم نمی آید از نفی آن نفی رؤیة وادراک معرفت حقیقت است واین منفی ست چنانکه کسی قمر را بیند وادراک حقیقت وکنه ماهیت آن نمیکند وبعضی گفته اند که ادراک احاطت ست واز عدم احاطت عدم رویت لازم نمی آید ودر حدیث صحیح آمده لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ولازم نمی آید از ین عدم ثنا وابن عباس وتابعان او اثبات کرده اند ومنقول ست از ابن عمر که گفت فرستاد بابن عباس که آیا دید محمد علیه السلام پروردگار خود را گفت ابن عباس نعم داد خدا تعالی خلت برای ابراهیم علیه السلام وکلام برای موسی علیه السلام ورؤیة برای محمد علیه السلام واز حسن بصری منقول ست که وی سوگند میخورد که محمد دیده است پروردگار خود را واز انس رضی الله تعالى عنه نیز آمده که محمد دیده است پروردگار خود را وروایت کرده است ابن خزیمه از عروه بن زبیر که اثبات وجزم کرده است بآن کعب احبار وزهری ومعمر وجز ایشان همین ست قول اشعری ومسلم از حدیث ابی ذر آورده است که وی پرسید آنحضرت علیه السلام را که دیدی پروردگار خود را پس گفت

للمؤمنين اذ بجائز علقت | هذا وللمختار دنيا ثبتت

قال شارحه الشيخ ابراهيم البيجوري رحمه الله تعالى قوله ومنه اى من الجائزات عقلا عليه تعالى ان ينظر فالرؤية جائزة عقلا دنيا واخرى وواجبة شرعا فى الآخرة وقوله ولا انحصار اى ولا انحصار للمرئى عند الرائى بحيث يحيط به لاستحالة الحدود والنهايات عليه تعالى وغرض المصنف بذلك الجواب عن شبهة المعتزلة النقلية التى تمسكوا بها فى قولهم باحالة الرؤية وهى قوله تعالى لا تدركه الابصار فانه يدل على انه لا يدرك بالبصر والادراك هو الرؤية فلا يرى بالبصر وحاصل الجواب انا لا نسلم ان الادراك بالبصر هو مطلق الرؤية بل هو رؤية مخصوصة وهى التى تكون على وجه الاحاطة بحيث يكون المرئى محصورا بحدود ونهايات فالادراك المنفى فى الآية الكريمة اخص من الرؤية ولا يلزم من نفى الاخص نفى الاعم قوله اى بجائز علقت لان الله تعالى علقها بجائز عقلا وهو استقرار الجبل حين سأله موسى على نبينا وعليه الصلوة والسلام حيث قال رب ارنى انظر اليك قال لن ترانى ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف ترانى والاستدلال بالآية من وجهين الاول ما اشار اليه المصنف وحاصله قياس اقترانى اشار الى صغراه وحذف كبراه للعلم بها كالنتيجة وتقريره ان تقول رؤية البارى علقت على امر ممكن وكل ما علق على الممكن لا يكون الا ممكنا فرؤية البارى لا تكون الا ممكنة ومنعت المعتزلة الصغرى قائلين ان المراد فان استقر مكانه حال تحركه وهو مستحيل فالرؤية معلقة على مستحيل فتكون مستحيلة ونحن نقول لا دليل عليه ولا داعى يدعوا اليه كقولهم ان لن فى قوله لن ترانى للتابيد والثانى سكت عنه المصنف وحاصله قياس استثنائى هكذا لو كانت الرؤية ممتنعة فى الدنيا ما سألها موسى على نبينا عليه الصلوة والسلام لانه نبى يعلم ما يجب

واز ذوق کلام مست گشته انبساط نماید و طلب دیدار کند چنانکه موسی علیه السلام کرد اما کمال محبت و محبوبیت که با جناب اقدس وارد کجا میگذارد که حجابی در میان ماند این دولت بطلب بدست نمی آید میگویند که مانع دیدار موسی از طلب و سوال و انبساط شد گاهی نا خواسته میدهد و اگر خواهند نمیدهند هم نمیدهند عجیب نکته است که قومی میگویند که چون موسی علیه السلام از طلب باز ماند و بیهوش شد دیدار بجهت لن ترانی جزای شتابی و جنبانی بود تحقیق آنست که ناکامی موسی علیه السلام بجهت آن بود که هنوز سید المحبوبین صلی الله علیه وسلم ندیده و باین دولت نرسیده دیگری را چه مجال که بطلبد و ببیند و علما خود همه متفق اند بر امکان رؤیت در دنیا بعد از امکان چه مانع باشد و خود مقام معراج در حقیقت از عالم آخرة است هرچه در عالم آخرة می بیند در اینجا نیز دیده بود ادعای خلق بحکم عین الیقین کنند چنانکه گفته اند مصرع

دیده کی بود مانند شنیده

والله اعلم (مدارج النبوة ص ۲) ؀

وقال الکاشفی رحمه الله تعالی شیخ شهاب الدین تورپشتی میفرماید که میل من بدین مسئله باثبات است نه بنفی زیرا که چون اثبات و نفی آمده و صحابی یافته شود اثبات بر نفی مقدم باشد ابو الشیخ سعید گازرونی رحمه الله در سیر خود آورده است که صحیح آنست که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم با روح و جسد در بیداری بر آسمان رفته اند و حضرت حق را بچشم سر دید شیخ المتکلمین و قدوة المتبحرین شیخ نظامی گنجوی قدس سره این معنی را این عبارة تعبیر کرده است

دید محمد نه بچشم دگر	بلکه باین چشم سر آن چشم سر

(مدارج النبوة ص ۱۹۵)

وقال الشیخ ابراهیم اللقانی رحمه الله تعالی۔

شعر

ومنه ان ینظر بالابصار لکن بلا کیف ولا انحصار

واما استدلالها رضی الله تعالی عنها بقوله تعالی وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب فالجواب عنه ما جاء[٢٥٩] عن جابر قال لقینی رسول الله علیه وسلم فقال یا جابر ما لی اراك منکسرا قلت استشهد ابی وترك عیالا ودینا قال افلا ابشرك بما لقی الله به اباك قلت بلی یا رسول الله قال ما کلم الله احدا قط الا من وراء حجاب و احیا اباك فکلمه کفاحا قال یا عبدی تمن علی اعطك قال یا رب تحیینی فاقتل فیك ثانیة قال الرب انه قد سبق منی انهم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا الآیة رواه الترمذی (مشکوة المصابیح) ✦

قال الشیخ الدهلوی رحمه الله تعالی[١٩] و زنده گردانید خدا تعالی پدر ترا پس سخن کرد با وی رو برو بی پرده و شهداء خود زنده اند ولیکن حق سبحانه زیادة قوت و روحانیت بروی افاضه کرد بدان مشاهده حق کرد بحجاب کذا اطلاق حجاب درین عالم هست قیاس آن عالم برین نتوان کرد (اشعة اللمعات ترجمة المشکاة جلد ۴ ص ٢٣٦) ✦

ولا تذهل عما مضی آنفا من قوله رخ و مقام معراج در حقیقت از عالم آخرة هست و هر چه در عالم آخرة میسر شد در یافتنی بود و دیده یافت فتدبر لا سیما مع انکارها المعراج بالجسد واما بالروح فقط ✦

واما استدلالها علی عدم الکتمان مما امر به بقوله تعالی بلغ ما انزل الیك من ربك فالجواب عنه ان المراد بالکتمان لیس کتمان ما امر بتبلیغه بل المراد ما کان مأمورا بکتمانه الا تری انها رضی الله تعالی عنها لما سالت فاطمة کما فی علامات[١٤٩] عما سارها رسول الله صلی الله علیه وسلم لجاتها ما کنت لأفشی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سره قال القاضی رحمه الله تعالی[٢٩١] قوله تعالی بلغ ما انزل الیك ولعل

في حق الله تعالى وما يستحيل وما يجوز اذ لا يجوز على احد من الانبياء الجهل بشئ من احكام الالوهية لكنه سأله موسى عليه السلام فدل على انها جائزة وقول المعتزلة سألها لاجل جهلة قومه مردود بسياق الآية حيث قال ارني انظر اليك صريح في حال نفسه قوله هذا اى افهم هذا فهو مفعول لمحذوف وهذا كما علمت فهو مبتدء خبره محذوف او نحو ذلك فهذا تخلص من بحث الى بحث آخر لان الكلام السابق كان متعلقا بجواز رويته تعالى فانتقل عنه الى الاخبار بوقوعها في الدنيا قوله والمختار دنيا ثبتت الى وقعت رويته تعالى في الدنيا ليلة الاسراء للمختار الذي هو نبينا صلى الله عليه وسلم و في التعبير بالمختار مناسبة لانه اختير لهذا المقام والراجح عند اكثر العلماء انه صلى الله عليه وسلم راى ربه سبحانه تعالى بعيني راسه وهما في محلهما خلافا لمن قال حولا لقلبه لحديث ابن عباس وغيره وقد نفت السيدة عائشة رضي الله تعالى عنها وقوعها له صلى الله عليه وسلم لكن قدم عليها ابن عباس لانه مثبت والقاعدة ان المثبت مقدم على النافي حتى قال معمر بن راشد ما عائشة عندنا با علم من ابن عباس وكان صلى الله عليه وسلم يراه تعالى في كل مرة من مراة المراجعة ومن كلام ابن وفا انما كان ترجيع موسى عليه السلام النبي صلى الله عليه وسلم في شان الصلوة ليتكرر شاهدة انوار المرأيت وانشد يقول .

والسر في قول موسى اذ يراجعه	ليجتلي النور فيه حيث يشهده
يبدو سناه على وجه الرسول فيا	لله حسن رسول اذ يردده

فالحكمة الباطنة اقتباس النور من وجهه صلى الله عليه وسلم ففي كل مرة يزداد نورا والحكمة الظاهرة التخفيف ملخصا من (تحفة المريد شرح جوهرة التوحيد) .

٢٩٥ وعن ابی هریرة قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثثته فیکم واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواه البخاری (مشکوٰة المصابیح) قال الطیبی رحمه الله تعالی لعل المراد بالاول علم الاحکام والاخلاق والثانی علم الاسرار المصون عن الاغیار المختص بالعلماء بالله من اهل العرفان انتهی ۔

٢٩٦ وقال العلامه محمد مبارک رحمه الله تعالی وروی عن الامام سید الساجدین الهمام زین العابدین رضی الله تعالی عنه انه قال ۔

یا رب جوهر علم لو ابوح به	لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا
ولاستحل رجال مسلمون دمی	یرون اقبح ما یاتونه حسنا
انی لاکتم من علمی جواهره	کیلا یری الحق ذو جهل فیفتتنا
وقد تقدم فی هذا ابو حسن	الی الحسین ووصی قبله الحسنا

وقد یشیر الی هذا الباب ما ذکر فی فصل الخطاب بان للعالم ثلاثة علوم علم ظاهر یبذله لاهل الظاهر وعلم باطن لا یسعه اظهاره الا لاهله وعلم هو سر بین العالم وبین الله تعالی لا یظهره لا لاهل الظاهر ولا لاهل الباطن (منهاج الاحباب فی معرفة الآل والاصحاب) ۔

امام شعرانی رحمه الله تعالی **یواقیت والجواهر** جلد ۲ ص ۸۰ میں ارشاد فرماتے ہیں ٢٩٧ ثم لو قدر ان الانکار لم یقع فی الوجود علی اهل الله تعالی وکان الناس کلهم اصحاب عقول سلیمة لم یفد قول ابی هریرة حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته لقطع منی هذا البلعوم

المراد تبليغ ما يتعلق بمصالح العباد وقصد بانزاله اطلاعهم عليه فان من الاسرار
الالهية ما يحرم افشاؤه (انوار التنزيل) ◆

وقال الشيخ[۲۹۲] اسماعيل الافندي رحمه الله تعالى يا ايها الرسول بلغ جميع ما انزل اليك
من ربك مما يتعلق بمصالح العباد فلا يرد ان بعض الاسرار الالهية يحرم افشاؤه وقال ابو هريرة
حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائين من العلم فاما احدهما فبثثته واما
الآخر لو بثثته لقطع هذا الحلقوم والتحقيق ان ما يتعلق بالشريعة عام تبليغه وما يتعلق
بالمعرفة والحقيقة خاص ولكل منهما اهل فهو كالامانة عند المبلغ يلزم دفعها الى اربابها
(روح البيان جلد ۲ ص ۴۱۰)

قال الافندي[۲۹۳] رحمه الله تعالى في الحديث سألني ربي ليلة المعراج فلم استطع
ان اجيبه فوضع يده بين كتفي بلا تكييف ولا تحديد اي يد قدرته لانه سبحانه منزه عن
الجارحة فوجدت بردها فاورثني علوم الاولين والآخرين وعلمني علوما شتى فعلم اخذ
على كتمه اذ علم انه لا يقدر على حمله غيري وعلم خيرني فيه وعلم امرني بتبليغه الى الخاص
والعام من امتي وهم الانس والجن والملك كما في انسان العيون (روح البيان جلد ۹ ص ۱۰)

وقال الشيخ[۲۹۴] الدهلوي رحمه الله تعالى حاكيا عنه عليه الصلوة والسلام پرسيد از من پروردگار
من چيزى پس نتوانستم كه جواب گويم پس نهاد دست قدرت خود در ميان دو شانه من بى تكييف
وبى تحديد پس يافتم سردى آنرا در سينه خود پس داد مرا علم اولين وآخرين وتعليم كرد انواع علم را علمى
بود كه عهد گرفت از من كتمان آنرا كه ميداند هيچ كس طاقت برداشت آن ندارد جز من وعلمى
بود كه مخير گردانيد مرا در اظهار وكتمان آن وعلمى بود كه امر كرد مرا به تبليغ آن بخاص وعام از امت
من (مدارج النبوة)

عنہا فی مامت عنہا فی علامت ۱۱ وفی علامت ۱۲ فاما اقترن حصول ہذین العلمین لاول الشیخین فما المانع من علم الخمس لسید الثقلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ما دام القمرین و اما روایتہا فی الصحیحین بلفظ من حدثك انہ یعلم ما فی غد فقد کذب الحدیث فقد مر الجواب عن ہذا فی ما مضی ۞

ساتواں شبہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے قصہ افک سے ناشی ہے

امام المنکرین **غلام محمد** نے ازالۃ الریب مطبوعہ انتظامی کے صفحہ ۲۴ سے لیکر صفحہ ۲۲ تلک اسمین من گھڑت بہت سی نکتہ چینیاں کین اور عجیب وغریب چہ میگوئیاں لکھین اور کوئی دقیقہ اپنے مجموعی لیاقت کی طاقت کا اٹھا نہین رکھا جسکی تائید مین گماشتہ **ملا قنوجی مولوی محمد گجراتی** کتب فروش نے ہان مین ہان ملاکر استفسار کے صفحہ ۲ کو اپنے سینہ کی روشنائی سے باین طور سیاہ کیا (کہتا ہو اضعف عباد اللہ الصمد خادم علماء الحرمین الشریفین والہند محمد کہ عمر کے دعوے پر قصہ افک کا جو سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر منافقین اور بعض ضعیف الایمان نے باندھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متحیر تھے ایک عرصہ تک یہ قصہ ادل دلیل ہے) انتہی ۞

پھر عمدۃ المخالفین **مولوی عبد الحی** امام آن مسجد مولمین نصرۃ النعیم کے صفحہ ۲۴ مین تحریر فرماتے ہین کہ وکذلك لما غم علیہ صلعم امر عائشۃ لما جاء بالافك عصبۃ ولما قال لہا ما قال ایاہا اما بعد یا عائشۃ انہ قد بلغنی عنك کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئك اللہ تعالی وان کنت الممت ذنبا فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ

يعني مجرى الطعام وكذلك لم يفد قول ابن عباس لو اني ذكرت لكم ما اعلم من تفسير قوله تعالى يتنزل الامر بينهن لرجمتموني او قلتم اني كافر ونقل الامام الغزالي في الاحياء وغيره عن الامام زين العابدين بن الحسين رضي الله تعالى عنه انه كان يقول

يارب جوهر علم لو ابوح به　　لقيل لي انت ممن يعبد الوثنا
ولاستحل رجال المسلمين دمي　　يرون اقبح ما ياتونه حسنا

قال الغزالي والمراد بهذا العلم الذي يستحلون به دمه هو العلم اللدني الذي هو علم الاسرار لا من يتولى من الخلفاء ومن يعزل كما قال بعضهم لان ذلك لا يستحل علماء الشريعة دم صاحبه ولا يقولون انت ممن يعبد الوثن انتهى +

وقال الرومي رحمه الله تعالى في المثنوي المعنوي

عارفان که جام حق نوشیده اند　　رازها دانسته و پوشیده اند
هر کرا اسرار کار آموختند　　مهر کردند و دهانش دوختند
بر لبش قفلست و در دل رازها　　لب خموش و دل پر از آوازها
گوش آنکس گوشد اسرار جلال　　کو چو سوسن صد زبان افتاد لال
تا نگوید سر سلطان را بکس　　تا نریزد قند را پیش مگس
سر غیب آنرا سزد آموختن　　کز گفتن لب تواند دوختن
در خور دریا نشد جز مرغ آب　　فهم کن والله اعلم بالصواب

واما قولها في الخمس فقد علمت من الاساس ان المنفي علمه من غير واسطة يعني قولها ان من قال انه يعلم الخمس على الدنيا ذاتيا من غير واسطة فقد عظم الفرية وبهذا التاويل يحصل تطابق الاقاويل والا لزم تكذيبها رضي الله تعالى

اعتقادھم انہ یکفر عنہم سیئاتہم ویدخلہم الجنۃ وکلما غلوکانوا اقرب الیہ واخص بہ فہم اعصی الناس لامرہ واشدھم مخالفۃ لسنتہ وھولاء فیہم شبہ ظاھر من النصاری غلوا علی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعہ ودینہ اعظم المخالفۃ انتہی تو پھر عدم تعجب سے بھی تعجب ہونے بغیر رہتا نہیں ہے۔

اب بقدر ضرورت اسکا جواب بھی ملاحظہ کیجئے حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۸ صفحہ ۳۶۶ میں ارشاد فرماتے ہیں وفیہ الاشارۃ الی مراتب الھجران بالکلام والملاطفۃ فاذا کان السبب محققا یترک اصلاً وان کان مظنونا یخفف وان کان مشکوکا فیہ او محتملا یحسن التقلیل منہ لا للعمل بما قیل بل لئلا یظن بصاحبہ عدم المبالاۃ بما قیل فی حقہ لان ذلک من خوارم المروءۃ وفیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یحکم لنفسہ الا بعد نزول الوحی لانہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجزم فی القصۃ بشیئ قبل الوحی نبہ علیہ الشیخ ابو محمد بن ابی حمرۃ نفع اللہ بہ انتہی۔

اما لم یجزم فی القصۃ بشیئ قبل الوحی سے پھر بھی کچھ اختلاج صدر باقی رہگیا ہوگا لہٰذا ملاحظہ ہو جو مشارق الانوار میں ہے عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اھل بیتی فواللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا متفق علیہ جیسا یہاں آپ کا "فواللہ ما علمت" ہے ویسے ہی اسامۃ کا قول ہے اھلک یا رسول اللہ ولا نعلم الا خیرا فاضل شمنوانی جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایہ صفحہ ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں انما حلف لیقوی عذرہ علیہ السلام قطعا ولا یشک انتہی۔ امام قسطلانی کی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری

عليه ولا ابرأها قبل ان ينزل عليه الوحى دما اللعار عن حرمة العين انتہى ؎

خرم علی بلہوری کی نصیحت المسلمین میں ہے اور کافرون نے حضرت عائشہ پر تہمت باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہت روزون کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ عائشہ پاک ہے کافر جھوٹے ہیں تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوتا تو کیون غم ہوتا انتہی

ملم النکرین غلام محمد نے بھی نصیحت المسلمین کا ترجمہ گجراتی مین چھاپ دیا ہے اسکے صفحہ ۳ کالم دو مین ہے

કાદ્દીશે. કુરઆન આયત ૨૨ના૯ ઉપર. નાજુમન મુકયું છુ. જે ઘી
કુરઆન(અલ્લ) મે. મક્કાની. આમાંકાયદીપુની. મદ્દાની પમો
પછી. જ્યારે ખુદાએ. કુરાન મા. કહ્યું છે કે આયત ૨૨(૯)
પાક છે નમારે કુરઆન મે ખ.નક.મદિ. એ આગાવથીખુદાએ
નો. સામાટે. અમ. કરને નો. મારે દેગામ ન રહેની આ વીશ
અમ. છે. નો મની શેના. ની સી પરવી.

اس قسم کے شبہات کا اظہار ان حضرات سے موجب تعجب و حیرانی تو تب ہی تھا کہ بفرض ملا علی قاری کے موضوعات کبیر نظر سے نگذری ہو لیکن جب یہ موضوعات مطالعہ سے گذری اور اسکے صفحہ ۱۲۰ پر یون تحریر کیا ہوا ہو ولما جرى لام المؤمنين عائشة ما جرى ورماها اهل الافك لم يكن يعلم حقيقة الامر حتى جاءه الوحى من الله تعالى ببرأتها وعند هؤلاء الغلاة انه عليه السلام كان يعلم الحال وان غيرها بلا ريب واستشار الناس فى فراقها ودعا بريرة فسألها وهو يعلم الحال وقال لها ان كنت الممت بذنب فاستغفري الله وهو يعلم علما يقينا انها لم تلم بذنب ولا ريب ان الحال لهؤلاء على هذا الغلو

اعتقادکم

عظیم من انہم ماکانوا عالمین بکونہ کذباً قطعاً والجواب من وجہین الاول انہم کانوا متمکنین من العلم بکونہ بہتاناً لان زوجۃ الرسول لایجوز ان تکون فاجرۃ انتہی

اور زیادہ توضیح کے خاطر اور بھی کچھ مطالعہ کیجئے تو اطمینان کامل حاصل ہوگا۔

الامام رازی تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۱۲ میں تحریر کرتے ہیں قولہ ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم۔ الافک ابلغ مایکون من الکذب والافتراء وقیل ھو البہتان وھو الامر الذی لاتشعر بہ حتی یفجاک واصلہ الافک وھو القلب لانہ قول مافوک عن وجہہ واجمع المسلمون علی ان المراد ما افک علی عائشہ وانما وصف اللہ تعالیٰ ذلک الکذب بکونہ افکا لان المعروف من حال عائشہ خلاف ذلک لوجوہ احدھا ان کونہا زوجۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم المعصوم یمنع من ذلک لان الانبیاء مبعوثون الی الکفار لیدعوھم ویستعطفوھم فیجب ان لایکون معہم ماینفرھم عنہم وکون الانسان بحیث تکون زوجتہ مسافحۃ من اعظم المنفرات فان قیل کیف جاز ان تکون امرأۃ النبی کافرۃ کامرأۃ نوح ولوط ولم یجز ان تکون فاجرۃ وایضا فلو لم یجز ذلک لکان الرسول اعرف الناس بامتناعہ ولو عرف ذلک لما ضاق قلبہ ولما سأل عائشۃ کیفیۃ الواقعۃ قلنا الجواب عن الاول ان الکفر لیس من المنفرات اما کونہا فاجرۃ فمن المنفرات والجواب عن الثانی انہ علیہ السلام کثیراً ماکان یضیق قلبہ من اقوال الکفار مع علمہ بفساد تلک الاقوال قال اللہ تعالیٰ ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون فکان ھذا من ھذا الباب وثانیہا ان المعروف من حال عائشۃ قبل تلک الواقعۃ انما ھو الصون والبعد عن مقدمات الفجور ومن کان کذلک کان اللائق احسان

جلد ۴ ص ۳۷۹ کتاب الشہادات میں ہے (فقال اسامۃ اھلک یا رسول اللہ ولا نعلم واللہ الا خیرا) انما حلف لیقوی عندہ علیہ الصلوۃ والسلام براءتہا فلا یشک انتہی

اس سے متبادر ہے کہ آپ کو واللہ کہنے میں مقصود تھا نفی شک اور تقویۃ براءت کا اور کیوں نہ ہو ایسی ارشاد الساری جلد ۷ ص ۲۶۳ کتاب التفسیر میں ہے (قالت بریرۃ لا والذی بعثک بالحق ان رأیت امرا اغمصہ علیہا اکثر انہا جاریۃ حدیثۃ السن تنام عن عجین اہلہا فتاتی الداجن فتاکلہ) قال ابن المنیر فی الحاشیۃ ہذا من الاستثناء البدیع الذی یراد بہ المبالغۃ فی نفی العیب کقولہ۔

ولا عیب فیہم غیر ان سیوفہم ✧ بہن فلول من قراع الکتائب

فغفلتہا عن عجینہا ابعد لہا من مثل الذی رمیت بہ واقرب الی ان تکون من المحصنات الغافلات المؤمنات وتعقبہ البدر الدمامینی فقال لیس فی الحدیث صورۃ استثناء بسوی وغیرہا من ادواتہ وانما فیہ ان رأیت علیہا امرا اغمصہ علیہا اکثر من انہا جاریۃ الخ لکن معنی ہذا قریب من معنی الاستثناء الخ نعم قولہا فی روایۃ ہشام بن عروۃ بما یاتی ان شاء اللہ تعالیٰ قریبا فی ہذہ السورۃ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذہب الاحمر استثناء صحیح فی نفی العیب عنہا انتہی۔ پھر اسی جلد کے ص ۲۵۲ پر روایت ہشام بن عروہ میں ہے (فقالت) ای الخادمۃ (سبحان اللہ واللہ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذہب الاحمر) بالغت فی نفی العیب انتہی۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے ہر مسلمان پر قبل نزول آیت کے بھی ایسا ہی اعتقاد واجب تھا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۳۸۱ میں تحریر کرتے ہیں اما قولہ سبحانک ہذا بہتان عظیم ففیہ سوالات الاول السوال الثانی لم اوجب علیہم ان یقولوا ہذا البہتان

انا اقطع بكذب المنافقين لان الله عصمك من وقوع الذباب على جلدك لانه يقع
على النجاسات فيتلطخ بها فلما عصمك الله تعالى عن ذلك القدر من القذر فكيف
لا يعصمك عن صحبة من تكون متلطخة بمثل هذه الفاحشة وقال عثمان رضی الله
تعالى عنه ان الله ما اوقع ظلك على الارض لئلا يضع انسان قدمه على ذلك
الظل وتكون الارض نجسا فلما لم يمكن احدا من وضع القدم على ظلك كيف
يمكن احدا من تلويث عرض زوجتك وقال على رضى الله تعالى عنهما رسول الله
كنا نصلى خلفك فخلعت نعلك فى اثناء الصلاة فخلعنا نعالنا فلما اتممت
الصلوة سالتنا سبب الخلع فقلنا للموافقة فقلت امرنى جبرئيل باخراجها لعدم
نظافتها فلما اخبرك الله تعالى ان على نعلك قذرا وامرك باخراجها عن رجلك
لما التصق بها من القذر فكيف لا يامرك باخراجها تقديران تكون متلطخة
بشئ من الفواحش انتهى۔ **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب **مدارج النبوۃ**
جلد ۲ ص ۳۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں آنچہ مذکور ہست در صحیح بخاری ہمین ہست کہ از علی و اسامہ
پرسیدہ و ایشان این جواب گفتند اما بعض علماء سیر قصہ عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہما و مشاورت آنحضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دادن ایشان ذکر کردہ اند و درانجا علی رم
نیز موافق ایشان گفتہ اما عمر گفت یا رسول اللہ مگس بر اندام تو نمی نشیند بجہت آنکہ مگس بر نجاست و مستقذرات
می افتد و پایہای او آلودہ بآن میگردد و خدا تعالیٰ ترا از ان نگاہ میدارد پس چگونہ ترا از کسیکہ بدترین
چیزہا آلودہ باشد نگاہ ندارد و عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر
زمین نجس افتد و حق تعالیٰ چون صیانت سایہ تو بدین مثابہ میکند چگونہ صیانت حرم محترم تو از ما نیا
نکند و علی مرتضی گفت کہ حق تعالیٰ روا نداشت کہ نعلین ملوث در نماز در پای مبارک تو باشد و خبر

الظن بمروثا لتهمان القارفين كانوا من المنافقين واتباعهم وقد عرف ان كلام العدو والمفتري ضرب من الهذيان فليموع هذه القرائن كان ذلك القول معلوم الفساد قبل نزول الوحی انتهی پھر لم یحرم بیہتی قبل الوحی سے ناشی اختلاج کا انسداد ہوگیا ہو تو فہو المراد نہین تو آیندہ مین انتظار کی مشقت گوارہ رہے بالفعل ایک بڑے شبہ کی طرف جو مشہور و زبان زد نزدیک و دور ہی متوجہ ہوکر اسکے قلع و قمع مین حتی الامکان سعی کرنی ضروری ہی لہذا وہ شبہ ذیل مین درج کرکے جواب کی گذارش کرتا ہون ❊

آٹھوان شبہ اسی قصہ مین کے مشورہ بیہ

بالخصوص یہ کہا جاتا ہی کہ نفس واقعہ کی چگونگی جناب سرور کو کما ینبغی او بقابل اطمینان معلوم تھی پھر اس بارہ مین صحابہ سے آپ کا مشورہ فرمانا خلاف علمیت اور منافی وقفیت ہی جسپر کوئی فائدہ مرتب نہین ہی ہرچند اسکا جواب اولی الالباب پر پوشیدہ نہین ہی ❊

تاہم انی جاعل فی الارض خلیفة اور شاورھم فی الامر ان آیات بینات کے تفاسیر مین اقوال علماء ثقات کے قابل ملاحظہ مین اور قصہ خاص مین جو مشورہ کیا گیا اوسمین تو وہ وہ عجائب و غرائب دلیلین صحابہ نے پیش کین جسکے مطالعہ سے ہر ایک صاحب اسلام کے ایمان مین ایک گونہ خاص نضارہ و تازگی حاصل ہوئے بغیر رہیگی نہین اگر مشورہ نہوتا تو یہ دلائل ہمین کہان سے سننے نصیب ہوتے جو تفسیر مدارک التنزیل وغیرہ مین تحریر فرماتے ہین روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی تلک الایام اکثر اوقاتہ فی البیت فدخل علیہ عمر واستشارہ فی تلک الواقعة فقال عمر یا رسول اللہ

رار صورة لاتقلوا غالبا عما قالوه فانظر ما علمه الله من الوحی وآدم بین الماء والطین فتلون تلوینات الشان بالامر تعلیما للورثة الذین بعده الی یوم القیمة کیف یفعلون بالاسرار کما لحق جاء ما علمه یرفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل وامنا قالت مقالها فنا عن السوی کقول الخلیل لجبرئیل اما الیک فلا علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام

فانظر تشریع محمد انتہی ۔ اس سے قول لم یجزم نبینا بتقبل الوحی کا وہن دریافت ہو سکتا ہو ۔ عادت سے نہایت ملامت بل فارسی عبارات کے کنایات واشارات پر از بان اربابِ تلبیس و اصحاب تو سب اگر حادی ہوں تو بہا نہیں تو اب ایک عام فہم اردو کتاب کی نقل عبارت پر اکتفا کرتا ہوں اسی کو ملاحظہ فرما کر رفع تردد کرلیں کتاب لاجواب وسیلۂ جلیلہ کے ... پر مولانا وکیل احمد صاحب ارشاد فرماتے ہیں پہ چھا شبہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب مالیعرض ماکان وما یکون کا تسلیم کیا گیا تو پھر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں آپ کو کیوں تردد رہا جب وحی نازل ہوئی آپ کو اطمینان ہوا ہم کہتے ہیں کہ اس بحث میں پہلے یہ بات بہ خیال کیا جاتا ہو شاید مشرکین کہ بھی اس سے بڑھکر حجت پیش نہ کر سکتے مولوی خرم علی نے یہ شبہ پیش کیا ہو نصیحت المسلمین میں ہو اور کافروں نے حضرت عائشہ پر تہمت باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہت روزوں کے بعد خدا نے قرآن میں فرمایا کہ عائشہ پاک ہو کافر جھوٹے ہیں تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوا ہوتا تو غم کیوں ہوتا فقط ہم کہتے ہیں یہ شبہ اصل واقعہ کی جہالت یا چشم پوشی سے ناشی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل واقعہ میں سر مو تردد نہیں تھا منافقین کی شہرت البتہ آپ کو رنج تھا اس امر میں وحی کے قبل جو کچھ آپ نے تفتیش فرمائی اسمیں بعض تشریع منظور تھی وحی سے آپ براءت چاہتے تھے تاکہ منافقین کی زبان بند ہو ایسی صورت میں کہ کفار طرح طرح سے اپنے

گردد تا آنکشتی آزار از پای مبارک خود اگر این امر واقع بودی خبر کردی ترا بدان خاطر جمع دار که بحقیقت
حال ترا خبر خواہند کرد چون آنحضرت این سخنان شنید بمسجد رفت و خطبہ خواند و گفت کیست کہ
نصرت و مدد مرا و انتقام کشد الخ انتہی تفسیر مدارک اور تفسیر کبیر جلد ٦ صفحہ ٢٧٥ میں ہو ور وی ان ٣٠٩
ابا ایوب الانصاری قال لامرأتہ الا ترین ما یقال قالت لو کنت بدل صفوان اکنت تظن بحرم
رسول اللہ سوء قال لا قالت ولو کنت انا بدل عائشۃ ما خنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فعائشۃ خیر منی وصفوان خیر منك نزع اللہ الخائضین فی الافك لولا
اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیرا وقالوا ھذا افك مبین انتہی
فاضل شمعوانی جمع النہایہ صفحہ ١٢٣ اور امام قسطلانی ارشاد الساری جلد ٤ صفحہ ٣٩٢
میں تحریر فرماتے ہیں قال الصلاح الصفدی رأیت بخط ابن حلکان ان مسلما ناظر نصرانیا
فقال النصرانی فی خلال الکلام محتجا فی خطابہ لقبیح آثامہ یا مسلم کیف کان وجہ
زوجۃ نبیکم عائشۃ فی تخلفہا عن الرکب عند نبیکم معتذرۃ بضیاع عقدھا فقال
لہ المسلم یا نصرانی کان وجہہا کوجہ بنت عمران لما اتت بعیسی تحملہ من غیر زوج
فمہما اعتقدت فی دینك من براۃ مریم اعتقدنا مثلہ فی دیننا من براۃ عائشۃ زوج
نبینا فانقطع النصرانی ولم یحر جوابا انتہی ان تمام عبارات سے نتیجہ نکالنا ناظرین با تمکین
پر اگر دشوار ہو تو جانے دیں اور علامہ سید علی بن سلیمان الدمنتی رحمہ اللہ تعالیٰ کی
شرح التوشیح صفحہ ١٩٢ کو ملاحظہ فرماویں قولہا واللہ لا اقوم الا اللہ و لا احمد الا اللہ
اطلقت ذلك لما خامرہا من غضب اذ لم یبادروا الی تکذیب من قال ذلك فیہا
مع تحققہم حسن طریقتہا و قال ابن الجوزی قالت ذلك دلالا کما یدل الحبیب علی
حبیبہ قلت سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیٔ وانما خفی علی من

پر استدلال کمال جہالت پر دال ہے بخاری شریف میں باب طرح الامام المسئلۃ علی اصحابہ لیختبر ما عندھم من العلم موجود ہے اور یختبر ہونا شبہ آیہ وما تلک بیمینک یا موسیٰ سے مردود ہے

نواں شبہ قصہ ضیاع عقد پر ہے

ملا علی قاری رحمہ الباری اپنے موضوعات کبیر ص ۱۱۹ میں تحریر کرتے ہیں

فقد ذکر العماد بن کثیر فی تفسیرہ وھو من اکابر المحدثین قال البخاری حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ علیہ السلام فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فاتی الناس الی ابی بکر فقالوا الا تری ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فجاء ابوبکر ورسول اللہ واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبست رسول اللہ والناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء قالت فعاتبنی ابوبکر وقال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی ولا یمنعنی من التحرک الا مکان رسول اللہ علی فخذی فقام علیہ السلام حین اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ آیۃ التیمم فقال اسید بن الحضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ انتھی۔

ہرچند غلام محمد نے دلائل زعومہ کے تیسری فصل کے اخیر میں تحریر کردیا ہے کہ حضرت علامہ ملا علی قاری رحمہ اپنے موضوعات کبیر ص ۱۱۹، ۱۲۶ میں اس مسئلہ کو بہت وضاحت

دل کے پھپھولے توڑتے ہوں اور ہرزہ سرائی میں مشغول ہوں بدون تمسک وحی کے مقتضائے مصلحت نہ تھا کہ آپ بطور خود اپنے علم کی بنا پر برأت فرماتے چونکہ وحی میں توقف ہوا اور منافقین کی زبان درازی چلی آپ کو زیادہ تردد ہوا اگر آپ کو نفس معاملہ میں اطمینان نہوتا اور صرف منافقین کی یاوہ گوئی سے ملال نہوتا تو منبر پر رونق افروز ہو کے یہ نہ فرماتے یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اہلی واللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا یعنے اے گروہ مسلمانان کی کون شخص مجھ سے معذرت کریگا ایسے شخص سے جسنے ہماری اہل کو اذیت پہنچائی خدا کی قسم مجکو اپنی اہل پر بجز خیر کے کسی قسم کی بدگمانی نہیں یہاں علم بمعنے اذعان ہو تو اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی کے معاملے میں اطمینان کلی تھا صرف منافقین کے بہتان سے تردد تھا انتہی۔ فظہر الحق وخسر ھنالک الکافرون +

تنبیہ حاشیۂ **جامع الفصولین** جلد ۲ ص ۳۰۲ [۳۱۳] وقال التلمسانی فی حاشیۃ علی الشفاء مسئلہ من قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج مخرج البول ھل یقتل ام لا فاجاب الحاج بانہ ان قال بسبیل من ذکر الفضل فھو یقتل ولا یستتاب وان ذکرہ فی جواب ذکر الصلحاء او اراد انہ من البشر فانہ یضرب ضربا شدیدا ویشعار ولا یقتل وان تجرد کلامہ فی جواب قتل ولا یستتاب ام اسمین واجبی واقعہ سے خبر دینے والا واجب القتل ہو تو پھر آنحضرت علیہ السلام کے مداح من حیث العلم کے برخلاف اس امر غیر واقعی سے استدلال کرنے والا قتل نہ کیا جاوے تو پھر جو بیان بھی کیوں نہ جاوے جواب الجواب میں اس سے اغماض نہ کیا جاوے یہ یاد رہے بہر طور آپ کا شعور فرمانا صحابہ سے باوجود غرض تشریح کے اور فوائد کا بھی مشعر ہے اس سے آپ کی لاعلمی

حماه الله واستر دالجمال ببرقع　　فان لحت حاضت فی الخدور العواتق

وقطعن ایدیهن جرحها بالسکاکین من فرط الدهشة انتهی **تفسیر معالم التنزیل**

جلد ۲ صفحہ ۱۵۲ میں ہے وقطعن ایدیهن ای حززن بالسکاکین التی معهن ایدیهن وهن یحسبن

انهن یقطعن الاترج ولم یجدن الالم لشغل قلوبهن بیوسف قال مجاهد فما

احسسن الا بالدم وقال قتادہ ابن ایدیهن حتی القینها والاصح انه کان قطعا

بلا ابانة انتهی **تفسیر جلالین** صفحہ ۱۹۳ میں ہے وقطعن ایدیهن بالسکاکین ولم

یشعرن بالالم لشغل قلوبهن بیوسف انتهی ٭

تفسیر عرائس البیان صفحہ ۳۲۳ میں ہے قال ابو سعید الخراز الماخوذ فی حال

المشاهدة ما شاهد حسه با شاهد نفسه لایحس ما جری علیه قال الله تعالیٰ

فلما راینه اکبرنه الایة وقال ابن عطاء دهشن فی یوسف وتحیرن حتی قطعن

ایدیهن فهذه علة مشاهدة مخلوق لمخلوق فکیف من یاخذه مشاهدة من

الحق فلم ینکر علیه بتغیر صفاته علیه او ینطق فی الوقت علی حد الغلبة بمراء

کثیرة انتهی **تفسیر حسینی** صفحہ ۳۲۵ میں ہے در حقائق سلمی مذکور ہست کہ حق سبحانہ بہ این آیت

اہل ایمان را بشارت میدہد و اسرار زنش سیکند کہ مخلوقی در رویت مخلوقی بدان مرتبہ رسید کہ احساس الم

قطع یہ نکرد شاید در شہود پرتو جمال خالق باینکہ اہیچ بلا و عنا متالم نشود انتہی **منہاج الاحباب**

فی معرفۃ الآل والاصحاب صفحہ ۱۰۳ میں ہے در کتاب فصول الامام ابو البرکات احمد

بن الامام السعید ابی منصور محمد بن احمد بن البزدوی رحمۃ اللہ علیہ مذکور ہست کہ ولقضی عالی کرم اللہ

تعالیٰ وجہہ روزی در مسجد کوفہ نماز میگذارد وسقف مسجد در افتاد وہمہ در مسجد دویدند

چون از نماز فارغ شد گفتند عجیب گفتند سقف مسجد افتاد گفت کنت فی الصلوٰۃ

سے لکھا ہے جس سے شمول اور چند دلائل نفی کے یہ بھی دلیل لاعلمی بالی ہو مجھ بڑا حیرت ہے
کرزن گزٹ نمبر ۳ جلد ۲ تاریخ ۲ جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ صفحہ ۲ جدول اول میں حکیم ابوتراب
محمد عبدالحق نے ایک حدیث کے ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہے اصل حدیث شریف
مشکوٰۃ المصابیح باب الستر کی فصل ثانی میں یوں ہے وعن ابی سعید الخدری قال بینما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ اذ خلع نعلیہ فوضعہما عن یسارہ
فلما رای ذلک القوم القوا نعالہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتہ
قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رأیناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا اذا جاء احدکم المسجد فلینظر
فان رای فی نعلیہ قذرا فلیمسحہ ولیصل فیہما رواہ ابوداود والدارمی اسکا
مضمون ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا کا ترجمہ کیا ہے پھر فرمایا آپ نے کہ مجھے
تو جبرئیل نے اطلاع دی تھی کہ جوتی ناپاک ہے۔ پھر جدول دوم میں یہ تصریح کی ہے کہ اس حدیث
سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں اور دوسری یہ کہ رسول خدا کو غیب کا علم ہوتا تو ورنہ ناپاک جوتے
سے نماز کیوں شروع کرتے ۔

الجواب وہو الملہم للصواب

تفسیر انوار التنزیل صفحہ ۳۹۲ میں ہے قال اللہ تعالیٰ فلما رأینہ اکبرنہ عظمنہ وہبن
حسنہ الفائق وقیل اکبرن بمعنی حضن من اکبرت المرأۃ اذا حاضت لانہا تدخل الکبر
بالحیض والہاء ضمیر للمصدر او لیوسف علی حذف اللام ای حضن لہ من شدۃ
الشبق کما قال المتنبی ـ

الملك الغفور وهل عملنا يوما من الصلوٰة وسائر الطاعات ولم يخطر ببالنا الا الله وقد تمت تلك الطاعة على الوجه التام ولكن ذلك بالنسبة الى احوالنا ومقاماتنا فاذا قلنا بالنسبة الى من اقتدينا به صلى الله عليه وسلم ظهر انها كانت كلامع سراب بقيعة يحسبها الظمآن ماء بل بالنسبة اى ما كان لبعض اصحابه ولقد بلغ ان امير المومنين علی بن ابی طالب رضی الله عنه فی بعض الحروب للجهاد بها اصيب بسهم ثم جذب السهم من عضوه الشريف وبقى النصل فيه فقالوا ان لم يجرح العضو لا يمكن استخراج النصل ويخاف من ايذاء الامر وقطع عضوه الشريف فقال رضی الله عنه اذا اشتغلت بالصلوٰة فاستخرجوه فلما افتتح الصلوٰة قطعوا وجرحوا العضو واستخرجوا النصل وهو رضى الله تعالى عنه لم يتغير فی صلاته فلما فرغ قال لم لم تستخرجوه فقالوا قد استخرجناه فانظر الى ابتهاله الى ربه واستغراقه فی عوالم الجمعية عليه حتى لم يحس بجرح العضو واستخراج النصل من حواللحم ونحن اذا اعضنا قملة او برغوثة بل اذا وقع ذباب نتشوش ولا يبقى لنا حضور فاين نحن من تلك الحالات والمقامات انتهى ـ **علامہ شیخ ابراہیم بیجوری رحمہ اللہ تعالیٰ تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص٦٦ میں تحریر فرماتے ہیں**

واما السهو فممتنع على الانبياء فی الاخبار البلاغية كقولهم الجنة اعدت للمتقين وعذاب القبر واجب وهكذا وغير البلاغية كقام زيد وقعد عمرو وهكذا وجائز عليهم فی الافعال البلاغية وغيرها كالسهو فی الصلوٰة للتشريع لكن لم يكن سهوهم ناشيا عن اشتغالهم بغيره ولذا قال بعضهم ـ

یا سائلی عن رسول الله كيف سهى	والسهو من كل قلب غافل لاه
قد غاب عن كل شئ سره فسها	عما سوى الله فالتعظيم لله

زانچنان بتو مشغولم ای بهشتی روست | که یاد خویشتنم در ضمیر می آید

و نیز همین اسرار کردگار نور الدین عبد الرحمن جامی در تحفة الاحرار حکایت کشیدن پیکان آن تیر است که کیش ولایت در رعیتگاه انگشتش کمان مجاهده بمشاهده بود باین مضمون اشاره نموده و ابیات چند در رشته نظم در سلک آورده ـ

شیر خدا شاه ولایت علی | صیقل شرک خفی و جلی
روز احد چون صف هیجا گرفت | تیر مخالف بتنش جا گرفت
غنچه پیکان بگل او نهفت | صد گل راحت بگل او شگفت
روی عبادت سوی محراب کرد | پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چو بفراختند | چاک چون گل بتنش انداختند
غرقه بخون غنچه زنگار گون | آمد از آن گلبن احسان برون
گل گل خونش بمصلا چکید | گشت چو فارغ ز نماز آن بدید
کین همه گل چیست ته پای من | ساخته گلزار مصلای من
صورت حالش چو نمودند باز | گفت که سوگند بدانای راز
کز الم تیغ ندارم خبر | گرچه ز من نیست خبردار تر
طایر من سدره نشین شد چه باک | گر شودم تن چو قفس چاک چاک
جامی از آلایش تن پاک شو | در قدم پاکروان خاک شو
باشد از آن خاک بگردی رسی | گرد شکافی و بمردی رسی

ولعل شیخ الاسلام والمسلمین حجة الله فی العالمین زین الدین ابوبکر محمد الخوافی
رحمه الله تعالی اشار الی هذا فی وصایاه قال بعد تمهید الحث علی الخضوع فی الطاعة

تکلم کردن در حال شریف سید الکائنات علیه افضل الصلاة واکمل التحیات بقیاس ملکه
بدریافت معرفت خود واندر دائرہ حسن ادب بیرون ہست وحکم تکلم در متشابہات دارد الٰہی ۞
اے عبارات نادرہ مقامات فکر عالی اور ان رسائی محروم ہیں اب آکے نفس
ست کے قلع قمع [illegible] تمام اوہام
لا الٰہ اور خیالات باطلہ نیست و نابود ہو جائینگے۔ عارف کامل **جلال الدین**
رومی **مثنوی** شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اندرین بودند کآواز صلا | مصطفی بشنید از سوی علا
خواست آبی و وضو را تازه کرد | دست و رو را شست او زان آب سرد
هر دو پا شست و بموزه کرد رای | موزه را بربود یک موزه ربای
دست سوی موزه برد آن خوش خطاب | موزه را بربود از دستش عقاب
موزه را اندر هوا برد او چو باد | پس نگون کرد و ازان ماری فتاد
در فتاد از موزه یک مار سیاه | زان عنایت شد عقابش نیکخواه
پس عقاب آن موزه را آورد باز | گفت هین بستان و رو سوی نماز
از ضرورت کردم این گستاخی | من ز ادب دارم شکسته گردنی
پس رسولش شکر کرد و گفت ما | این جفا دیدیم و خود بود آن وفا
موزه بربودی و من درهم شدم | تو غمم بردی و من در غم شدم
گرچه هر غیبی خدا ما را نمود | دل در آن لحظه بخود مشغول بود
گفت دور از تو که غفلت از تو رست | دیدن آن غیب هم از عکس تست
مار در موزه ببینم در هوا | نیست از من عکس تست ای مصطفی

وبالجملة يجوز على ظواهرهم ما يجوز على البشر مما لا يؤدي الى نقص
واما بواطنهم فمنزهة عن ذلك متعلقة بربهم وفي المنن كان معروف
الكرخي يقول لي ثلاثون سنة في حضرت الله تعالى ما خرجت فانا
اكلم الله تعالى والناس يظنون اني اكلمهم اه فاذا كان هذا حال احاد الاتباع
فما بالك بالانبياء خصوصاً رئيسهم الاعظم صلى الله عليه وسلم انتهى۔

علامہ علی قاری مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں تحریر
فرماتے ہیں والا مقام لي مع الله وقت لا يسعني فيه ملك مقرب ولا نبي مرسل
معلوم لنبينا صلی الله عليه وسلم اذ فيه اشارة الى تمكينه وقت كشوف المشاهدة
واستغراقه في بحر الوحدة حيث لا يبقى منه اثر البشرية والكونين وهذا محل
استقامة في مشهد التمكين الذي اخبر الله عنه بقوله فكان قاب قوسين
او ادنى وليس هناك مقام جبرئيل وجميع الكروبيين ولا مقام العمر الخليل
ومن دونهم من الانبياء وكان اكثر اوقاته كذلك لكن يرده الله الى تاديب امته
في بعض الاوقات ليجري عليه احكام التكوين ولا يذوب في انوار كبرياء
الأزل انتهى **حضرت محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج النبوۃ** میں
میں تحریر فرماتے ہیں نعم دل بیدار ست و خواب را دروے تاثیری نی لیکن میتواند کہ اورا
حالتی و شہودی دست دہد دران مستغرق گردد و از ماسوی آن شہود از صور و معانی
غافل و ذاہل باشد چنانکہ در بعض احیان در حالت وحی مثل این معنی روئے میداد
پس باعث عدم ادراک و نسیان غفلت لازم نباشد بلکہ طریان حالت عظیم بر دل شریف
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آنرا جز خدا عزوجل نشناسد فافہم وباللہ التوفیق الخ بالجملة

مصطفی میدید احوال شمش ❖ لیاب ماندید و فرمان پیش

تلویت نعل شریف کی خبر جو جبرئیل امین نے دی ہو اما جبرئیل امین کو غیر کے نعل مین کیا لگا ہو یہ خبر کہان سے اسکی جستجو بھی حکیم ابو تراب محمد عبد الحق کو بہت سی حیرت مین ڈالے بغیر نہین رہے گی اب ملاحظہ فرمالیجئے جو ہے بالغرض مان لیا کہ حضرت رسول مقبول کو وقوف علی ماہی نعلہ الشریف نہین تھا اور جبرئیل علیہ السلام نے اطلاع دیکر آگاہ کیا اب کیا ارشاد ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہان سے جانا اور اس علم کا کسکو قرینہ گردانا تو بجز اسکے شاید جواب نہین ہوگا کہ لوح سے اطلاع حاصل کرکے جناب نبوی کو خبر دی تھی اگر یہی جواب ہے اور ضرور یہی قرین صواب ہے پھر اتنی تنگا پو علامت ۳۶ علامت ۳۷ علامت ۳۸ علامت ۳۹ علامت ۴۰ علامت ۴۱ علامت ۴۲ علامت ۴۳ علامت ۴۴ علامت ۴۵ علامت ۴۶ علامت ۴۷ علامت ۴۸ علامت ۴۹ تا ۵۰ مین کے مندرج مضمون مذکورے کے رد کی میار منشور ثمراۃ الاوراق ۱۰۱ مین ہو قال عبد اللہ الاسطرلابی ۔

اهدی لمجلسه الکریم وانما	اهدی له ما حاز من نعمائه
کالبحر یمطره السحاب وماله	فضل علیه لانه من مائه

انتہی فالحق ظہر علیہ الظہور و طابق المثل المشہور قال السعدی رحمہ اللہ تعالی

برد بوستان بان بایوان شاہ	بتحفہ ثمر ہم ز بستان شاہ

جبرئیل علیہ السلام کے اطلاع کی انکی یہ توجیہ ل سے بھی اشارہ کر دیا ہو صاف کہدیا ہے ۔

گفت دور از تو کہ غفلت از تو رست	دیدیم آن غیب را از عکس تو ہست
ما در موزہ بہ بینم در ہوا	نیست از من عکس تست ای مصطفی

یہ اشارہ بھی حکیم صاحب اگر نہ سمجھین تو انھین خدا سمجھے ۔

بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم میں ہے پس معنی بیت اینچنین است کہ دل
بخود مشغول بود کہ نقش دل را مشاہدہ میکرد و ذات با حدیث با جمیع اسما را در دل است
پس بسبب استغراق درین مشاہدات توجہ بسوی اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ
ماندند واین وجہ وجیہ ہست الم مقصود آنست کہ باوصف نزول بشریت دل در تماشای
نقش خود بود و التفات بسوی اکوان کہ غائب از حس بودند نبود بااین تماشا والتفات بآن
چون برون عقاب دیدہ مزاج برعقاب ورہم شد واین منافی آن تماشا نیست وغیبت مراد از
استغراق محویت یا فنا تا در ہم بودن صورت نہ بندد انتہی ؎

جمیع ما تقدم فی ہذہ الشبہۃ سے بہ ظاہر ہو گیا ایسے امور مشعر غفلت و ذہول کا منشا
لاعلمی نہیں ہے بلکہ کسی خاص طور سے ایک نوع کی کم توجہی کے باعث یہ حالات مشاہدہ
کئے گئے تھے جس میں بھی ان کے فوائد اور عوائد کا فیضان منظور نظر تھا مثلاً ہار کے
بارے میں اگر فی الحال ہی ارشاد کر دیتے کہ شتر کے نیچے تو پھر اوٹھا کر بجزء دانگی کے اور
کیا تھا او کس قدر سکوت فرمایا لوگ رکے رہے آپ نے استراحت فرمائی نماز کا وقت
آگیا پانی نہیں ہونے کی جہت سے آیت شرعیت تیمم نازل ہو گئی جس کے طرف سیدہ کا
اشارہ بھی مروی ہے پھر لاعلمی کو سبب کہاں سے ملا جس پر اثنا عشر زمان کو انکار ہو یا اور کو
اظہار پر ناز و افتخار۔ مثنوی شریف دفتر دوم ص ۲۹۳ پر مولانا خاص ایک قصہ کے
ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مصطفی صبح آمد و در را کشود	صبح آن گمراہ را او درہ نمود
در گشادہ گشت پنہان مصطفی	تا نگردد شرمسار آن مبتلا
تا برون آید رود گستاخ او	تا نہ بیند در کشا را پشت ورو

قاف وذال سجمہ دراصل آنچہ مکروہ پندارد آنرا طبع وظاہر انجا ستی نبود کہ نماز بآن درست نباشد بلکہ چیزے بود مستقذر کہ طبع آن را ناخوش دارد والا نماز از سر میگرفت کہ بعضی از نماز بآن گزاردہ بود و خبر دادن جبرئیل و برآوردن انرا بجہت کمال تنظیف وتطہیر بود کہ لائق بحال شریف وی بود انتہی ؞

نواں شبہ ناشی عبارت فتاوی قاضیخان سے ہے

محمد عبد العزیز نامی ایک صاحب نمبر اپنے فتوے مطبوعہ مطبع انصاری دہلی مین نفی علم غیب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عبارت قاضی خان سے مستدل ہین پھر غلام محمد اپنے مرتبہ استفسار کے صفحہ ۴ پر تحریر کرتے ہین اور اسیطرح ردالمختار. عالمگیری قاضی خان نصاب الاحتساب وغیرہ کتب فقہ بھی مؤید ہین تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لم یجز وقالوا یکون کفرًا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو ماکان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتہی ؞

الجواب وہو الملہم للصواب

مخفی و مستتر نہین کہ خادم اہل حدیث مذکور عبد العزیز تو غیب دانی رسول یزدانی سے بالاسہ منکر ہی ہے اوسکی تو شکایت نہین مگر قابل تحسین اور لایق آفرین تو چالاکی غلام محمد کی ہے جسکا دعوی ایجاب جزئی کا اور دلیل سلب کلی کی ہے اور عوام کو مغالطہ دینے پر ہاتھ ولا کیا خوب اسلوب سے رواں ہے کہ نقل کرین عبارت قاضیخان کی اور متعدد کتب کا نام وزن بھاری کرنے کو زیادہ کردینے مین ہمچشمون سے تو نہین مگر خداوند پاک سے بھی نہ شرمائین

اما یہان پر اتنی تحقیق تو ضروری ہو کہ نعلین پاک سرور لولاک مین ایسا کیا اور کتنا کچھ لگا ہوا تھا جو آپ کو خبر نہ رہی اور مخالفین کو اسقدر وسوسہ و اوہام کرنے کا موقع ہاتھ لگا جب اسکی تفتیش کی تو بیساختہ کسی کا یہ شعر یاد آگیا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دلکا || جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

حقیقت حال تو اوتنی ہو جو کمال الدین دمیری رحمہ اللہ تعالی حیوۃ الحیوان جلد اول صفحہ ۲۲۴ مین تحریر کرتے ہین۔ الحلم۔ القراد العظیم الواحدۃ حلمۃ قال الجوہری ہو مثل القمل وسیاتی انه القراد المہزول الخ وروی ابو داؤد عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابه یوما فنزع نعلیه ووضعہما علی یساره فلما رای ذلک القوم القوا نعالہم فلما انقضت الصلوۃ قال ما لکم خلعتم نعالکم قالوا یا نبی اللہ رایناک خلعت نعلیک فخلعنا نعالنا فقال علیہ الصلوۃ والسلام انما نزعتہما لان جبرئیل اخبرنی ان فیہما دم حلمۃ انتہی قلت والمراد به الدم الیسیر المعفو عنه وانما خلعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنزہا عن النجاسۃ وان کان معفوا عنہا انتہی۔

فقیر سراپا تقصیر کہتا ہو کہ یہہ تو ایک جون یا حلمہ کا خون نعل مین لگا ہوا تھا آپ سے علم محیط سے تو ذرہ بھر بھی آسمانون اور زمین مین من حیث مرتبت غائب نہین ہو دیکھو علامت کو غور سے پھر یہان اسقدر خون سے اغماض اور درگذر کا مبنی تشریع محض یا اور خبر دینا جبرئیل کا بنا بر تنظیف و تطہیر ہو اسمین استدلال مخالفین کو کچھ بھی علاقہ نہین ہو نیز عدم اعادہ نماز کا قوی قرینہ قائم ہو محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ صفحہ ۳۲۳ مین اسی زیر بحث والی حدیث کی شرح مین تحریر فرماتے ہین: قد لغنح

ને અને. તેના. રસુલને ગવાહ. કીધા છે અથવા ફરીશતા
ને ગવાહ કીધા છે.તો.તે કાફર. થાએ છે કારણ કે તે. એમ
સમજે કે ખુદાનો રસુલ છુપી. વાત. જાણે છે પણ. પે
ગમબર (સલ) જ્યારે. જીવતા છુપી વાત. જાણતા નહોતા
તો. પછી મરણ પછી કેમ. જાણશે.

پھر اسکا ترجمہ انگریزی مین بدین الفاظ کرادیا ہے -

۳۳۳

Kaji Sanaullah of Panipat says in Irshadul tulebin that if a man offers us witnesses of an action God and Rasul, he at once becomes a Kafar (an unbeliever), because Ilme geb (inherent knowledge) is for prophets. It is said in Fatava Kajikhan that if a man marries without a witness, and says that his witnesses are God and Rasul, or angels, he becomes a Kafar Because suppose a God's Rasul knows secret. But if the prophet did not know secret when living, how could he known them after death

پھر اسی پر اکتفا کیسی ترجمہ کرتے فقرہ بڑھانے اور جملہ گھٹانے سے بھی باز نہ آئین آخر الذکر
غلام محمد استغفار کے اسی صـ۱۲ پر اختتام تقریر کے پائین علامت مہر مربع مستطیل خانہ مین بانیا
صورت بتاتے ہین | صادق غلام محمد ۱۲ | اسکو ملاحظہ کرنے والا انکو صادق کیون نجانے
اور کاذب کیونکر مانے بالخصوص جبکہ آپ ابن حافظ صادق بھی ہون تو تو پھر خود صادق
ابن الصادق ٹھہرے اور خاندانی سچے مانے گئے باین ہمہ برعکس نہند نام زنگی کافور
کا مطلب کیا عمدہ ظہور مین لادیا کہ لعین ابدی کو بھی شرما دیا تفسیر کبیر جلد ۵ مین فخر رازی
۳۲۹
زیر آیۃ لاغوینہم اجمعین الا عبادک المخلصین تحریر فرماتے ہین ان الذی حمل ابلیس علی ذکر
ھذا الاستثناء ان لا یصیر کاذبا فی دعواہ فلما احترز ابلیس عن الکذب علمنا ان الکذب فی
غایۃ الخساسۃ انتہی ہر چند جھوٹ بیے انتہا کی خساسۃ سے ابلیس احتراز کرے مگر صادق اور
طرفہ یہ کہ ابن الصادق اوسکو استعمال سے نڈر ری تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ آپنے جو تحفۃ الہند
کی گجراتی ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہے اوسکی فہرست صـ مین یہ لکھدیا ہے ۔

۳۳۱
૧૨૦ ,, [નં૧૨] છુપી વાત ખુદા વગર કોઇ જાણતો નથી

۳۳۱
God only knows secrets ۔ جسکی انگریزی بھی یہ کردی ہے ۔
صفحہ ۱۲ جب دیکھا تو جو تحریر کردیا ہے وہ بلفظہ درج ذیل ہے ۔

۳۳۲
૧ ઇરશાદુલતાલેબીન માફ્રાએ અસબાબીલ્લાહુ સાહેબ (૨૯)
કહે છે કે, જે કોઈ કહે કે આ કામ પર ખુદા અને રસુલ
ગવાહ છે. તો તે કાફર થઈ જાય છે " કારણ કે ઇલ્મે
ગેબ ને પેગમબર માટે સમજે. ફનાવા કાળ ખાન મા છે
કે જે કોઈ. વગર સા ફીકર. નીકાહ કરે અને કહે કે ખુદા

اتفاق ہے پھر قاضی خان جیسے معتبر فتاوے کا اب حاشیہ چون دیراہی نہین رہی تکفیر معتقد علم غیب کی غیر خدائے پاک کیلئے گویا مجمع علیہ ہوگئی جسمین خواہ کسی قسم کی غیب اور کیسی ہی کیون نہو تمام وکمال داخل وشامل ہے مگر کوتاہ عقل کو اتنا بھی نہین سوجھا اور اور ناعاقبت اندیش نے یہ نہ سوچا کہ بگڑوائے ۔

اول لبطا لسان اثر ظلم میرسد	پیش از ہدف ہمیشہ کمان نالہ میکند

خود کو اس سوئی اور پھر لا ہی زنجیر تکفیر سے کب رہائی حاصل ہوگی جو بتعدد کو اعتقادات مین ایجاب جزئی کا اعتقاد ظاہرا قبول کر لیا ہو حق ہے کہ ۔

باز گردیدن ندارد سود جاہل را ز جہل	قلب نادان گر کنی صد بار نادان میشود

قابل افسوس تو حال اون سفلہ مزاجون اور رذیل بھڈیلون بدکیشون کا ہے اور لائق حیرت تو حال ذریت دنابیہ نجدیہ کے بعض بعض اون خویشون کا ہے جو غلام محمد کی جانب سے ازالہ اور استفسار وغیرہ کی اشاعت کے ایجنٹ قرار دیے گئے اور اشاعت تکفیر کے کمشنر مقرر کیے گئے تھے غلام محمد کی مکاری اور اوسکے پارٹی کی عیاری نے اونھین بالکل سراسیمہ اور سیاہ سینہ کردیا تاہم بیچارے یون نہ سمجھے کہ لعواے

رد حق عشق احمد بندگان چیدہ خود را	بجا صاحب شاہ می بخشد مئی نوشیدہ خود را

یہ کاوش کسکے ساتھ کرتے ہین اور یہ عداوت کا دم کسکے آگے بھرتے ہین مآل ان چرب زبانیون کا اور مآل ان گستاخیون کا کیا ہوگا پھر ظاہر ہوگا کہ بجز تباہی اور روسیاہی کے کچھ بھی حاصل نہین ہوا خسر الدنیا والآخرة ذلک ھو الخسران المبین ۔

امام المنکرین غلام محمد کے مذکورہ انگریزی گجراتی ترجمہ کا مقابلہ عبارت ملا قنوجی سے جسے ذیل مین درج کرتا ہون کرکے جانچ لیجئے کہ دراصل یہ ترجمہ عبارت قاضیخان کا

جبکہ گجراتی اور انگریزی ہر دو ترجمہ حرف بحرف اذہان عالیہ میں مرتکز ہو گئے تو اب اصل عبارت فتاوی قاضیخان کو بغور ملاحظہ کیجئے کہ وہ کسطور پر ہے پس واضح ہو کہ قاضیخان میں یہ مسئلہ دو جا ہے پر باختلاف الفاظ یسیرہ مذکور ہے اول تو کتاب النکاح کی فصل فی شرائط النکاح جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ ۳۳۴ پر یوں ہے رجل تزوج امرأۃ بشہادۃ اللہ ورسولہ کان باطلا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بشہود وکل نکاح یکون بشہادۃ اللہ وبعضہم جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو کفر انتہی پھر کتاب السیر کے باب مایکون کفرا من المسلم وما لا یکون جلد ۴ صفحہ ۴۷۸ ۳۳۵ پر یوں ہے رجل تزوج امرأۃ بغیر شہود فقال الرجل والمرأۃ خدای را و پیغمبر را گواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب[۴] حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتہی پر ظاہر ہے کہ مذکور ترجمہ پہلی عبارت کا ہرگز نہیں ہے تو عبارت ثانیہ متعین رہی اب غور و تامل درکار ہے کہ اس میں بلکہ عبارت اولی تک میں فرشتہ کا ذکر نہیں ہے جو ترجمہ میں بڑھایا گیا ہے اور اس پہلی عبارت میں جعلوا ہے مگر پچھلی عبارت میں صاف قالوا موجود ہے جو ترجمہ میں گھٹایا گیا ہے ایسی فاحش تحریف اور خیانت فی النقل کے ساتھ بھی صادق غلام محمد ابن حافظ صادق صادق ابن الصادق ہیں اور بسبب فرط شرم و حیا کے زندہ بھی ہیں اتنا ہی نہیں مگر تالیف و ترجمہ کا فیض بدستور جاری بھی ہے سچ ہے اذا لم تستحی فاعمل ما شئت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؎

قالوا کے فقرہ کو ترجمہ سے چھٹ کر دینے میں بجز مغالطہ عوام اور کوئی غرض وابستہ نہیں تھی محض اس بنا پر حذف کیا گیا تاکہ بادی النظر میں متبادر ہو جائے کہ مسئلہ

[۴] وھو ما کان بعلم الغیب

(۱۶۶)

مجلی اسرار الحقایق فی بیان الصلوة علی خیر الخلایق ص۴۹ میں ہے

[٣٣٦] وقال المحقق الهلالی فی شرح خطبة الشیخ الجلیل ویستحب لقاری اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث وغیرہ ان یصلی ویسلم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یکونا مکتوبین فی کتاب ولکاتبہما ان یکتبہا وینہی عن اختصارہما بکتب بعض حروفہا وترک الباقی وقال ابو العباس ابن الخطیب المعروف بابن قنفذ فی شرحہ شرف الطالب فی اسنی المطالب اعلم ان فی کتب الحدیث فضیلة عظیمة لکثرة ما فی الحدیث من ذکر الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومذموم من یعل عنہا فی الکتب صادا او سینا الرمز فی الفیة السیر۔

ولیجتنب الرمز لها والحذف ما ۔۔۔ منها صلاة وسلاما یکتفا

انتہی اور [٣٣٧] ثمرات الفائض علی حدائق ذریعة الناهض میں ہے وقد استعمل کثیرًا لا سیما الاعاجم القصت فی الخط والنطق بہ علی اصلہ ککتابتہ حینئذ جاء مفردو رحمہ اللہ رح وموضع رحمہ ومغ الی آخرہ تارة الرمز وتارة اھ وصلی اللہ علیہ سلم صلعم وعلیہ السلام عم الی غیر ذلک لکن الاولی ترک التلخیص الآخرین وان اکثر منہ الاعاجم انتہی اور مقدمہ صحیح بخاری مطبوعہ مولانا احمد علی صاحب مرحوم ص۱۲ میں ہے [٣٣٨] الفصل السادس والعشرون فی آداب الکاتب قال النووی یستحب لکاتب الحدیث اذا مر بذکر اللہ عز وجل ان یکتب عز وجل وتعالی او سبحانہ وتبارک وتعالی او جل ذکرہ او تبارک اسمہ او جلت عظمتہ او جلت قدرتہ او ما اشبہ ذلک وکذلک یکتب عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکمالہا لا رامزا الیہا ولا مقتصرا علی احدہما وکذلک یقول فی الصحابی رضی اللہ عنہ فان کان صحابیا ابن صحابی قال رضی اللہ عنہما وکذلک یترضی ویترحم

سہوا مطلب اشارہ صدیق حسن خان کا قال الذی ع البیت الحرام ولم یرہ بعد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی صـ۲۳ من کتابہ ریاض المرتاض وغیاض الریاض ۔

مسئلہ اولیا را علم غیب نباشد مگر آنچہ از غیبیات بطریق خرق عادات بکشف یا با الہام آنہا را علم دہند علم غیب مر اولیا را گفتن کفر ہست قال اللہ تعالیٰ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب یعنی بگو ای محمد صلعم نمیگویم شما را کہ نزد من خزینہای خداست رحمت کنم ہر کرا خواہم و نمیگویم کہ من علم غیب میدانم بلکہ چنانچہ نفی علم غیب درین آیہ و امثال آن از خاتم انبیاء فرمود ہمچنین نفی آن از جملہ رسل کرد و گفت یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب و فرمود لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء و فرمود قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی انبیاء و ملائکہ احاطہ نمیکنند از علم خدا چیزی را مگر آنچہ خدا خواہد و آنچہ خدا آموخت را انہا ہمان علم دارد و دیگر آیات شاہد این مدعا بسیار ہست و شک نیست کہ اصل مادہ پیر پرستی و گور پرستی اعتقاد حصول این علم ہست در حق اولیاء و صلحا صد ار رحمت کند بر جان قاضی ثناء اللہ قدس سرہ کہ گفتہ اگر کسی گوید کہ خدا و رسول برین علم گواہ اند کافر شود یعنے بسبب اثبات غیب دانی از برائی رسول صلعم انتہی ؁

فائدہ غلام محمد کے ازالۃ الریب اور استغفار اور ایسے ہی ترجمہ تحفۃ الہند مین پھر عمدۃ المخالفین امام آف مسجد مولیین کے نصرۃ النعیم مین اور ملا قنوجی کے بالخصوص ریاض المرتاض مین ترحم ترضی اور صلوۃ و سلام کے فقرون کو مختصر اور منحوت کر کے جابجا لکھدینے نے مجھے مجبور کر دیا کہ مین اپنے مسلسل مطلب مین اس بحث کی چھیڑ سے بھی رک نہین رہ سکا پس بناچاری کسیقدر روایات یہان پر تحریر کرتا ہون شاید کہ مخالفین آیندہ اپنی عادات قبیحہ اور شناعات فضیحہ سے باز آوین۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز ؁

فی قول المصلی ان ینوی التطوع فی ھذہ الصورۃ دون الکافر علی ما قالوا وقد ارادہ جدی یعنی السعد التفتازانی فی شرح الکشاف فی تفسیر قولہ تعالیٰ حتی یتبین لکم الخیط الابیض ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی الضعف ما قالوا انتہی مرحوم مولوی **عبدالحی صاحب نے فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ** ص۱۰ میں بھی مقدمہ عمدۃ الرعایۃ ص۱۵ میں فرمایا ہے فائدہ لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشائخ کذا فی النہایۃ فی کتاب الغصب وفی العنایۃ والبنایۃ فی باب ما یفسد الصلاۃ وذکر ابن الہمام فی الفتح القدیر فی باب ما یوجب القضاء والکفارۃ من کتاب الصوم ان عادتہ ای صاحب الھدایۃ فی مثلہ افادۃ الضعف مع الخلاف انتہی وکذا ذکرہ سعد الدین التفتازانی فی حواشی الکشاف عند تفسیر قولہ تعالیٰ حتی یتبین لکم الخیط الابیض ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی الضعف ما قالوا انتہی۔

اتنی عبارت کے مطالعہ سے ضرور معلوم ہو گیا کہ لفظ قالوا کا استعمال ضعف مقال پر علی العموم دال ہے مگر اسی قالوا کے استعمال کا قاضی خان میں بالخصوص کیا حال ہے یہ بھی دریافت میں آجانا خالی از فائدہ نہیں ہے لہذا ملاحظہ ہو **علامہ حلبی کی غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی** آخر بحث قنوت ص۲۴۳ پر جو تحریر فرماتے ہیں وھل یصلی فی آخر القنوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام لا قال الفقیہ ابو اللیث یصلی لانہ من سنن الدعاء وقد تقدمت الروایۃ بھا من طریق النسائی فی حدیث قنوت الحسن بن علی قال ابن الھمام ولا ینبغی ان یعدل عن ھذا القول وذکر فی بعض الفتاوی بلفظ لا باس فقال لا باس بان یصلی وھو غیر بعید عن قول ابی اللیث والمراد بلا باس انہ الاولی نظرا الی الدلیل لکن فی فتاوی قاضی خان وغیرہ انہ اذا صلی

على ورثة العلماء والاخيار ويكتب كل هذا وان لم يكن مكتوبا فى الاصل الذى ينقل منه لان هذا ليس رواية وانما هو دعاء وينبغى للقارئ ان يقرأ كل ما ذكرناه وان لم يكن مذكورا فى الاصل الذى يقرأ منه ولا يسأم من تكرير ذلك ومن اغفل هذا حرم اجرا عظيما وفوت فضلا جسيما انتهى اور **طحطاوی شرح درالمختار** میں ۳۲۹ ہے ويكره الرمز بالصلوة والترضى بالكتابة بل يكتب ذلك كله بكماله وفى بعض المواضع من التاتارخانية من كتب عليه السلام بالهمزة والميم يكفر لانه تخفيف وتخفيف الانبياء كفر بلا شك انتهى یہاں سے اہل زمان کی حدیث دانی اور معلومات اقوال علماء حنفی کا پتا لگ سکتا ہے کہ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ پھر مولانا احمد علی صاحب نے تو محض فضل جسیم اور خیر عظیم سے حرمان نصیب ہی فرمایا مگر طحطاوی نے مرتکب فعل حرام بتایا اور تاتارخانیہ والے نے تو کافر ہی بتایا ۔

اب اصل مدعا اور عبارت قاضی خان پر دھیان دیجئے اور نقصانات رابعہ کی جہالت کا اندازہ کیجئے تو بادی النظر سے ظاہر ہو جائیگا کہ وہی قالوا جسے **غلام محمد** نے ترجمہ میں سے چھانٹ لیا اور اسی پر مدار اس عبارت کی اعتبار کا تھا اگر محض قالوا کے مقامات استعمال کی اصطلاح پر نظرہ مجددیہ کو وقوف ہوتا تو شاید کچھ بھی شرماتے اور ایسی جرأت و دلیری نہ فرماتے علامۂ نامی فاضل **شامی** نے رد المحتار حاشیہ در المختار جلد ۵ صفحہ ۳۲۳ میں تحریر فرمایا ہے لفظة قالوا تذكر فيما فيه خلاف كما صرحوا به انتهى پھر ایسے ہی امین مشہور با **ابن عابدین** رحمہ اللہ تعالی نے **عقود الدریہ تنقیح الحامدیہ** جلد ۲ صفحہ ۳۳۲ میں فرمایا فائدة لفظ قالوا يستعمل فيما فيه اختلاف المشايخ كذا فى النهاية فى كتاب الغصب فى قوله اذا تخلل الخمر بالقاء الملح الخ وقد اشار الى ذلك فى كتاب الصوم

درکار ہی نہیں بادی النظر سے معلوم ہورہا ہے کہ یہ قول مہجور خلاف جمہور مبنی علی غیر المشہور
ہے در المختار میں کتاب النکاح سے ہے تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجز بل قیل
یکفر انتہی رد المحتار جلد ۲ صـ ۲۹۲ میں ہے قولہ یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم
الغیب قال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول انتہی اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ کفر شخص مذکور کا اختلافی ہے اتفاقی نہیں ہے
طحطاوی حاشیہ در المختار میں ہے قولہ یکفر لعل وجہہ انہ احل ما حرم اللہ تعالیٰ لان اللہ تعالیٰ لم
یحل النکاح الا بشہود من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف وفی شرح
الملتقی لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب اھ وقال شیخی
زادہ نقلا عن التاتارخانیہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا
الا من ارتضی من رسول انتہی اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ کفر اتفاقی نہیں
بلکہ اختلافی ہے اور تکفیر اوس ناکح کی یا تو اس جہت سے ہے کہ نکاح غیر وضع شرعی کی حلت
مانی ہے یا اس جہت سے ہے کہ ناکح معتقد غیب دانی ہے پس باوجود دو ہونے سبب تکفیر کے
جس سبب کو مخالفین نے مانا ہے وہ بھی اتفاقی نہیں ہے اتنا ہی نہیں بلکہ اوسمیں بھی صحیح
عدم تکفیر ہے اور صحیح کے مقابل عند الفقہا ضعیف و فاسد یا باطل ہوا کرتا ہے۔
مجموعہ خانی جلد ثانی صـ ۲۴۴ میں ہے در فتاوی حجۃ میگوید صحیح آنست کہ این مرد
کافر نشود زیرا کہ اعمال بندگان بر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض میکنند انتہی معدن
الحقایق شرح کنز الدقایق میں ہے والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم

فی القنوت لا یصلی بعد التشہد وکذا اذا صلی فی التشہد الاول لا یصلی فی الاخیر وھو قول لم یرو عن الائمۃ المتقدمین ولیس لقائلہ دلیل یعتمد وکلام قاضی خان یشیر الی عدم اختیارہ لہ حیث قال واذا صلی علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی القنوت قالوا لا یصلی علیہ فی القعدۃ الاخیرۃ نفی قولہ قالوا اشارۃ الی عدم استحسانہ لہ والی انہ غیر مروی عن الائمۃ کما قلناہ فان ذلک من المتعارف فی عباراتہم لمن استقراھا واللہ تعالیٰ اعلم جب معلوم ہو چکا کہ قاضیخان خود کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمۃ روایت کو لفظ قالوا سے تعبیر فرماتے ہیں تو پھر قالوا کی کفر میں بھی مان لیجئے کہ یہ تکفیر قاضیخان کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمہ اور بہت ضعیف ہے پھر ضعیف مرجوح اور مقابل راجح ہے اور بمنزلہ منسوخ ہے جسپر خود کو عمل در آمد کرنے کا مساغ نہیں پھر فتویٰ میں غیر کے واسطے تو بلا داعیہ شدت ضرورت کی جریان پر تفتی ہے عند الحنفیہ اتفاقاً ممنوع ہے در المختار ص ٣٤ میں ہے ان الحکم والفتیا بالقول المرجوح جہل وخرق للاجماع انتہی رد المحتار جلد ١ ص ٥٢ میں ہے قولہ وان الحکم والفتیا الخ وکذا العمل بہ لنفسہ قال العلامۃ الشرنبلالی فی رسالۃ العقد الفرید فی جواز التقلید مقتضیٰ مذھب الشافعی کما قالہ السبکی منع العمل بالقول المرجوح فی القضاء والافتاء دون العمل لنفسہ ومذھب الحنفیۃ المنع عن المرجوح حتی لنفسہ لکون المرجوح صار منسوخا م فلیحفظ اھ جب قاضیخان کی ایسی روایت میں کہ قالوا کے استعمال کا مبنی ضعف مقال پر ثابت ہو گیا جسپر خود عامل ہی نہیں مفتی بھی جاہل اور خارقاً اجماع قرار پا چکا تو اب مخنین کی کتاب النکاح والی پہلی روایت وبعضہم جعلوا ذلک کفرا کی نسبت کسی قدر خیال اور فکر صاف

ضعیف ہو گر نور محمد ایسی جہالت سے اسی پر اڑا ہو ایسی ہی غلام محمد تو کیا مگر خادم اہل حدیث عبد العزیز بھی خود غرضی سے اسی وجہ ضعیف و فاسد پر کھڑا ہو بنا چاری و اضطراری یہاں پر مولوی عبد الحی صاحب کے مقدمہ عمدۃ الرعایۃ ص۱۳ سے کسی قدر عبارت نقل کرتا ہوں مخالفین اسے نصیحت جانیں اور بالکل پڑھ نا نہیں آپ فرماتے ہیں وفی فتاوی قاسم من تطولها عن الفتاوی الولوالجیۃ اعلم ان من یکتفی ان یکون فتواه او عمله موافقا القول او وجه فی المسئلۃ ویعمل بما شاء من الاقوال والوجود من غیر نظر فی الترجیح فقد جهل وخرق الاجماع انتهی اس سے ہیجوں مفت کو مقفون کا جاہل و خارق اجماع ہونا ثابت ہو و ہو المطلوب فقط *

دسواں شبہ حدیث انکم تختصمون پر ہے

امام المنکرین غلام محمد نے اپنے دلائل مزعومہ کے فصل دویم میں تحریر کیا ہے ہیث ترمذی ص۱۶۱ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ عن بعض فان قضیت لاحد منکم بشئ من حق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار فلا یاخذ منہ شیئا اس حدیث کا حاشیہ لمعات سے ہو ان ترکت علی ما جبلت علیہ من القضایا البشریۃ ولم اوید بالوحی طرء علی منہا ما یطرء علی سائر البشر پس اگر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلعم کو ہوتا تو طرء علی ما یطرء علی سائر البشر کی کوئی معنی نہیں ہے حالانکہ جملہ وانما انا بشر سے مستنبط ہے *

اقول اس مدعی اجتہاد و استنباط کی یاوہ گوئی سن چکے اب شارح مشارق

الصلوة والسلام یعلمون الغیب ویعرض علیهم الاشیاء انتهی **خزانة الروایات**
میں ہے وفی المضمرات والصحیح انه لا یکفر لان الانبیاء علیهم الصلوة والسلام یعلمون
الغیب ویعرض علیهم الاشیاء فلا یکون کفرا انتہی جب عدم تکفیر کا صحیح ہونا زمانہ سابقہ
میں ثابت ہو چکا اب مقابل صحیح کا غیر صحیح یا ضعیف یا فاسد ہونا سنئے مقدمہ **عمدة الرعایہ** ص۱۶
اور **در المختار** جلد [illegible] میں ہے الاصح مقابل للصحیح وهو ای الصحیح مقابل للضعیف
انتہی **عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر** میں ہے قال جامع
المضمرات والمشکلات لفظة الاصح تقتضی ان یکون غیرها صحیحا ولفظة الصحیح
تقتضی ان یکون غیرها غیر صحیح وفی جری الاصح علی المتن ای البحر لما قال فی شرح
قوله ولو ان جمالا فی التنبیه علی الاصح الا توی قال والاصح مقابل الصحیح والصحیح مقابل
الفاسد انتہی جب والصحیح انه لا یکفر کے مقابل میں غیر صحیح فاسد اور ضعیف پایا گیا تو اس پر
حکم اور فتوی دینا علامہ شامی میں آچکا ہے کہ جہل وخرق اجماع ہے پس تکفیر کا فتوی دینا اصلا
جائز ہی نہیں ہے در المختار میں ہے ولذلک بالصحیح ... بمعنی ان علیه الفتوی لو
بیت بخلافه اه انتہی باوجود ان روایات کے مخالفین نے تکفیر کے رد میں سے ایک
ایسے سبب کو پسند کر لیا ہے جو ضعیف غیر صحیح اور فاسد قرار پا چکا ہے اور یہ مسئلہ نظیر ہے حدیث
دعهما [illegible] قولین میں مماثلت تقولین کا جسمیں بھی مماثلت کی شہرہ و علتوں میں سے باعث
خود غرضی وہی علت کو پسند کی تھی جسپر شارحین نے ضعف کا اشارہ کر دیا تھا ملاحظہ ہو
غلام محمد کا مولفہ استفتاء ص پر تائید مولوی **نور محمد** مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت
کے سطر ۱۳ میں فی اللمعات قالوا انما نہاہن عن ذلک کراهة ان ینسب علم الغیب الیه
مطلقا صلی الله علیه وسلم انتہی شیخ نے لفظ قالوا سے صاف بتلا دیا ہے کہ منع کی یہ وجہ

ضعیف

ایسے فاضل اجل و عالم بے بدل کا جواب کون دے سکیگا آپ کے مختلف مواد کے اختلاط
سے ترید حسب استنباط پیدا ہو کر سمیت مین زہر مارسے بھی بار جانا چاہتا ہے اوسکی اصلاح
تو مفتین کے اوستاد کی منقول عبارت ضمن علامت مین گذر چکی ہے نضارۃ نظر اقدس
کیلئے دوبارہ تحریر کرتا ہون جو ابریز کے ۲۵۱ سے تحریر فرمائی ہے واعظم الارواح علما و
انوا ہا نظرا روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانہا یعسوب الارواح ہی مطلعۃ علی
جمیع ما فی العالم کما سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب
بینہا وبین ذاتہ الطاہرۃ صلی اللہ علیہ وسلم امدتہا بعدم الغفلۃ حتی صارت
الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم مع عدم طوق العفلۃ لما فی ذلک لکن الاطلاع
لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل
التدریج والترتیب الخ حضور والا اس قسم کے اجتہاد کا خون ناحق تو تب ہی بہانا تھا
کہ ان تصص کے ما تقدم زمانہ مین ذات شریف کو حصول علم کلی کا کوئی مدعی ہوتا اما
حالت فقدان مین تو ایسا خیال ژاژ خائی اور ہرزہ سرائی ہے یا بادپیمائی نہین تو
بلاریب خودنمائی ہے ٭

گیارہوان شبہ حدیث تلقیح پر ہے

عمدۃ المخالفین امام مسجد مولیین مولوی عبدالحی صاحب اپنے نصرۃ النعیم کے
ص۲۲ پر تحریر فرماتے ہین واما الاحادیث التی یستدل بہا علی نفی علم جمیع المغیبات
لہ صلعم فنہا الخ ص۲۳ ومنہا ما روی مسلم عن رافع ابن حدیج قال قدم نبی اللہ
صلعم المدینۃ وہم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم

کا فرسودہ ملاحظہ فرمارین بقصد ضرورت یہان نقل کرتا ہون جو فرمایا ہے بابت ۲۵۶ قولہ فی الروایۃ
الاخری فاقضی لہ بنحو ما اسمع منہ ظاھرہ یدل علی ان ذلک فیما کان بسماع الخصم من
غیر ان یکون ھناک بینۃ او یمین ولیس الکلام فیہ فانما الکلام فی القضاء بشہادۃ
الزور وان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن قضیت لہ بحق مسلم الی آخرہ شرطیۃ وھی
لا تقتضی صدق المقدم فیکون من باب فرض المحال نظرا الی عدم جواز قرارہ
علی الخطاء ویجوز ذلک اذا تعلق بہ غرض کما فی قولہ تعالی قل ان کان للرحمن ولد
فانا اول العابدین والغرض فیما نحن فیہ التہدید والتقریع علی اللسن والاقدام
علی تلحین الحجۃ فی اخذ اموال الناس وبان الاحتجاج بہ یستلزم انہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقر علی الخطاء لانہ لا یکون ما قضی بہ قطعۃ من النار الا اذا استمر الخطاء والا
فمتی فرض انہ یطلع علیہ فانہ یجب ان یبطل ذلک الحکم ویرد الحق لمستحقہ فظاھر
الحدیث یخالف ذلک فاما ان یسقط الاحتجاج بہ ویؤول الی ما تقدم واما ان یستلزم
التقریر علی الخطاء وھو باطل انتھی ہرچند یہ بحث ایک تفصیل کا طلبگار ہے لیکن تطویل
ممل مانع ہونیکا عذر کرام الناس کے نزدیک مقبول ہوا کرتا ہے مولوی عبدالحی نصرۃ النعیم
مین ص۹۱ پر قصہ جویرق پھر ذکر شبادہ زید بن ارقم اور شان نزول سورہ کہف کو دہم
دام سے نقل کرکے ادسپر تفریع فرماتے مین ملاحظہ ہو ص۳ لھذہ الآیات التی تلیت علیک
مع اسباب نزولہا لو تاملتہا لارعبت فی نفسک ان سیدنا محمدا صلعم ما کان
یعلم جمیع المغیبات ویحویہا والا لما قال لقتادۃ الخ ولما کذب زید بن ارقم الخ ولاجابہ
ترییثا عما سألوہ من عند نفسہ تحرزا من شماتۃ الاعداء وتوقیا عن معاناۃ مرارۃ
الکابۃ والم الی خمس عشرۃ لیلۃ مہما تلبث الوحی من اللہ سبحانہ وتعالی انتھی

له من المعارف) ای الجزئیة (والعلوم) ای الکلیة والمدرکات الظنیة والیقینیة و الاسرار الباطنة والانوار الظاهرة (وخصه) من الاطلاع علی جمیع مصالح الدینا والدین) ای ما یتم به اصلاح الامور الدنیویة والاخرویة واستشکل بانه صلی الله علیه وسلم وجد الانصار یلقحون النخل فقال لو ترکتموه فلم یخرج شیئا او خرج شیصا فقال انتم اعلم بامر دنیاکم واجیب بانه کان ظنا منه لا وحیا وتلک الشیخ سیدی محمد السنوسی اراد ان یحملهم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل واما هناک فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم ولو امتثلوا وتحملوا فی سنة او سنتین لکفوا امر هذه المحنة انتهی وهو فی غایة اللطافة انتهی **خفاجی نے نسیم الریاض** میں بعد نقل کرنے کلام سنوسی کے تحریر کہا کہ[۳۶۱] وهو فی غایة الحسن لمن تامله آ قاری صاحب کلام سنوسی کو محتاج تامل بھی جانتے نہیں میں جو فرما رہے ہیں وهو فی غایة اللطافة اتنا ہی فرما کر خاموش نہیں رہے اور اسی شرح میں جلد ۴ صـ ۳۳ پر تحریر فرما دیا کہ[۳۶۲] وعندی انه علیه الصلوة والسلام اصاب فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامه لفاقوا فی الفن ولارتفع عنهم کلفة المعالجة فانما یقع التغیر حسب جریان العادة الا تری ان من تعود باکل شیء او شربه یتفقده فی وقته وان الرضیع یتغیر عن حاله المفطوم صبروا علی نقصان سنة او سنتین لرجع النخیل الی حاله الاول وربما کان یزید علی قدره المعمول وفی القصة اشارة الی التوکل وعدم المبالغة فی الاسباب وعفل عنه ارباب المعالجة من الاصحاب والله اعلم بالصواب انتهی هذا ولنعم ما قیل۔

چون نداری کمال فضل آن به
که زبان در دہان نگہداری
آدمی را زبان فضیحت کرد
جوز بی مغز را سبکساری

لو لم تفعلوا کان خیرا فترکوہ فنقصت قال فذکروا لہ ذلک فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیٔ من امر دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیٔ من رای فانما انا بشر فقال العلامۃ القاری ای فلیس لی اطلاع علی المغیبات وانما ذلک شیٔ قلت بحسب الظن لشہودی اذ ذاک الی مسبب الاسباب واستغراقی فی عجائب قدرتہ وغرائب قوتہ التی لا تتوقف علی سبب انتہی بحروفہ ٭

اقول اسکا جواب محدث دہلوی کے **اشعۃ اللمعات ترجمۃ المشکوٰۃ** سے ہر چند ہو سکتا ہے جسکو صفحہ ۱۳۹ پر بعد ایک تقریر دلپذیر کے تحریر فرماتے ہیں والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دانا ست از ہمہ در ہمہ کارہا ی دنیا و آخرت انتہی اما زیادہ توضیح کی خاطر کسیقدر یہاں اور بھی کچھ لکھے دیتے ہیں فاضل مدراسی **فصل الخطاب** صفحہ ۵۹ مین علامہ قیصری سے نقل کرتے ہین ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبۃ وانکان یقول انتم اعلم باموردنیاکم من حیث بشریۃ انتہی ہر چند خاص حیثیت بشری سے جو کلام آپ کا ہے اسے آپ کے باقی حیثیات سے بھی متعلق جاننا جہالت سے کیا ضلالت سے خالی نہین ہے تفسیر حسینی سورۂ مریم کے ابتدا مین ہے کہ نبی برگزیدہ کیلئے تین صورتین ہین اول بشری جیسا کہ فرمایا انما انا بشر مثلکم دوسری ملکی جو ارشاد کیا انی لست کاحدکم تیسری حقی جہان فرمایا ہے کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل الخ پھر اس سے قطع نظر کرکے صورت بشری ہی مین من حیث البشریۃ آپکے فرمودہ کا مطلب اصلا وہ نہین ہے جو مخالفین نے تراشا ہے **علی قاری کی شرح شفا رشریف** جلد ۱ صفحہ ۵ مین ہے فصل (ومن معجزاتہ الباہرۃ) ای ایاتہ الظاہرۃ (ما جمعہ اللہ ا

علامہ ابن حجر نے علوم سے وندہ من الانبیاء سے ارشاد فرمایا یہ تمام برطرف رکھکر طارق ابن
شہاب کی حدیث ملاحظہ فرمائیے قال سمعت عمر یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلک
من حفظه ونسیه من نسیه رواه البخاری علامات [۱۶۱، ۱۶۲] میں کی مصنف مولوی احمد علی
والی بخاری [۳۶۳] پر خیر جاری اور کواکب الدراری سے ہے [۳۶۴] والغرض انه اخبر عن
المبدء والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذلک علی انه اخبر عن جمیع احوال
المخلوقات انتهی **ارشاد الساری** جلد ۵ صفحہ ۲۱ میں ہے [۳۶۵] ودل ذلک علی انه اخبر
بجمیع احوال المخلوقات انتهی **مرقاة المفاتیح** باب بدء الخلق میں اسی حدیث کے تحت میں
ہے قال العسقلانی اخبر عن المبدء مستأنفا شیئا بعد شیء الی ان انتهی الاخبار عن حال [۳۶۶]
الاستقرار فی الجنة والنار ودل ذلک علی انه اخبر فی المجلس الواحد جمیع احوال المخلوقات
انتهی اور **عمدة القاری** جلد ۷ صفحہ ۲۱۷ میں ہے [۳۶۷] وفیه دلالة علی انه اخبر فی المجلس الواحد
بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائها الی انتهائها وفی ایراد ذلک کله فی مجلس واحد
امر عظیم من خوارق العادة کیف وقد اعطی مع ذلک جوامع الکلم صلی اللہ علیہ
وسلم انتهی اور **مرقاة** باب المعجزات میں عمرو بن اخطب کی حدیث فاخبرنا بما هو
کائن الی یوم القیمة کی شرح میں علی قاری فرماتے ہیں [۳۶۸] ای مجملا ومفصلا بعید الاعجاز اکثر انتهی۔

یہ ارشاد نبوی ہے خطبہ عبدالحی نہیں ہے جسمیں خیالات ملحدانہ کو مساغ ہو سکے اور
یہ جو کہا کہ پھر دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہیئے بڑی جرأت
کیا کچھ بیباکی ہے اور نصوص شرعیہ سے گویا در پردہ انکار کرنا ہو اور کاروبار انبیاء کو
اپنے حالات ابتر سے مقابلہ کرنا ہو جو جبلی دیدہ بیدینوں کا ہو۔

نسأل الله السلامة عما يوجب الندامة والملامة

بارہواں شبہ حدیث قام فینا مقاما فما ترک فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الحدیث پر ہے

امام المنکرین غلام محمد کے ازالہ کے صفحہ ۔۔ کے بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ وعظ میں نصائح رقاق اور متعلقات امور دین بیان کیا جاتا ہے یہ نہیں بیان کیا جاتا کہ فلاں شہر میں اتنے مکان ہونگے جنمیں اتنی اینٹ ہونگی آٹا چونا اتنی بالو اتنے درخت فلاں سال اتنے گیہوں اور فلاں سال اتنے اور اتنا باجرہ اور اتنے جوار وغیر ذلک مما لا تعد ولا تحصی اگر ایک ہی شہر کے جزئیات نہیں نہیں اگر ایک ہی مکان کے جزئیات بیان کئے جائیں تو ایک زمانہ چاہیئے اور دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہیئے اور یہ بیان موضوع خطبہ سے باہر ہو جاوے ۔۔

اقول پھر اسی قسم کے بخورات عمدۃ المخالفین نے بھی نصرۃ الخیر میں داخل کردئے ہیں جس سے اسکے عقیدہ کی پوری جانچ ہوسکتی ہے ذرا چشم بصاحت تمام تاثرات کرتے ہیں کہ گیہوں باجرہ تو لیا وغیرہ بھی لوح محفوظ میں ہے اور وہ لوح آپ کے علم کا ایک حصہ ہے جیسے بعض کی نہ ہے نے صحابہ کرام میں شیخ محقق دہلوی مدارج شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ۲۴۳ پس احوال دنیا ہمہ از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی برو منکشف ساختند تا ہمہ احوال را از اول تا آخر معلوم کرد و یاران خود را نیز از بعضی ازاں خبر داد اور اس علامت نیز تول اس سب کا تذکرہ ۲۲۳ گذر چکا ہے

فارغ ہو کر مراقبہ کرتا ہون اور اس عالم مین سے نکل کر اور ہی عالم مین جاتا ہون وہان سو سو برس ہزار ہزار سال مشغول بعبادت رہتا ہون ہر سال تین سو ساٹھ روز گذارتا ہون ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہون ہر سال ایک ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہون اور ادای سنن اور اداب موافق وظیفے اپنے کے بجالاتا ہون پھر جب مراقبہ سے سر اوٹھاتا ہون تو آفتاب طلوع ہوتا ہے نماز اشراق کی یہان ادا کرتا ہون انتہی *

امام المنکرین **غلام محمد** کے مستند مولوی **عبد الحی** صاحب اقامۃ الحجۃ ص۱۶ مین تحریر کرتے ہین فانقلت بعض المجاهدات مما لا یعقل وقوعها کثمان ختمات فی یوم ولیلة وکاداء الف رکعة فی لیلة ونحو ذلك قلت وقوع مثل هذا وان استبعد من العوام لکن لا یستبعد ذلك من اهل الله تعالی فانهم اعطوا من ربهم قوة ملکیة وصلوا بها الی هذه الصفات لا ینکره الا من ینکر صدور الکرامات وخوارق العادات انتہی *

تیرھوان شبہ آیۃ ومنہم من لم نقصص علیک پر ہے

غلام محمد کے ہمخیال مولوی محمد گجراتی کتب زورش سے استفتا کے ص۳ پر تحریر کیا ہے قولہ تعالی ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منهم من قصصنا علیك ومنهم من لم نقصص علیك یعنے بعض رسل کا قصہ ہمنے بیان کیا اور بعض کا نہین کیا پس بیشک جنکا قصہ اللہ سبحانہ نے حضرت پر نہین اوتارا وہ غیر معلوم رہا پس جمیع جزئیات کا علم نہوا *

اقول مشکوۃ المصابیح باب بدء الخلق وذکر الانبیاء مین ہے ص۱۳-۵۱۱ وعن ابی ذر

۲۷۹
مشکوٰۃ المصابیح میں ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خفف علی داؤد القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان
تسرج دوابہ رواہ البخاری **مرقاۃ المفاتیح** جلد ۵ ص۳۴۳ میں **علی قاری**
رحمہ الباری تحریر فرماتے ہیں قال التوربشتی یرید بالقرآن الزبور وانما قال لہ القرآن
لانہ قصد اعجازہ من طریق القرأۃ وقد دل الحدیث علی ان اللہ تعالی یطوی الزمان
لمن یشاء من عبادہ کما یطوی المکان لھم وھذا باب لا سبیل الی ادراکہ الا بالفیض
الربانی قلت حاصلہ انہ من خرق العادات علی حالات فی انہ بسط للزمان او طی للثانی
والاول اظھر وقد حصل لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ الاسراء وھذا المعنی علی الوجہ
الاکمل فی النبی من الجمع بین طی المکان وبسط الزمان بحسب السمع واللسان فی قلیل
من الآن والاتباع ایضا وقع حظ من ھذا الشان علی ما حکی ان علیا کرم اللہ وجھہ کان
یبتدئ القرآن من ابتداء المقصد کو یسمع تحقیق المبانی وتفہم المعانی ویختمہ حین ضع
قدمہ فی رکابہ الثانی وقد نقل مولانا نور الدین عبد الرحمٰن الجامی قدس سرہ السامی
فی کتاب نفحات الانس فی حضرات القدس عن بعض المشائخ انہ قرء القرآن حین
استلم الحجر الاسود والرکن الاسعد الی حین وصول محاذات باب الکعبۃ الشریفۃ والقبلۃ
المنیفۃ وقد سمعہ ان الشیخ شہاب الدین السہروردی منہ کلمۃ کلمۃ وحرفا حرفا
من اولہ الی اخرہ قدس اللہ اسرارھم ونفعنا ببرکۃ انوارھم انتھی اور اس سے
بھی زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے جو مولانا مرحوم عبد الرؤف صاحب تفسیر رؤفی
نے اپنی کتاب مرغوب القلوب فی معراج المحبوب کے ص۱۴۲ پر تحریر فرمائے ہے کہ حضرت

علاؤ الدین سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اکثر میں بعد نماز صبح کے اذکار سے

ھو عالم بھا کلھا علی الکمال لیوسوس للناس بضد ما امرت الانبیاء بہ ولو لا علمہ بھا لربما التبس علیہ الامر فامر الناس بما امرت بہ الرسل و ذلک لا یصح منہ انتھی اس سے ظاہر ہو کہ جب شرائع انبیا و رسل کو لعین جانتا ہو تو اصحاب شرائع کو بھی ضرور پہچانتا ہو اب انھین اگر نبی کریم نجانین تو معاذ اللہ آپ کا علم شیطان کے علم سے کم قرار پائیگا جسکے عمائد وہابیہ قائل ہین وھذا ما لا یستطاع تحریرہ ولا یباح تقریرہ مع فقدان فائدۃ الامتنان فی قول السبحان وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ۔

چودہوان شبہ آیۃ وما علمناہ الشعر ہے

فدا حوبی مں اتق ہو کہ بمبی کے ایک کلدار مجتہد صاحب نے ایک نیا شبہ لپنے اجتہاد خانہ زاد سے یون ایجاد کیا ہو کہ کلام مجید مین ہو وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ یعنے فن شاعری ایک ایسی شی ہو جسکی تعلیم رسول کریم کو نہین ہے پھر آپ کل شئے کے علیم نہین ہین ۔

اقول زبان ایسے زمیندہ تسخیر کے اور صدقہ ایسی لکیر کے فقیر کی تقریر کے جسکا اجتہاد اس درجہ پہونچ گیا اور سیدیکل افاسرہ نے ابھی تلک ایسے مطلق العنان چھوڑ رکھا ہو کسی پاگل خانہ مین آنجوالے کرکے زیر علاج رکھا نہین لیکن اسکے رگ جان پر بغرض اخراج دم فاسد ایک آدھ نشتر بھی مارا نہین دیا خدا خیر کرے آثار و علامات نوردی ہین اگر بچ بھی گئے تو منہ مین لواسیر پیدا ہوئے بغیر رہے تو جعفر زٹلی کا ذمہ ہے ۔

قال قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال
نعم نبی مکلم قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ وبضعۃ عشر جما غفیرا وفی
روایۃ عن ابی امامۃ قال ابو ذر قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ
الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا رواہ
احمد ملا علی قاری رحمۃ الباری **مرقاۃ المفاتیح** جلد ۱ صہ میں تحریر فرماتے
ہیں وھذا لا ینافی قولہ تعالی ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منھم من قصصنا علیک
ومنھم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال او
المنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی انتھی اور اوسی میں حدیث
مذکور کے اخیر میں ہے لعلہ والحدیث وان کان صحیحا لکنہ لیس بمقطوع فیجب الایمان
بالانبیاء والمرسلین مجملا من غیر حصر فی عدد لئلا یخرج احد منھم ولا یدخل
احد من غیرھم فیھم انتھی ۔

تفسیر روح البیان میں ہے قال النیشابوری کان الاسم الشریف
اربعۃ احرف لیوافق اسم اللہ تعالی کما ان محمد رسول اللہ اثنا عشر حرفا مثل
لا الہ الا اللہ وھو من الاسرار المناسبۃ الخ وھھنا باعتبار البسط لا بحساب
ابجد ثلثمائۃ وثلثۃ عشر مثل عدد المرسلین فانک اذا احسبت فی بسط المیم من الیم
المحیم م ی م ح ا ل یظھر لک العدد المذکور انتھی باقی کی تحقیق کتاب
الابریز وغیرہ میں ملاحظہ فرما دیں فقط ۔

الیواقیت والجواہر جلد ۲ صہ ۱۵ میں امام شعرانی رحمہ اللہ تعالی ارشاد
فرماتے ہیں فصل ابلیس یجھل شیئا من شرائع الانبیاء علیھم السلام فالجواب

مفصلاً تقدیس الوکیل میں ص ۱۶۹ سے تا ص ۱۸۲ بالامزید علیہ آچکا ہے اور ایک عمدہ جواب آیندہ ضمیمہ فتوحات میں مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب دام فیوضہم کے فتوے میں بیان ہوگا لہذا اوسی پہ تحویل کرکے تطویل سے اعراض کرتے ہیں ؂

سولھواں شبہ مولوی عبدالسمیع صاحب کی عبارت سے پیدا ہوا ہے

غلام محمد کے دلائل پیش کردہ حکم مناظرہ بڑودہ کے مفصل میری مین ہو ؂ ۱

الاثار المرفوعہ ص ۲۲۸ میں ہو ماید کرہ الوعاظ من ان النبی ؐ اعطی علم الاولین وآخرین مفصلا وھب لہ علم ما مضی وما یاتی کلیا وجزئیا وانہ لافرق بین علمہ وعلم ربہ من حیث الاحاطۃ والشمول وانما الفرق بینہما ان علم اللہ ازلی ابدی بنفس ذاتہ بدون تعلیم غیرہ بخلاف علم الرسول فانہ حصل لہ بتعلیم ربہ وھذا زخرف من القول زور علی ما صرح بہ ابن حجر المکی فی منح الفکریۃ شرح قصیدہ الھمزیۃ وغیرہ من ارباب الشعور والثابت من الآیات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ ھو ان الاحاطۃ والشمول وعلم کل علم مختص بجناب الحق ولم توھب ھذہ الصفۃ من جانب الحق لاحد من الخلق انتھٰی

الجواب

نجدیوں کا پیرزادہ محمد بن عبدالوہاب کتاب التوحید میں تحریر کرتا ہو ومایتعوہ بہ مقاوعہ سنہ کی زمانا بان المراد نفی العلم والدرایۃ التفصیلیۃ المستقلۃ ولا بد ان ارادہ انہ کان فی اول الامر ثم القی اللہ علیہ علم الاولین والآخرین وجعلہ مطلعا علی مایکون

فی الجملہ اس یا وہ گو ہرزہ سرا کو ابھی تلک اتنا بھی معلوم نہیں ہو کہ شی کا معنی مشئی وجود ہی جو ماہرین فن پر ظاہر و مبرہن ہو اور ، مادۂ شعر گوئی نبی کریم میں قبیل ما لا ینبغی لہ سے منصوص ہو پھر اسکے ایجاد سے نبی مین مشیت کو تعلق نہیں تو معدوم محال ہو اور معدوم محال شی نہیں ہو اور آپ تو کل شی کے علیم ہین فقط ❊

پندرہوان شبہ واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم پر ہے

نام کے علماء حنفیہ کے فتوے در مسئلہ غیب کے ذیل مین فقیر محمد حسین نے لکھا ہو بخاری شریف کی حدیث ہے واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم اس حدیث کی شرح مین جناب شیخ المحدثین معتمد الکل حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی یون فرماتے ہین والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لیس بمطلع علیہ وانہ غیر واقف ولا مطلع علی المقدر سواء لغیرہ والمکنون من امرہ وامر غیرہ انتہیٰ ❊

الجواب

اس قسم کے شبہات فقیر محمد حسین کے اختراعی اور خانہ ساز نہیں ہو تو ایک پرانا مشن ہو مگر ایمان کے قطع و برید کا جسے نجدی پیرزادہ یعنے محمد بن عبد الوہاب اپنی کتاب التوحید مین لکھ گیا ہو وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصحیح واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم فھذا الحدیث صریح فی انہ کان لا یعلم اما خاتمۃ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ انتھی مگر چونکہ اسکا جواب

تنزل اس تمام سے آپ تو نفی کر رہے ہین اور نفی کا شہادت نامہ تقویم پاری کے طور پر بیکار ہوتا ہے مجموعۃ الفتاوی مین جو فرمایا ہے کہ در شریعت محمدیہ ثابت نگردید کہ آنحضرت برتمامی علوم ہیچ اشیاء ماضیہ مستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند الا ماشاء اللہ تعالےٰ انتہی غالبًا یہان شریعت محمدیہ سے مراد آپ کی شریعت محمد بن عبد الوہاب نجدی ہوگی جسمین ثابت نہین ہوا الا شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین تو علی الاطلاق صراحتًا ثابت ہے کہ آپ بکل شیٔ علیم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

بخدمات بزرگان آخری معذرت ہیچمدان

یہ کہ فقیر سراپا تقصیر نے اپنی استعداد اقل قلیل اور فہم کلیل کے ذریعہ سے تتبع کتب دینیہ کا کرکے حتی الامکان منکران دین اور دشمنان سید المرسلین صلوات اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ اجمعین کے شبہات بیموقع اور اعتراضات مہمل کا جواب دیا ہے اور ایک ہی مطلب ومضمون کا متعدد کتب سے استخراج کیا ہے اسمین تطویل جواب یا ضخامت کتاب مقصود نہین ہے محض غرض یہ ہے کہ بداعیہ ضرورت رجوع الی الاصل اگر ایک کتاب اگر دستیاب نہو سکے تو دوسری سے غرض حاصل ہو جائے یا ایک کتاب اور اوسکے مصنف پر کوئی حملہ کرے تو دوسرے اوسکے بچاؤ مین حمایۃً کام آئے ۰

جو جو کتب ماخذ روایات ہین وہ عند الثقات اعتبار او سنجیدگی کی نظر سے دیکھے جاتے ہون ویسے ہین گو سہارنپوریہ نجدیہ اونکو نمانے تو بھی کوئی قباحت یا کسی قسم کا جرح نہین ہے وجہ یہ کہ ان اوراق کی فراہمی سے منکرین جادۂ مستقیم

الی یوم القیمۃ وامثال ذلک الهفوات هو ابتداع فی الدین انتهٰی اس کلام سے کلام
مولوی عبد الحی کیسا پہلو بہ پہلو اور چسپان ہو ہم اوپر کی روایات مین معتبرین سے جو کچھ
نقل کر چکے وہ حرف بحرف انکی تقریر سے برخلاف ہو اون تمام کے اقوال کو حضرت موصوف
زخرف القول اور رنڈور فرما رہے ہین یہان کسیقدر شرم درکار تھی مگر اوس سے اونکے
سرکار کو چندان سروکار نہین ہو یہ خرافات بھی منجملہ اون ہزیانات کے قرار دے لیجئے جنکی
تفصیل تنبیہ الجہال وغیرہ رسائل مین شایع ہو چکی ہو یا جواب بھی نہی ہو جو اون رسائل کے
جوابات مین پیش کیا گیا ہو کہ کسی کی ملحق کردہ عبارت ہو فقط اور حسن ظن تو یہی چاہتا ہو
کہ ان کتابون پر نظر نہو گی یا کتاب کے ہر ایک مسئلہ اور بیان سے بروقت خبر نہو گی نہین تو
ایسا واہیات کلام علما ثقات کی شان مین کہنے کی جرأت شاید نہ کرتے کسی کتاب پر
نظر نہونا یا اوس کتاب کے ہر ایک مضمون سے باخبر ہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہو مثنوی
معنوی دفتر ۳ صفحہ ۲۳ مین اسرار نماز کی کسیقدر بیان کئے ہوئے ہین اور لوازالانوار صفحہ ۴
بحث کون الماسویہ موصوفا بالحسن کے اخیر مین کا فقرہ بھی اوسی کا شعر ہو مولانا المرحوم
مولوی عبد الحلیم اوخلہ اللہ دار النعیم نے بھی قمر الاقمار مین وفی بعض النسخ المعتمدۃ وقد
بینت اسرارها فی المثنوی المعنوی فرما دیا ہو مگر چونکہ عبارت وقد بینتا الاسرارها پیش نظر تھی
جو نسخہ مکتوبہ ید الشارح مین یون تھی کہ وقد بینت انا اسرارها فی المثنوی المعنوی مع
لفظ انا نے آپ کو مجبور کر دیا کہ ہذا یشعر بان للشارح مثنویا معنویا فرما دیا ہو اب غور فرما لیجئے کہ
مثنوی متداول مین جو مطلب مذکور ہو وہ بروقت مستحضر ذہن عالی ہوتا تو کیا پھر بھی آپ
یون فرما سکتے تھے حاشا وکلا ثم حاشا وکلا ایسے ہی یہان بھی تصور فرما لیجئے کہ مسئلہ
خاص مین عبد الحی صاحب کو ان روایات سے محض ناآشنائی تھی جو ایسا فرما دیا اور قطع

مسجد جامع بمبئی کا رسالہ **نور الشمعہ** جو مولوی **حافظ عبد الغفور** صاحب خطیب مسجد رنگاری محلہ بمبئی کے نام سے شایع ہوا ہو گئے نہین دیکھا جسمین خرم لہوری کی اجمالی صفت مندرج ہے ترجمہ مین مذہب حنفیہ کی تائید سے اسماعیلیہ گروہ سے خارج ہو جا سکتا ہی مگر اس سے کب لازم آیگا کہ اسحاقیہ انبوہ مین بھی داخل نہین ہو زمخشری نے کہین تائید مذہب حنفیہ کردی تو کیا اب وہ وجہ وبال اعتزال سے بے داغ ہو جا سکتا ہی حاشا وکلا ثم حاشا وکلا عوام کا اس تزویر سے تسخیر کرنا ابلہ فریبی ہولے

اسی گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کے اخیر مین غلام محمد نے ایک فتوی کا ترجمہ ضمیمہ کردیا ہو اوسکے عنوان کی سرخی یہ ہی - فتوی از علماء حنفیہ و مسئلہ علم غیب - جسکا گجراتی ترجمہ یہ کیا گیا ہے -

ફતવો. વિદ્વાનો. મઝહબનો. ઇલમે ગેબ બાબતનો ફતવો

اب فرمائے کہ کون ہوگا جو یہ دیکھکر یا اوسکا مضمون سنکر سنی مسلمانون سے خارج ہورہے اس فتوے کے اختتام پر معمولی طور پر ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہین جنھون نے دستخط کرد ئے ہین اور اکثر انہین کے وہ نو عمر گبرو مدرس ہین گو بعض بعض پرانے ہی سہی جو ہو بہو مصداق اس فرد کے ہین سہ

ز اہل مدرسہ اسرار معرفت مطلب	کہ نکتہ دان نشود کرم کتاب خورد

عمدگی تو اس فتوے کی اس سے زیادہ اور کیا ہونی چاہئے کہ اسپر **محمود حسن** **خلیل احمد** رشید احمد کے دستخط اور مواہیر بھی موجود ہین اول الذکر نے تو لکھا ہے - الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ - دوسرے نے بھی کہا کہ - الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ ہاں تیسرے صاحب رشید احمد تو وہ ہین جنکے زریق اور پا ملی کے نسبت صاحب ازالۃ الحفا

پڑجاوینگے اور نفس لئیم کے اغوا سے اعراض کر جاوینگے یہ مطلقاً امید نہیں ہے بلکہ عوام اہل اسلام لگام رہا بیتا سے کام میں لے لیں اور زر پہ تحفہ کی گسترده رنگین تزویر کی دام میں نادانستہ اپنا ایمان ہاتھوں ہاتھ دے دیں اسماعیلیہ گروه کی ملمع کاری سے دھوکا کھا جائیں اور عیاران گنگوه کے فریب میں آجائیں صرف یہ مراد او محض یہی مقصود ہے ◆

عوام کالانعام تو کیا مگر بعض خواص کالعوام بھی جب کسی نام کے ساتھ مولویت پھر حنفی کا فقرہ دیکھ لیتے ہیں تو مصداق اس حکایت کے بنجاتے ہیں جو مشہور ہے کہ کسی ناخواندے نے ایک نیم ملا سے ستی کا معنی دریافت کیا تو اوسنے جواب دیا کہ ستی وه جو سنگراہان لا وے ایسے ہی ان حشرات الارض کا حال ہے کہ کسی قسم کا ایک چھاپا ہوا پرچہ دیا جائے پھر اوسمیں مولوی اور حنفی کہا جاوے اوسکے زلفیہ بدون نہون اور بیری شنازا ایک . وان داد ہے جسپر جو اگیا وه جیت ہوئے بغیر ره سکتا ہی نہیں ہے اور ایسے حیث موجوده پولیٹکشون نے یہی طرز اختیار کر لی ہے کہ کفر خیز زندقہ آمیز عقائد کو ترویج کی غرض سے حنفیہ کے نام سے شہرت دیکر عوام کے اعتقاد کے خون کرنے پر تلا دیا جاتے ہیں ◆

غلام محمد کو نظر عنایت سے ملاحظہ کیجے کہ گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کی ابتدا میں خرم علی بلہوری کو ترویج مسلک کا سدکی غرض سے کتنا سراہا ہے جسے مشارق الانوار اور در المختار کا مترجم کہنا کافی نہ مانا تو خطاب ولی کا لی بھی عطا فرمایا ہے تحفہ ہندوستان میں وه کونسا معمولی استعداد کا طالبعلم ہے جسے عقائد خرم علی پر وقوف ہوگا اور اسکے ترقی سے انجان ہوگا مرحوم مولانا مولوی عبید اللہ صاحب اعلی مدرس

نام کا رشید سمجھا وہ تو کفر و شرک کی رسید ہو گیا جب ابو مسعود بیضاوی و امام ربانی کو بھی لوث شرک سے پلید کر دیا - ناظرین باتمکین یاد رکھیں حضرت محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کی نسبت جسکے عقیدہ میں شمہ بھر عناد یا ذرہ سا فساد ہو گا وہ علی الدوام علیٰ مر اللیالی والایام یونہی ناکام و بدنام برے انجام سے مونھ کی کھائیگا اور ذلت پائیگا ولنعم ما قیل -

گردی کو مہر بتابد از شہ ما در بساط || مات باید چون پیادہ خویشتن را در پای پیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر - غفرانک ربنا والیک المصیر ط

میرے بھولے بھولے پیارے پیارے بھائی مسلمانو میرا کہا مانو اور یقین جانو

یہ وہی خلیل اور رشید احمد ہیں جنکے مسائل باطلہ اور دلائل عاطلہ کی تردید میں دوبارہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب نے انوار ساطعہ کو طبع کرائی ہو جسمیں ان مکاروں اور عیاروں کے خلاف پر ۲۵ علما رنامدار ہر ملک و دیار نے دستخط کئے اور مہر لگائی ہو پھر مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم نے انکے برخلاف بوارق لامعہ لکھی جسپر بھی ۱۱ علما احکام اور فضلا اسلام نے تائیدیں اور تقریظیں لکھیں ہیں یہ آپ نے کبھی دیکھی ہونگی لیکن سواد عرب میں جیسے عظمت و جلال سے سیلین اخضرین معروف ہیں ویسے بلاد ہند میں صفات کمال سے یہ مشتعلین مشتعلین موصوف انکے قواعد کاسدہ اور عقائد فاسدہ کے بطلان میں تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل نام کی مبارک کتاب دیکھکر ان بزرگون کی حنفیت کا اولا اندازہ کر لو پھر اپنا اپنا اعتقاد درست کر لو -

عن علم المصطفیٰ یون تحریر کرتے ہین۔ یہ رشیا کی بہادری تو کانگریس پر دوڑ ھا رکھائے مجبور
ہین رہتے دن اسی کا خیر مین رہتے ہین اسے۔ خاص مین جب کبھی قلم کفر رقم اٹھالیا ہو
تو اپنے پیر و مرشد تک کو مشرک و بدعتی بنا کر رکھ دیا تو ان بیچارے بہشتیون کی پنکھوڑ کے
رہی جنت الاہر صرف اسمٰعیلی و رشیدی جاگیرداروں کا حصہ ہے باقی سب قصہ ہے
انتہی۔ بھلا ایسے پرانے گرگ جہان دیدہ محض نامی اور اسم گرامی تحریر
فرمانے پر کلفتی کیون ہو جاتین کیا ایک سطر بھی تحریر فرماتین نہین نہین ضرور ضرور
ایک آدھ گولا تو کھائین مگر وہ دلسوزی اب مختصر نویسی ملاحظہ ہو کہ لکھے تو کچھ
کم ایک ہی سطر مگر اوس مین بھی کیا ہی خوب جوہر کا اور کسی مغرب تحریری جو غور سے دیکھنے
وہ انھین کا حوالہ دیکھئے آپ نے الٹ ریکا تیہ اور حدیث رکھا ہم کا ارشاد ہے۔
علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے
خالی نہین۔ اس واسطے کہ علامہ کو یہ تو شاید یاد نہ رہا جو ارشاد فضل علیم ہین علامۃ الوجود مفتی
ابو سعود نے فرمایا ہو وعلمناہ من لدنا علما خاصا لا یکتنہ کنہہ ولا یقادر قدرہ وھو
علم الغیوب انتہی دیکھو تفسیر کبیر جلد ۷ کے حاشیہ پر حاشیہ مین جسکو صاف طور پر
بیضاوی صاحب بھی انوار التنزیل صفحہ ۴۸۹ پر تحریر کرتے ہین وعلمناہ من لدنا علما مما یختص
بنا ولا یعلم الا بتوفیقنا وھو علم الغیوب انتہی۔ ہان یاد رہے کہ ابو سعود سے تو واسطہ
نہین پڑا ہے بیضاوی تو اوسطاً ہوا یا ضرور پڑھا اور پڑھایا ہوگا اور یہ مطلب تو آگے جا کے پر
پھر سعد رکھ تعجب در تعجب تو یہ کہ امام ربانی حضرت **مجدد الف ثانی** صاحب کے مکتوبات
جلد اول صفحہ ۳۲ پر حضور سعد رکو نہ سوجھا جو فرمایا ہے کہ علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ
فلعص رسل را اطلاع می بخشد انتہی واہ رے گستر دیدی علمی انبوہ مین ہمنے جسے

نام

سمجھتا تھا پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے (یعنے غیر رشید) جسطرف آئے اوسطرف ایسا تعصب برتا کہ اوسمین اونکی تقریر اور تحریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہو حضرت نے **اول قلم** اسپر اُٹھایا کہ جس مسجد مین ایک دفعہ جماعت ہوئی ہو اوسمین دوسری جماعت کو بغیر اذان اور تکبیر کے ہو اور دوسری جگہہ ہو جایز نہین آپ کا اور آپ کے متبعین کا وہ حکم تو تھا جو مجددین کا وقت حکومت مکہ معظمہ کے تھا کہ جو جماعت اول مین حاضر نہو اوسکو سزا دیتے تھے سوآپ کا اور آپ کے متبعین کا ایسا حکم جاہلون کے واسطے من وسلوی ہوگیا کہ سب موہون مین خاصکر شدت گرمی کے موسم مین عذر ہاتھ لگ گیا کہ عذر کے سبب اب تو جماعت فوت ہوگئی ہو۔ دوسری جماعت جایز نہین دکان اور گھر چھوڑ کر مسجد مین کسواسطے جاوین اور علما دین نے جو مخالف اونکے لکھا کب سنتے تھے اپنی ہٹ پر روز بروز بڑہتے تھے **پھر ایک فاسق** مردود کو جرات ہوئی کہ حضرت عیسی کے برا بھلا کہتا تھا اور سب انبیاء بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل گنتا تھا اور اپنے بیٹے کو درجہ خدائی پر پہونچاتا تھا عیسی اور موسی اور پیغمبر علیہم السلام کا کیا ذکر ہو اور اوسکے مرید تو کھلم کھلا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت بہاء الدین نقشبند اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت معین الدین چشتی قدس اللہ تعالی اسرارہم کو جنکے سلسلونمین لکھوکہا صالحین اور ہزارہا اولیا مقبول رب العالمین گذرے ہین کافر اور گمراہ کنندہ بتلاتا تھا اور بتلاتے ہیں۔

این سلسله از طلای ناب است	این خانه تمام آفتاب است

بڑا بھائی اس مردود کا دنیا کی کمائی کے سبب اوسی طریقہ پر تھا ہو اور دوسرا چھوٹا بھائی اوسکا امام الدین نامی جو چوہڑون اور بھنگیون کے پیغمبری کا دعوی کرتا ہے اور اونکے نزدیک بڑا مقبول پیغمبر ہو حضرت **مولوی** رشید اس مردود کو مرد صالح سمجھتے تھے اور

تازہ کرلو مخفی و مستتر نہیں کہ یہ کتاب لاجواب بوسے ملکۃ پر قصور میں چھپ چکی اور
شائق اسکے مطالعہ سے مذاقان اسلام استقامت ایمان کے ساتھ اعتقاد اور طبعی فساد پر قلبی
عناد پر قوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے اسی میں سے یہاں پر حضرت مخدوم
جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مصنف اظہار الحق (جو سلطان البرین و
خاقان البحرین کی طرف سے پایہ حرمین کے خطاب مستطاب سے مخاطب ہیں) کی تقریظ بابت
ۃ پر سے نقل کرنا ناگزیر ہے بنا علیہ تحریر کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔

تقریظ حضرت مولانا ابالفضل والکمال اولنا حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ پایہ حرمین شریفین مہاجر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا وتعظیما

از تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور نعت کے کہتا ہے راجی رحمت ربہ المنان رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما الحنان کہ
مدت سے بعض باتیں جناب رشید احمد صاحب کی سنتا تھا جو میرے نزدیک وہ اچھی نہ تھیں
اعتبار نہ کرتا تھا کہ حضرت نے ایسا کہا ہوگا اور مولوی عبد السمیع صاحب کو جو انکو میرے ساتھ
رابطہ شاگردی کا ہے جبتک کہ معظمہ میں نہیں آئے تھے تحریراً منع کرتا تھا اور مکہ معظمہ میں آنیکے
بعد تقریراً بہت تاکید سے بالمشافہ منع کرتا تھا کہ آپس میں مختلف نہ ہوں اور علماء مدرسہ
دیوبند کو اپنا بڑا سمجھ پردہ مسکین کہاں تک صبر کرتا تھا اور میرا اعتبار نہ کرنا اس طرح ممتد رہتا کہ
حضرات علماء مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق تواتر مجھ تک پہونچی کہ تمام افسوس سے کچھ کہنا
پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہوں کہ میں جناب مولوی رشید احمد کو رشید

ان ہزار کے برائی تعزیہ کی اور ان بدعات کی معلوم ہو جاتی تہی پر شکر کرتا ہون کہ حضرت
رشید نے حرمت بیان شہادت پر قلم اٹہایا اور شہادت کے باطل کرنے پر لب نہ کہولے پہر
حضرت رشید نے جو مولود کیطرف توجہ کی تہی اسپر ہی اکتفا نہ کرکے خود ذات
حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلی اخوانہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف توجہ کی پہلے مولود کو
کنہیا کا جنم اشٹمی ٹہہرا دیا اور اسکے بیان کو حرام بتلایا اور کہڑے ہونیکو گویا کیسے ذوق
شوق مین ہو بہت برا اسنکر فرمایا اس ٹہہرانے بتلانے فرمانے سے لکہو کہا علماء صالحین اور
مشائخ مقبول رب العالمین انکے نزدیک بہت نفرتی ٹہہر گئے پہر ذات نبوی مین اسپر بہی
اکتفا نہ کرکے اور امکان ذاتی سے تجاوز کرکے بعد خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹہے اور امکان
ذاتی کے باعتبار تو کچہہ حد ہی نہ رہی اور انکا مرتبہ کیہ بڑے بہائی سے بڑہتے نہ رہا اور بڑی
کوشش اسمین کی کہ حضرت کا علم شیطان لعین کے علم سے کہین کمتر ہو اور اسی
عقیدے کے خلاف کو شرک فرمایا پہر اس توجہ پر جو ذات اقدس نبوی کی طرف تہی اکتفا
نہ کیا ذات اقدس الٰہی کیطرف بہی متوجہ ہوئے اور جناب باری تعالی کے حق
مین دعوی کیا کہ اللہ کا جہوٹ بولنا ممتنع بالذات نہین بلکہ امکان جہوٹ بولنے کو اللہ کی بڑی
وصف کمال کی فرمائی نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات مین تو ان امور مذکورہ کو ظاہر اور باطن
مین بہت برا سمجہتا ہون اور اپنے محبین کو منع کرتا ہون کہ حضرت مولوی رشید کے اور اونکے چیلے
چانٹون کے ایسے ارشادات نہ سنین اور مین جانتا ہون کہ مجہپر بہت کہلم کہلا تبرا ہوگا لیکن جب جمہور
علماء صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین کی
زبان اور قلم سے نہ چہوٹے تو مجہے کیا شکایت ہوگی۔ قصبہ گنگوہ مدتہائے دراز تک محل اولیاء کرام
سلسلہ چشتیہ صابریہ کا رہا انہین سے ایک ناپاک الہی بخش نامی بعد مرنے کے خلق کے نزدیک

جو علما اوس مردود کے حق مین کچھ کہتے تھے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ سے نہین ہٹتے تھے اور
کہتے تھے مرد صالح ہی الحمد للہ کہ خدا تعالی نے اسکو جھوٹا کیا اور بیٹے کے حق مین جو دعوی کرتا
اسمین بالکل ہی جھوٹا کیا پھر حضرت مولوی رشید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
نواسے کیطرف متوجہ ہوئے اور انکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے
محرم کے دنون مین گو کیسا ہی روایت صحیح سے ہو منع فرمایا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب سے جناب مولانا اسحاق مرحوم تک عادت تھی کہ عاشورے کے دن بادشاہ دہلی
کے پاس جاکر روایات صحیح سے بیان حال شہادت کرتے تھے سو یہ سب انکے مشائخ کرام
واساتذہ عظام ہین دین سو آپکے تشدد کے موافق ان مشائخ کرام واساتذہ عظام کا جو حال
ہی وہ ظاہر ہی اور میرے نزدیک اگر روایات صحیح سے حال شہادت کا بیان ہو تو فائدہ سے خالی
نہین مینے خود تجربہ کیا ہی کہ جب مین ہندوستان مین تھا عاشورے کے دن حال شہادت کا بیان
کرتا تھا اور مجلس مین کم سے کم ہون تو ہزار آدمی سے زیادہ ہی ہوتے تھے اور اس بیان شہادت
مین تعزیون کے بنانے کی برائی اور جو رسوم اور بدعات تعزیونکے سامنے کیجاتی ہین انکی برائی بیان
کرتا تھا اور اسمین تین فائدے تھے اول یہ کہ مین چھ گھڑی دن چڑھے اس وعظ کو شروع کرتا
تھا اور دوپہر تک اس مجلس کو ممتد بناتا تھا سو ہزار سے زیادہ آدمی تعزیون کے دیکھنے اور ان
رسوم اور بدعات کے کرنے سے رکے رہتے تھے دوسری یہ کہ اس بستی مین ساٹھ تعزیے بنتے
تھے جسمین دو شیعون کے اور اٹھاون سنت وجماعت کے سو اٹھاون مین سے دو ہی برس
مین اکتیس کم ہوگئے تھے دو برس کے بعد غدر پڑ گیا اور مین ہندوستان سے نکل کھڑا ہوا امید کہ
ایک برس اگر رہنا میرا اور ہوتا تو یہ ستائیس جو اٹھاون مین سے باقی تھے موقوف ہوجاتے
تیسرے یہ کہ ہزار آدمیون سے اوپر کو بلا واسطہ اور ہزارون مرد اور عورت اور بچون کو بواسطہ

ان

بھی اندنا ہی مولود بدعت اور حرام ٹھہر جائے ۔ اسپر مجھے ایک نقل یاد آئی کہ مداری فقیرون مین کہ
اکثر انھین کے رند و بد مذہب ہوتے ہین گو شاذ و نادر بعض انمین کے اچھے بھی ہون ایک اپنے
مرید کو کہتا تہا کہ بعد کچھ خدمت کے تجھے ایک نکتہ فقیری کا بتاؤنگا بعد چند مدت کے اوسنے خدمت
کرکے جو وہ نکتہ پوچھا تو کہا کہ **مولیٰ** ۔ **محمد** ۔ **مدار** تینون کے اول مین میم ہے اور اسمین اشارہ
ہے کہ تینون کا درجہ ایک ہی رہا دوسرا نکتہ تجھے بعد اور کچھ خدمت کے بتاؤنگا بعد گذرنے مدت اور
کرنے خدمت کے جو دوسرا نکتہ پوچھا کہا کہ **مکہ** ۔ **مدینہ** ۔ **مکھن پور** تینون کے اول مین میم
ہے اور اسمین اشارہ ہے کہ یہ تینون آپسمین برابر ہین اس رند نے مکہ مدینہ کو مکھن پور کے برابر بتلایا
تہا حضرت مسیح الغزلائے ہر کہ آمد برآن مزید کرد ۔ دیو بند کو مکہ مدینہ دونون سے افضل ٹھہرایا
کیون نہو شاباش ۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ براہین قاطعہ
مین انوار ساطعہ کے جواب مین کوئی فقرہ نہوگا کہ اسکے مصنف کو صراحۃً کلمات فحش سے یاد
نکرتے ہون اسپر مجھے دوسری نقل یاد آئی کہ جامع مسجد کے شہدے کہ رنڈے اور گالی گلوچ
بکنے مین مشہور ہین انمین سے ایک کی بیعت کا جسنے حال سنا تو معلوم ہوا کہ اسکے مرشد نے وقت بیعت
لینے کے یہ کہا تہا کہ سن بے جو کھیلیو گالی گلوچ بکیو پر کاف لام سے رکیو شک کے یہ مضمون میری
سمجھ مین نہ آیا چپکے لگے ایک معتبر سے پوچھا کہ اس قول کے کیا معنے ہین کہا کاف سے مراد کافر
کہنا اور لام سے لعنت کرنا سبحان اللہ جامع مسجد کے شہدے کافر کہنے اور لعنتی کہنے کو ایسا برا
سمجھین اور براہین قاطعہ کے مصنف انوار ساطعہ کے مصنف کو مشرک اور کافر بتلاوین ۔
بعض جگہ بعض چیزین نحوست مین مشہور ہین جیسے میرٹھ کی بستی کرانہ اور نانوتہ جسکے رہنے والے مولوی
قاسم اور مولوی یعقوب وغیرہ جاتے نحوست مین مشہور ہے کہ عوام صبح کو انکا نام ہی نہین لیتے
کرانہ کو میرٹھ والا شہر اور نانوتہ کو چھوٹا شہر کہتے ہین اور کسی اور کا نام بلہ اور شبیہ جو حمق مین

ایسی رویح نجس موذی مشہور ہوا کہ صدہا کوس تک اسکی ایذاء سے خلق ڈرتی ہو گیا اوس نجس
کے سبب ان اولیاء کو جو بکثرت ہوئے برا کہہ سکتا حاشا وکلا وہ تو اپنی زندگی مین جہل کے سبب
بڑا اعتبار رکھتا تہا خوف یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا اعتبار والا حضرت گنگوہ مین نکل کھڑا ہو تو اس سے
کتنا خوف ہوگا اور جیسا مشکوۃ المصابیح مین کتاب الامارہ مین حضرت ابوہریرہ سے روایت
ہے تعوذوا باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان مین بہی اس زمانہ کے حالات اور
حضرت رشید اور انکے چیلے چانٹون کی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہون جو اس مقدمہ مین وہ
کچہ میرے اوپر تحریر کرینگے تین سبب سے انکے جواب کیطرف التفات نہ کرونگا اول یہ کہ شدت کا
ضعف ہو اور مجہہ مین طاقت ان چیزون کی طرف توجہ کی ہی نہین دوسری یہ کہ اس امر مین
توجہ مصلحت زمانہ کے بالکل خلاف ہو تیسری یہ کہ اور بہت اللہ کے بندے اونکے مقابلہ پر کہڑے
ہین باقی رہے اور دو بات ایک یہ کہ فرماتے ہین موجب خواب کسی شخص کے کہ علماء دیوبند
کے علماء حرمین سے افضل ہین سبحان اللہ چہوٹا منہ بڑی بات شیخ عبدالرحمن سراج نے بیس برس
منصب افتا پر قیام کیا اس بیس برس مین صغیر اور کبیر موافق مخالف انکی دیانت کے قائل ہین
انکے پہلے سید عبداللہ مرغنی جو مفتی تہے انکی دیانت وامانت ہی ضرب المثل ہو اور اکثر علماء صالحین
یہان موجود ہین گو بعض غیر صالحین بہی یہان موجود ہین بعض کی خطا سے اکثر کے حق مین
بدگمان ہونا شان مسلم کی نہین دوسرے یہ کہ فرماتے ہین کہ مسجد الحرام مین ایک عالم نابینا سے مولود
کا حال پوچہا گیا انہون نے کہا بدعت وحرام (شاید وہ نابینا مولوی محمد انصاری سہارنپوری ہونگے
جو تقیہ سے نام اونکا نہین لیا کہ اونکو کا ہر صغیر و کبیر اہل علم سے برا کہتا ہی یا اور کوئی ایسا اندہا
عقل اور بینائی کا ہوگا سبحان اللہ خواب ایک مجہول شخص سے دیوبند کے علماء حرمین کے
علماء سے افضل ٹہہرے اور ایک بینائی کے اندہے کے کہنے سے جو حقیقت مین وہ عقل کا

ومن عمی فعلیہا وما انا علیکم بحفیظ ؎

اتا انداز تھا کہ اکثر ناظرین نے نہ تو تقدیس الوکیل کی صورت دیکھی ہو اور نہ رشید و خلیل کی صورت ملاحظہ کی لہذا ہم بیان مداعیہ ضرورت طبیہ ایکبار نمونہ بتلائیں اور سے فکر و غور سے دیکھیے بھال کریں ایک انسان چوکنا رہیگا تو بانی کے یاجوج ماجوج کے سریان افتتان سے خمیازہ خسارت ایمان ہرگز نہ رہیگا وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق ؎

غلام محمد کے نامی گرامی رسالہ استفسار کے ص۳ پر قاضی رحمت اللہ جی کی تائید ثبت ہوا ہمیں وہ خود آپ کو اہل سنت والجماعت مقرر فرمارہے ہیں اسکا تو تعجب ہی نہیں ہم یہی ایک مشہور مضمون کو نئے پیرایہ سے موزون کرکے کہے دیتے ہیں۔ ع

قاضی چہ لاف میزنی از پاکدامنی ‖ ہر شملہ تو این ہمہ داغ شراب چیست

بڑی حیرتناک بات تو یہ ہے جو ہمیں فرمارہے ہیں۔ اور ایسے مسئلہ عیسی پر ناظرِ راہِ حق حکیم قمر الدین صاحب ساکن بڑودہ کی تالیف شدہ پر تمام شہر سورت کے علما رد شاگخین کی تصحیح و مواہیر ثبت ہو اور بعض اہل نادیر کی تصحیح موجود اور جو انکار کرتا ہو وہ خارج سنت و جماعت ہو) انتہی۔ بیان پر صائب کا شعر۔

بنمائی بصاحب نظران جوہر خود را ‖ عیسی نتوان گشت بتصدیق خرِ چند

تو لکھنا بجا ہو پھر کیا مضمون کا یہ کلام پڑھنا بھی خطا ہو کہ۔

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را ‖ تحسین ہیوقوف و سکوت سخن شناس

قاضی جی نے پوری طاقت صرف کردی اور بہت زور لگا دیا جو ناظر راہ حق سے استدلال فرمایا باقی کتب دینیہ سے سو بعد پھر اگر جو ادھر جھکے گو یا اپنے عندیہ میں اقامت دلیل کا حق ادا کرچکے اما ایسی بیچاری اور طمع کاری کی قدر اور اعتبار ہی تو تب ہی ممکن و قابل ترویج تھی کہ

مشہور ہیں اور ان بستیوں کے اعمالی میں کچھ نہ کچھ تاثر ہوتے ہیں میری بستی کی تاثیر میرے
میں یہ ہوئی کہ ایسا نازنحوست دیکھا اللہ تعالیٰ مولوی خلیل احمد کو انکی بستی
کے خواص سے بچاوے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب
کو انکے ردمیں جزائے خیر عطا فرماوے آمین ثم آمین

العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہ المنان

۵ ذوالقعدہ ۱۳۰۳ از مکہ معظمہ

رحمت اللہ العبد ۱۲۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی رسالہ جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کا جواب میں براہین قاطعہ کے
من اولہا الی آخرہا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے سنا اور میں نے سنایا سننے
کے بعد آپ نے اسکے مضامین کی تائید میں تقریظ مرقومہ بالا اپنی زبان فیض بیان
سے فرمائی اور اسکے اخیر میں اپنی مہر کرائی۔ العبد حضرت نور
مدرس اول مدرسہ ہندیہ مکیہ۔ تحریر ۱۱ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۰۳

حضرت نور ۱۲۹۹

اردو رسالہ عربی رسالہ کا ضمیمہ ہے جواب میں براہین قاطعہ کے تصنیف جناب
مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری من اولہا الی آخرہا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب
نے سنا اور اس احقر نے سنایا اور بعد سننے کے اسکے مضامین کی تائید میں
اپنی زبان فیض بیان سے یہ تقریظ مرقوم بالا فرمائی اور اسکے
اخیر میں اپنی مہر ثبت کرائی۔ فقط

عبد السبحان

العبد عبد السبحان عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ ہندیہ واقع مکہ معظمہ بقلم خود

اب بھی کوئی مسلمان ایمان رکھ کر حنفیت کے گمان سے انکی تزویر و تلبیسات سے غافل و
زائل رہے تو ہمیں اتنا ہی پڑھ دینا کافی ووافی ہے هذا بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ

جو وہ کیفیت انجمن اسلام بڑودہ بابت ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۵ تا ۶ پر ارشاد فرماتے ہیں

عالم کو گر عمل نہیں جاہل ہے ہر چند / کشتی ہے ایک شکستہ مکاں ہے بغیر در
تصویر پھول ہے کہ جو بے بو ہے بے اثر / گر راست پوچھتے ہو تو ہے خار پر ضرر

عامل نہیں ہے گر تو شدید مرض ہے وہ
مضمون کفر و ظلم کا خالص غرض ہے وہ

مفہوم اسکے فعل سے ہوتا ہے صاف حال / یہ رد و کد زبانی ہے دلیل ہے قیل و قال
ہے گمرہی کی جاہل و بے علم کو مجال / جسکا جواب کچھ نہیں بنتے اگر سوال

انسان اپنے نفس پہ کامل بصیر ہے
یہ سوء اعتقاد کی ظاہر نظیر ہے

ہاں بعض نے کہا ہے جو عالم ہے بے عمل / گر فعل سے زیادہ کے غرض قول پر عمل
لیکن یہ بات کہتی ہے مخصوص ایک محل / تعلیم یافتوں کے لئے ہے یہ ایک مثل

دیوار پہ لکھی ہے نصیحت تو مان لے
عالم جو بے عمل ہے اُسے خاک جان لے

پس اہل انجمن نے کیا سوچ کر خیال / آگے تھے اہل علم بڑودہ میں بے مثال
جنکو علوم دین محمد میں تھا کمال / پر ہو گیا ہے اب تو زمانہ کا اور حال

تعلیم علم دین ہے نہ قرآن کا شوق ہے
پتلون و کوٹ کرکٹ و ہوٹل سے ذوق ہے

قاضی جی مضمون ہذا کی اور بھی حیرتناک فوٹوگراف اور اس کلام پاک و صاف کا انصاف
آپ ہی پر چھوڑا جاتا ہے اما اتنا سمجھا کہ یہ عوارض ذاتی سے بحث ہے جسے صاحبان تہذیب جدید

حکیم قمرالدین صاحب گنگوہ اور دیوبند سے بہی مقامات چند اور دہر ہوتے تا مبلغ فضل و کمال کا سرمایہ غیر معدود باقی رہتا مگر قاضی جی کھڑ پیٹ جلدی سے کہلوا بکی بازی گندی ہو گئی اپنے پڑی غلطی کھائی جو ساکن بڑودہ کی قید لگائی اتنا نہ فرماتے تو اور رونگے طور پر علمار حنفیہ مین یہ ہی سما جاتے غیر مفتی یا مفتی و لفظ قاضی تائید لکھتے وقت شاید محکمہ دارالقضا مین آپ کے سامنے فرنگی ہو گا اس جہت سے ٹھوکر کھائی آپ کا قصور نہین ہے آپ معذور ہو لیکن اب پھر سے سو نصیحہ کھولو اور جان پہچان کر لو کہ یہ وہ حکیم قمرالدین صاحب ہین جنہون نے بنا بر مشہور زبان زد نزدیک و دور آپ **پونے ڈرجن یعنی پورے آدھی کوڑی مین ایک کم علماء** اونکو اسی بحث کے لئے بڑودہ بلا لایا اور رات کو شیخ و کھلایا علی الصباح الی برق شک تو نہین ہے اسنے بری ملکم فرمایا اور چہو ٹو میان کے گہر کا راستہ بتایا اگر یہ امر مشہور صحیح ہے اور پھر ناظرہ کی مہارت کا وہی مطلب ہو جو جن شناسان سامی نے اختراع کر کے قرار دے لیا ہے تو اب چند سے فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ سے گذر کر ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل پر کاربندی مین کوئی جرج نہین ہے لہذا معروضہ کر گوش حق نیوش سے اصغا کر کے قضا کیجئے ؎

حکیم جی کا شطرنج کی بردمات مین تفضیح اوقات صلوات کرنا تو معلوم ہو گا اور نیز آپ کی عکسی تصویر نستعلیق پیرایہ مین مختلف مقامات کے دیوارون پر آویزان بھی ملاحظہ کی ہو گی مگر اس بار ایک خاص اجلاس مین کتیا کو پاس لئے ہوئے انگریزی ٹوپی زیب سر اور کوٹ پتلون کے لباس مین جو تصویر کھنچائی ہے اور ایسی حالت مین ڈاڑہی کی بہی غالبا جسے فرنچ کٹ کہا کرتے ہین اوس قرینہ سے صفائی ہے اس پیکر پاک کو ایک پلے مین رکھ دیجئے اور مقابل کے پلے مین آپ کے کلام بلاغت نظام کو دہر دیجئے -

فی قضائہما تبعاً للفرض فبقی ما وراءہ علی الاصل اور غلام محمد کے بھی مستند
مولوی عبد الحی صاحب کے مجموعۃ الفتاوی جلد اول ۲۶۲ پر ہے۔

سوال ۲۲۹ سنت فجر اگر بضرورت شمول جماعت ترک شود پس ادائے آن قبل
از طلوع آفتاب بلا کراہت جائز ہست یا نہ بینوا توجروا ۔ **ہو المصوب**

از حدیث قیس خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ
الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مہلا یا قیس
اصلاتان قلت انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن انتہی اخرجہ الترمذی
وابن ماجہ وغیرہما عدم کراہت ثابت وضعف اسنادش چنانکہ ترمذی وغیرہ بیان کردہ
ہست مفید ہست کہ مسقط احتجاج باشد لیکن حنفیہ بسبب تقریر اصولی حکم کراہت میدہند
عینی در عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میفرماید قلت استقرت القاعدۃ ان المبیح والحاظر
اذا تعارضا جعل الحاظر متاخراً وقد ورد النہی فی احادیث کثیرۃ انتہی ۔

اور پھر مجموعۃ الفتاوی جلد اول ۲۲۳ پر ہے۔ استفتاء ۔ ما یقول العلماء
فی ہذہ المسئلۃ ذکر فی کتب الاصحاب قاطبۃ لا یقضی سنۃ الفجر الا اذا فاتت
مع الفجر فیقضیہا تبعاً للقضائہ قبل الزوال واما اذا فاتت وحدہ فلا تقضی قبل
طلوع الشمس بالاجماع لکراہۃ النفل بعد الصبح والاصل فیہ قولہ علیہ السلام
لا صلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس
رواہ ابو داؤد ولکن یعارضہ ما روی قیس بن عمرو رای رسول اللہ رجلا یصلی
بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال صلوۃ الصبح رکعتین فقال الرجل انی لم اکن
صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ رواہ ابو داؤد

بہت ہی ناپسند کرتے ہیں اس سے پہلو تہی کر کے حکیم جی کا علمی سرمایہ ملاحظہ کیجئے جسے آپ لیے ایک قبلہ پر خط میں تحریر کر رہے ہیں وہو ہذا۔

جناب قبلہ محمد حسین میاں صاحب دمی سلمہ

پیرزادہ علی میاں صاحب نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا اور کہا تھا کہ آپ تحریر کر کے روانہ کر دیں گے تو بڑی مہربانی ہوگی صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ اگر مصلی کو یقین ہو کہ نماز صبح کی ایک رکعت بھی جماعت کے ساتھ ہاتھ آئیگی سنت صبح کی پڑھ لے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر ایک رکعت کے ملنے کا یقین نہ ہو تو سنت کو ترک کرے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور آفتاب خوب روشن ہونے کے بعد سنت کی قضا کرے اور افضل یہی ہے اور قضا سنت کی آفتاب نکلنے کے پہلے درست نہیں ہے اور یہ سنت کی قضا اس واسطے ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت قضا پڑھی ہے لیلۃ العرس میں یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور عبارت اسکی یہ ہے ویترک سنۃ الفجر ویقتدی من لا یدرکہ فان فاتت بدون الفرض لا یقضی قبل طلوع الشمس فیقضی السنۃ بعد طلوع الشمس الی الزوال عند محمد رحمہ اللہ۔ العبد خادم الطلبۃ قمر الدین عفی عنہ

اس قطعی حکم میں لیلۃ العرس اور شرح وقایہ لفظی فاش خطائیں قلم اعجاز رقم سے صفحہ قرطاس پر چکیدہ ہوئیں اسکا چنداں اندیشہ نہیں ہے مگر خطائے معنوی جو حضور سے سرزد ہوئی وہ تو دانایان فن پر روشن و مبرہن ہے کیا اسمیں بھی مضائقہ نہیں ہوتا۔

ہدایہ میں ہے واما عند محمد رحمہ اللہ تعالی یقضیہا الی الزوال لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاہا بعد ارتفاع الشمس غداۃ لیلۃ التعریس ولہما ان الاصل فی السنۃ ان لا یقضی لاختصاص القضاء بالواجب والحدیث ورد

کی وحی کو مجذوبانہ خیال بتایا ہی اور وجود اور اثر دعا پر وغیرہ بہت امور منصوصہ پر مضحکہ کیا ہوا ہو اوسی میں ہی تفسیر قرآن سید احمد خان دہلوی کی ہنوز ناتمام ہو اس شخص نے اپنے خیالات باطلہ کو کہ جو ملحدین یوروپ سے حاصل کئے اور جنکی اتباع کا نام انکے نزدیک ترقی قومی اور فلاح اسلام ہو درج کیا ہے دراصل یہ کتاب تحریف قرآن ہو نہ تفسیر خان صاحب

بہادر کی بیباکی اور الحاد کی وجہ سے تمام ہندوستان کے علما نے تکفیر کا فتوی دیا ہو مگر چونکہ وہ اور اونکی ذریت جنت دوزخ کے منکر اور الہامی باتون کو لغو سمجھتے ہین اسلئے اس کفر کی بھی کچھ پروا نہین کرتے بلکہ مضحکہ اوڑاتے ہین العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ۞

انھین مولوی حقانی صاحب کے ایک لکچر کی عبارت رسالہ ردیۂ مرتبہ مرزا محمد بیگ دہلوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی سے یہان پر نقل کر دینا بھی خالی از فوائد نہین آپ کا ارشاد صدق بنیاد ہی سرسید اگرچہ ہم ہی مسلمانون مین ایک پرانے معزز شخص ہین مگر زمانے کی نیرنگیون اور تیرہوین صدی کے اثر نے نئے نئے ریفارمر مصلح قوم پیدا کر دئے پھر تو وہ تھے اور اونکے ہاتھہ صاف کرنیکو ہندوستان مین پردیسی الاصل یتیم اسلام ہتا سرسید نے ترمیم تو کیا بلکہ پرانے اسلام کو جڑ سے گرا کر ایک نئے اسلام کی بنیاد ڈالی اور اسکے حدود کو وسیع کر دکھایا کیونکہ اسلام قدیم مین جو مسلمانون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہونچا ہی انبیا کو تو کیا ایک نبی کو بھی نماننے کتب آسمانی تو کیا ایک کتاب کا بھی انکار کرے وہ قطعًا دائرہ اسلام سے خارج قرآن مجید کی متعدد آیتین اور بیشمار صحیح احادیث صاف صاف کہہ رہی ہین کہ ان باتون مین ایک کا بھی منکر جہنمی ہی جو خالدًا مخلدًا جہنم مین جلیگا سرسید کے اسلام مین ہندو عیسائی دہریئے بت پرست سب داخل ہین اور جنت کے مستحق ہین پھر اسلام جدید کے بموجب سرسید نے تفسیر مین مغربی فلاسفرون کے خیالات

فما وجہ التوفیق ورفع التعارض ۔ بینوا توجروا ۔ ھوالمصوب ۔ لاشک فی صحۃ الاحادیث التی وردت بالمنع عن الصلوۃ بعد طلوع الفجر حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب من التطوعات علی ما فی الصحیحین وغیرھا وکذا لا اشتبہۃ فی کون الحدیث الدال علی جواز اداء سنۃ الفجر بعد صلاۃ الفجر قبل طلوع الشمس محتجا بہ الا ان اصحابنا لما اثبتوا فی الاصول ان النص المبیح والمحرم اذا تعارضا یقدم المحرم وان القول مقدم علی الفعل والتقریر حکموا ھنا بالمنع عملا باحادیث النہی العامۃ القولیۃ المحرمۃ وکذا قال العینی فی النہایۃ شرح الہدایۃ بعد ذکر التعارضین ان المبیح والحاظر اذا تعارضا جعل الحاظر متاخرا وقد ورد النہی فی کثیر من الاحادیث انتہی ۔ اس بیان سے حکیم جی کی فقاہت کا اندازہ کرکے ناظمہ راہ حق کا نام نہ لیجئے مجھے تو بڑا تعجب یہ ہے کہ آپ کے حکیم جی ابو حنیفہ مشرب کے ہوکر محمد کے مذہب مین کیون شامل ہوگئے خیر اسے بھی جانے دیجئے اور ایک نیا ماجرا سن لیجئے ✤

امام المنکرین غلام محمد کے بھی مستند مولوی حقانی نے مقدمہ تفسیر حقانی مین لکھا ہے یوروپ مین ملک کے ملک ایسے بیدین و ملحد ہوگئے کہ جو خدا اور خدا کی باتون پر قہقہہ اڑاتے ہین جنکا اثر ہندوستان مین بھی بولوس ہند سید احمد خان بہادر کے ذریعہ سے نوجوان انگریزی خوانون مین پہونچا اور شراب خواری و زنا نے انتہا درجہ رواج پایا ہوا وسمین ہو سید احمد خان کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے کہ جسمین یوروپ کے ملحدون کی تقلید کرکے قرآن مجید کو بالکل محرف کردیا ہو خرق عادات اور معجزات انبیاء اور ملائکہ اور جن و شیطان و نعمای جنت اور عقوبات دوزخ کا محض انکار ہو اور پیغمبر علیہ السلام

اپنے محکمہ دار القضا مین سنائین تب تلک آپ کے عالی دھیان کو اپنے قابو مین رکھہ سکون آپ اپنی قوت متخیلہ کے ایک گوشہ مین حقانی صاحب کی تقریر مسبوقۃ الذکر کے فقرہ اور تمام بیان مسلسل کے خاص خاص جملہ ضرور مستحضر رکھین تا اعادے کی ضرورت نرہے یہ قوی امید ہے

اب آپ اپنے مستند حکیم قمر الدین صاحب کی سنو کہ وہ اسکے برخلاف کیا قیامت قایم کر رہے ہین جبکہ ایسے سید کو ملک الموت نے دھر دبایا اور اوسکی روح کو دار الجزا کیطرف روانہ فرمایا تو بڑودہ انجمن اسلام کے بعض میمبرون کی تحریک سے ایک تعزیت نامہ لکھنے کا موقع آیا جسکو آپکے انھین مستند حکیم صاحب نے انشا فرمایا ملاحظہ ہو فرد کیفیت انجمن اسلام بڑودہ بابت ۱۸۹۸ع کی صفحہ ۳۶ پر جوار شاد کرتے ہین ✤

جناب آنریبل مسٹر سید محمود خان صاحب بہادر ادام اجلالہ

ہم اہل انجمن اسلام بڑودہ گجرات بصد حسرت و افسوس صدمہ جانکاہ آپکے پدر بزرگوار مغفور سے استرجاع کرتے ہین (انا للہ وانا الیہ راجعون) حقا کہ جناب سید احمد خان صاحب مغفور شیر میدان ہمت بزم عرصہ گاہ عظمت و جلال تھے اپنے اوصاف حمیدہ اور برکات پسندیدہ مین آپ ہی نظیر و مثال اس انتقال کا بہت بڑا اثر ہوا بیشک یہ امر مسلم الثبوت ہر کہ ساکنان عالم کون و فساد کو بموجب کل شیٔ ھالک الا وجہہ ایک روز معین ہر اور آن مقررہ پر بمقتضای اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جام اجل پینا ہر اور باقیات صالحات کو صبر جمیل ضروری کرکے رنجیدہ خاطر جینا ہر لیکن بعض کا غم متعلقین شکستہ بال کرتے ہین اور بعض کا اہل قوم موجودہ حال اور بعض کا غم باعتبار حال و استقبال اور خدا شاہد ہو وکفی باللہ شہیدا کہ نور اللہ مرقدہ بانوار الرحمت والغفران تشمم بالشے سے تھے اور کیون نہو جب اہل اسلام پر گھٹا جہالت اور بے ہنری کی چھا گئی اور ہر طرف سے صدائین ادبار او الجوع کی آنے لگین اور دوسری قومون نے بباعث تحصیل ترقی اور

ہٹھلانے اور اصلی معانی کو دہکے دے دیکر باہر نکالنے مین جو کوشش کی وہ اسلام جدید
کے پیرؤن کے نزدیک قابل شکوری ہی اسکے بعد سرسید نے ایک اور بھاری کام کیا وحی
جنت دوزخ ملائکہ بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے کے قابل قرار رہا مگر انکے معنی بدل
دیے نئی نبوت جسکا کسی پر خاتمہ نہین جو معجزہ اور خرق عادت کے محتاج نہین نیا جبرئیل
نئے ملائکہ یعنے قوت ملکیہ بلکہ نیا خدا جو نہ دعا قبول کرنے پر قادر ہی نہ نظام عالم مین جاری
کرنے کے بعد دخیل ہی ماننا پڑا پھر جب اصل الاصول باتون مین یہ اختلاف ہی تو ذور دعا
وعملیات کی کیا پرسش ہی اب مین نہین سمجھتا کہ یہ نئے اسلام کا بانی اسلام قدیم کے پابندون کی
تعلیم کی کیسی اصلاح و ترمیم کریگا سرسید کی تعلیم و تربیت جو مسلمانونکے بچون کے حقمین
ابر رحمت کیطرح علیگڈہ کالج پر برستی رہتی ہی میرے نزدیک مسلمانونکی موجودہ حالت کیلئے
کسیطرح مفید نہین بلکہ سخت مضر و خطرناک ہی اس تعلیم کا نتیجہ جو سب سے اول سرسید کے دونو
صاحبزادون کے حقمین ظاہر ہوا ہی وہ انکے لئے قدرتی نمونہ اور زندہ دلون کیلئے عبرت ہے
سرسید نے اسلام قدیم کو بگاڑ کر جو وسیع اسلام کے بنگلے مین صاحبزادونکو بٹھایا منجملہ اور نعما
کے ایک شراب خواری ہی کہ جسنے تو صنداہی نہین کردیا بلکہ سرکاری ملازمت کے قابل بھی نہین
رکھا بلکہ زندگی سے مایوس کردیا گیا علیگڈہ کالج میں سب سے کہ ایک گھنٹہ تک اوسمین دینیات کی
چھوٹی کتابون کی تعلیم دیجاتی ہی اور ظہر و عصر کے وقت کھیل کود کے ذریعہ سے نماز پر مجبور
کیا جاتا ہی خواہ بیوضو ہی کیون نہو اور اسکے ارکان و شروط سے بیخبری ہی کیون نہو مدرسۃ
المسلمین کہلانیکا مستحق ہو سکتا ہی؟ نہین ہرگز نہین اھ ملخصا وملتقطا ؁

قاضی صاحب معاف فرمائینگا آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا کہ سوق کلام سے میرا مقصود کیونکر
منوط ہی اب وہ موقع آگیا جو مین اپنی گذارش پر آپکے خیال کو متوجہ کرسکون اور آپ آخیر فیصلہ

عینا ابیضت از اشک فراق	واو زلیخا چون مہ کنعان برفت
باجواب من اف و القوم۔ انا	زین جہان سید احمد خان برفت

یہاں پر قمر الدین صاحب کو صرف دین کے معنے بتلا دینا ضرور ہے دریافت کرکے شاید آیندہ
عیسوی سنہ جیسی یہاں لکھی تحریر کرکے امر ناجایز اور ترک واجب کے ارتکاب سے باز آئیں۔
فخر رازی تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۴۲۲ میں زیر آیۂ ان عدۃ الشہور اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ کی
تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں البحث الثانی فی تفسیر لفظ الدین وجوہ الاول ان الدین قد یراد
بہ الحساب یقال الکیس من دان نفسہ ای حاسبہا والقیم معناہ المستقیم فتفسیر الآیۃ
علی ھذا التقدیر ذلک الحساب الصحیح المستقیم الخ فلم یکن حمل ھذا اللفظ علی التعبد اولی
من حملہ علی الحساب قال اھل العلم الواجب علی المسلمین بحکم ھذہ الآیات ان یعتبروا
فی بیوعہم و دیونہم واحوال زکوتہم وسائر احکامہم السنۃ العربیۃ بالاہلۃ ولا یجوز
لہم اعتبار السنۃ العجمیۃ والرومیۃ انتہی مگر اس قسم کے معاملہ تو حکیم جی کی نظروں میں کچھ وقعت
سے دیکھے نہیں جاتے لہذا اور علیحدہ گذارش کیا چاہتا ہوں جو یہ ہے ٭

جناب قاضی صاحب حکیم جی کا یہ مضمون مختلف اجزا کا مرکب معجون ہو گیا ہے لہذا چند شبہات کا
فیصلہ چاہتا ہوں وہ آپ اپنی گورنمنٹ سے عنایت کرنے میں دریغ روا نہ فرمائیں۔ عینا ابیضت
از اشک فراق ٭ واو زلیخا چون مہ کنعان برفت۔ اس شعر میں خود مشمول کسی غیر کے عینا
ابیضت کے مصداق ہیں اور سید کو مہ کنعان کا مفہوم بنانے میں فن شاعری نہ سہی تو اپنی
ہمشانی کے رو سے کرنے دو قدر کی رعایت منظور فرمائی ہے لیکن آپ تکلیف نہ کیجئے غالبا آپ بھی
اس کرپٹ سے واقف نہیں ہیں پھر فیصلہ دینا جایز نہیں لہذا رہنے دو علیحدہ جہان میں ہو جائیگی
آپ صرف دفعات ذیل کے فیصلہ دیتے ہیئے بھی اگر کتا تھائیں تو خوشا نصیب اور بڑی غنیمت جانونگا ٭

فنون حالی پایۂ ترقی پر قدم رکھا سید صاحب مغفور کا دل خون ہو گیا سبب کہ مدام خیر خواہی قوم کا دم مارتے تھے پس بہزاران ہزار دقت و مشقت بتائیدات آسمانی و توفیقات ربانی مدرسہ عالیہ قائم کرکے سرکار گورنمنٹ سے بطور اگریمنٹ پاس شدہ اسکالرون کو شیشہ سبب لیاقت علمی و ذہنی فنی رفعت عہدہ ہائے مالیق پر چڑھا دیا اور بہتوں کو کرسی عدالت اور حکومت پر بٹھا دیا اور ابھی بھی وہ دریائے مکرمت اور جلال کی موجین کہ مراد ہا تی وہی مدرسہ عالیہ ہو بہال گلشن زار اہل اسلام کو جاری اور روان ہین کل ارباب اسلام جو چشم بصیرت اور دیدۂ عبرت وا رکھتے ہین انکا ماتم کرکے اور نسلاً بعد نسلاً اونکے احسان سے سر جھکاتے ہوے سجدۂ شکر بجا لاتے رہینگے۔ ہمارے نزدیک تو حدیث شریف ان الله عزوجل یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لها دینها رواہ ابوداؤد مصداق اسکی حقیقۃً ہو یا مجازاً اونکی ذات مقدس ہو کہ جنسے سرت علوم و فنون ماضی اور حال کو اہل اسلام مین پھیلا دیا ابھی آسمان رفعت و عزت پر اکثر ستارہائے روشن اسلام جو چمک دکھا رہے اور ہماری نظرون مین تابان و درخشان آپ ہی ہین اتنی آفتاب سپہر ہمت کا یہ تو ہو افسوس کہ غروب ہو گیا جب دو دوست باشند و نکو اسقدر تاریکی رنج الم دون چھا رہی تو آپکے غم و الم کا کیا بیان ہو سکتا ہے آپکو تلقین صبر تحصیل حاصل ہے آپ ہر ایک صبر جمیل سے ناواقف نہین ہین اولئک علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئک هم المهتدون قطعہ

حسرتا ناظم نگون شد رکن قوم
ذات او بد صورت ابر مطیر
بود سبزی و ریانی از و
وای گر مای تعلیم بانی شد
از سر طاق رواق قصر سند

ای بسا دردا کہ آن ذیشان برفت
بر مزارع قطرۂ باران برفت
گشت مانگذاشتہ دہقان برفت
ظل مبسوطانہ سر طفلان برفت
آن ہمای رحمت و احسان برفت

برخلاف عقیدہ سید البشر بلا وجود ماننا کہ ملہم ازلہ کا مفہوم لا مشاحۃ فیہا اصطلاحہ کا مصداق ہونا سید کیواسطے ماننے میں کیا کوئی قباحت ہے یا نہیں یا کیونکر جواب باصواب بحوالہ کتاب ارشاد ہوں ☙

مگر انجام کار غلام محمد کے مستند حقانی صاحب نے سید کو ہیولیس فرمایا اور آپکے حکیم جی نے اور سے مجدد دین بتایا اب یہ انصاف نہیں کر سکو گے وجہ یہ کہ آپ اور غلام محمد دونوں ویک روح جیسے ہو نہ آپ غلام محمد کے مستند کو جھٹلاؤ گے اور نہ خود کے مستند حکیم کو نیچا دکھاؤ گے لہذا یہ مقدمہ ہم اپکے دار القضا سے ڈسمس کرا کے خود حکیم جی کے حوالہ کر دیتے ہیں جنسے اب کوئی تصفیہ طلبی کی ضرورت ہی نہیں وہ خود ہی سب مبرا اور گھر کے دور اندیش ہیں روح واحد کے جسم ہیں اور اوسکے مستند ہیں انہ دیکھا اور خانہ جنگی ہو تو کیسی ویں انھوں نے پیش بینی کر کے خود بخود فیصلہ لکھ دیا ہے اتنا ہی نہیں وہ مطبوع ہو کر شایع بھی ہو گیا ہے ☙

علاوہ ازیں دیکھیے گلدستہ بزم شادی صفحہ ۱۲ پر آپ کا ارشاد بلاغت بنیاد

ماہ یثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر	اے فلک ایسا ہے روشن آسمان آدمی
جنبش یال رہبری جنبش یہ نکتہ ہے ایک	آدمی کو چاہئے ہو قد رواں آدمی

کیوں قاضی جی دیوانہ ہوا ہے یہ دانا راصحاب سب سے یہ تو آگے آتے آپ نہ لگے ہیں شکایت

رہی یہ بات کہ ثانی شعر تو مطلب کا تھا لیکن اول شعر کے نقل سے کونسا مقصود ہے تو وہ بھی کہے دیتا ہوں کہ اس میں آپ کے مستند نے مدینہ طیبہ کو یثرب فرمایا ہے جو کہا۔ ماہ یثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر۔ اور اسوقت تک حضور کو اتنا شعور نہیں ہے کہ بلدۂ پاک سرور خطۂ خاک وقبۂ افلاک کو یثرب بولنا منع ہے مدینہ بولنا حدیث صحیح موجب تو بہ بصراحت ہے جناب قاضی القضات دیکھو دلائل الخیرات کی شرح مزین الحسنات میں کی رباعی۔

اولاً یہ کہ حکیم جی نے وہاں سے یہاں تک سوق کلام میں سرسید کو عموماً جن صفات کمال سے موصوف فرمایا ہے اور خصوصاً مصداق حدیث ابوداؤد بتایا ہے ایا واقعی ان صفات سے موصوف ہونے کا سرسید مستحق تھا یا نہیں ❖

ثانیاً اگر مستحق تھا فرمائے تو غلام محمد کے مستند مولوی حقانی صاحب والی تقریر کی نسبت کیا خیال قائم کیا جاوے یہ صاف صاف فرما دیجئے ❖

ثالثاً اگر حکم یہ ہو کہ اصلاً اور قطعاً مستحق نہیں تھا تو اب آپ کے مستند حکیم جی کو کیا سزا کرنے میں آوے یہ بے لاف و گزاف بذریعہ انصاف ارشاد کیجیے ❖

رابعاً در المختار میں ہے لا بأس بالرثاء بشعر او غیرہ لکن یکرہ الافراط فی مدحہ انتہی اور ہدایہ میں ہے والمروی عن محمد نصاً ان کل مکروہ حرام انتہی بنا بر روایۃ در المختار حکیم جی سرسید کے اس مرثیہ میں غایۃ درجہ کے افراط کی وجہ سے بشمول روایۃ ہدایۃ فعل حرام کا ارتکاب کرکے بجائے خود سزا یا حصول ثواب واقعی خراب ہوئے یا نہیں ❖

خامساً اخرج الترمذی عن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک الا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اہکذا کنت واخرج القرطبی فی التذکرۃ والسیوطی فی شرح الصدور عن ابی ہدبۃ ابراہیم بن ہدبۃ قال حدثنا انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد المیت اذا وضع فی قبرہ واقعد قال یقول اہلہ واسیداہ واشریفاہ واامیراہ قال یقول الملک اسمع ما یقولون انت کنت سیداً انت کنت امیراً انت کنت شریفاً قال یقول المیت یا لیتہم یسکتون فیضغط ضغطۃ تختلف فیہا اضلاعہ انتہی سفری کا حال تو آپ زیادہ دو گے لیکن سفری کا حال ارشاد ہو کہ ہمارے

ر

تعالی ارشاد فرماتے ہیں [۳۸۵] در حدیث آمدہ ہست ان اللہ امرنی ان اسمی المدینۃ طابۃ فرمود
پروردگار عالم جل جلالہ مرا امر کرد مدینہ را طابہ نام کنم و از وہب بن منبہ آمدہ ہست کہ نام مدینہ در
توریت طابہ و طیبہ ہست و مذہب امام مالک آنست کہ ہر کہ زمین مدینہ را بعدم طیب نسبت کند و
ہوای او را ناخوش گوید واجب التعذیر گردد و او را حبس کنند تا آنکہ توبہ صحیح ازوی بوجود آید و پیش
اززبان سعادت نشان نبوت مدینہ را یثرب و اثرب بروزن مسجد میگفتند رسول خدا علیہ افضل الصلوۃ
والتسلیم بامر الہی عز اسمہ او را طابہ و طیبہ نام کردہ گویند کہ یثرب نام یکی از اولاد نوح ہست علیہ السلام کہ
بعد از تفرق ذریت او در این سرزمین مقام گرفت و علمای تاریخ را اختلاف ہست کہ یثرب اسم مدینہ
ہست یا ناحیہ کہ در جانب غربی جبل احد ہست و در وی عیون کثیر و نخیل بسیار بود و اکثر علما این قول را
ترجیح نمودہ و در نزد اثارب بصیغہ جمع موجود ہست و ابن زبالہ کہ یکی از اصحاب امام مالک ہست و
قدوۂ مورخان مدینہ و بعضی دیگر از علما روایت کردہ اند کہ مدینہ را بہ یثرب تسمیہ نکنند و در تاریخ بخاری
حدیثی روایت کردہ کہ ہر کہ یکبار یثرب بگوید باید کہ از برای تلافی و تدارک آن دہ بار مدینہ گوید و امام
احمد و ابو یعلی روایت کردہ کہ ہر کہ مدینہ را یثرب گوید باید کہ استغفار کند نام او طابہ ہست و امثال این روایات
دیگر نیز آمدہ و وجہ کراہت اشتقاق اوست از ثرب بتحریک کہ بمعنی فساد ہست یا تثریب بمعنی مواخذہ و عقاب
آمدہ ہست یا آنکہ وی در اصل چون نام کافر ہست تسمیہ این مکان شریف کہ ساحت عرش از غبار شرک
و کفر منزہ و مبراست مناسب نبود و آنکہ در قرآن مجید واقع شدہ یا اھل یثرب لا مقام لکم اززبان
بعضی منافقان ہست کہ در تسمیہ او باین اسم دار نفاق میدادند و در بعضی احادیث نیز تسمیۂ مدینہ بہ یثرب
واقع ہست گویند وقوع آن پیش از ورود نہی ہست واللہ اعلم و در روح البیان میں ہو فی الحدیث [۳۸۶]
من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ فلیستغفر اللہ ھو طیبۃ ھو طیبۃ وقولہ علیہ السلام
حین اتاہ اللہ دار الھجرۃ لا اریھا الا یثرب ونحو ذلک من کل ما وقع فی کلامہ فھو قبل النہی

ای ور جسد مدینہ جسم تو چون جان	وین تو گرفتہ قاف تا قاف جہان
در لفظ مدینہ نگر از اعجاز ست	سرشق شد و گرفت دین را بمیان

ایسے مدینہ کو یثرب کہنا بڑی بیباکی ہے اور سخت ناپاکی کتاب لاجواب **وجود السفرہ عن النساء المغفرہ** مین ہے (ص۸۴) ویکرہ ان یقال للمدینۃ یثرب الآن لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال للمدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ہی طابۃ رواہ ابن عازب وقال القرطبی فی تفسیرہ یثرب اسم رجل من العمالقۃ نزل بھذا الارض فسموھا باسمہ قال البرماوی فی شرح البخاری یکرہ ان یقال للمدینۃ المشرفۃ یثرب لانہ من التثریب وھو التعییر والتوبیخ انتہی ۔

ہر چند صاحب وجود مسفرہ اور برماوی نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا مکروہ کہا ہے مگر ہمنے تریب مین ہدایہ سے نقل کر دیا کہ ہر ایک مکروہ کا حرام ہونا نصًا امام محمد سے مروی ہے اور قضار سنت بزرین حکیم جی مذہب امام محمد کو پسند کر چکے ہین پس بیشک و بلا ریب مدینہ کو یثرب کہنے مین حکیم جی حرام کے مرتکب ہوئے جسکی خبر بھی نہوئی شاک اسبات کا قرآن مجید اور بعض صحیح احادیث مین مدینہ کا تسمیہ یثرب سے معلوم ہے آیندہ عبارتون سے فک ہوجاویگا **نقایۃ الاثر شرح خلاصۃ السیر** مین ہے (ص۱۵) وما ورد فی التنزیل یا اھل یثرب لا مقام لکم فھو قول بعض المنافقین وما جاء فی بعض الاحادیث تسمیتہا بیثرب فھو قبل النھی عن ذلک انتہی **خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفے** (ص۵) مین ہے وروی ابن شبۃ نھیہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تسمیۃ المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ وما فی الایۃ حکایۃ عن المنافقین ولذا قال عیسی بن دینار المالکی من سماھا یثرب کتبت علیہ خطیئۃ لکن فی الصحیحین فی حدیث الھجرۃ فاذا ھی المدینۃ یثرب وفی روایۃ لا اراھا الا یثرب وقد یجاب بانہ قبل النھی انتہی **جذب القلوب الی دیار المحبوب** (ص۱۴۲) بر **محدث دہلوی** رحمہ اللہ

کے ایک ہی شعر جس مآل پر بسوست جنس یہ نکتہ ہر ایک دانا آدمی کو چاہئے ہو قدر دان آدمی
نے سبکدوش کر دیا یا نہیں حوصلہ تنگ اور حواس دنگ ہو جاتا غلام محمد اور اوسکی خیرخواہوں نے
جب سید عبد القادر بن محمد حسن اور قمر الدین حکیم سے تجاوز کرکے ممدوح سورتی کو بھی جست
بھرتی میں لے لیا اور انھیں کی تصحیح اور کلام سے استناد کیا تو ہمنے بھی یہان کے بھانڈ
اور سونپیون سے تو ستر ہ نہ لیا مگر مجبوراً سرجان ملکم کی تاریخ سے الزام دیا نہیں تو ایسے
لوگونکے نام سے شستہ اور مہذب ناظرین کو نفرت آتی ہے اتنا ہی نہیں کتاب بھی غیر
میمون اور بے برکت ہو جاتی ہے ٭

حاصل کلام اور خلاصۂ مرام یہ کہ جب زمرۂ مخالفین نے بولوس سپاہیکو مجددین
مانندوالی قمر الدین کے کلام سے کام لیا اور بمضمون قول صائب ۔

سہ بر اہل ایمان ہمیشہ آزار در دلہا ٭	گزندی نیست از دندان جز انگشت شہادت را

بزعم خود اہل حق کو الزام دیا نہیں مجہول النسب نے منصب سیادت پر قدم مارنا غنیمت سمجھا نا
یہ سولویت میں وہ مارا گیا یہ ہوتا کیا تھا ٭

سعادت ازلی را مکسب نتوان یافت	کہ زاغ از خوردن استخوان ہما نشود

کا سا مضمون تھا رفتہ رفتہ نوبت باین رسید کہ بیچاروں کی گردن میں جنہیں فنا وصحن نکاح
کا تمیز نہیں جو نطق وہمن کے فرق سے ہی بدیہی تھا سولویت کا تمغا ڈالدیا اب وہ ہیں کہ
دھنی دور کی کے طور پھولے سمولی سا جبہ میں سماتے نہیں اور اہل حق کو ستانے سے
باز آتے نہیں سچ ہے ۔

لئیمہ قدر چون یا بہ زر دستی گذرد	پیادہ پیشہ کند کجروے چون فرزین شد

ان مختلف اوضاع اور وطیرے کے ارباب ضلالات واصحاب جہالات کو دیکھکر ایمانک حافظ کا

وقد نهی الامام مالک رحمه الله تعالیٰ فیمن قال تربة المدینة ردیة بضربه ثلاثین درة وحبسه
وقال ما احوجه الی ضرب عنقه تربة دفن فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم یزعم انها غیر
طیبة انتهی مواہب قسطلانی کی شرح زرقانی جلد ۵ صفحہ ۳۰۵ میں ہے ویرحم الله الامام
احمد بن عبد العزیز حیث قال فی قصیدته النبویة اولها ـ اذا ما حدا الحادی باجمال یثرب
فلیت المطایا نور خدی تعسف ـ الاولی ما جمال طیبة للنهی عن تسمیتها یثرب ـ
وانما سمیت فی القرآن حکایة عن المنافقین ـ انتهی ـ پس اگر حکیم جی بھی ـ ماہ طیبہ کے
اشارے سے ہوا شق القمر ـ زمانے تو کیا قباحت تھی لیکن قاضی جی آپ کے مستند حکیم جی
بھی نرے تو پٹے ہیں جب نکل افضل العبادات لیتے توصیف سید الکائنات میں ایسی طرز سوء ادبی کی
جسمیں آیات استغفار کی ضرورت پڑے نہ معلوم انکے معاصی و سیئات کیسے کچھ ہوتے ہونگے نسأل
الله العظیم ان یتدارکنا بفضله العمیم سچ ہے جب قلم احتیاط سے گذر جائے اور زبان قابو سے نکل جائے
تو نقطہ نقطہ اور حرف حرف کا طور ہی کچھ اور ہو جائیگا اور گلدستہ بزم شادی میں مرزا علی صاحب
کے کلام بلاغت نظام میں ہے ؎

کاہ ہوتی ہے بہر کاتب مسلمان آدمی	سن میں کیا کیا کرتی ہے زبان آدمی
ایک نقطہ سے بڑھ جانے میں کل نقصان ہے	ہو زبان آدمی ہے پھر زیان آدمی

اور بات بن جائے و دو تو میرے حکیم علام کا ارشاد بھی تو بہت سا بابائی جسمیں یہ شعر بھی ہے ؎

رہٹ نہ پھر کبھی ہو گر تو پھونک ہی دیتی ہے گھر	شمع ہے ایک خانہ تن میں زبان آدمی

طوالت گفتار کو اختصار کرتا ہوں اور قاضی کے خطاب میں اس شعر کو تکرار کرکے

انچہ گفتم بتو گفتم ز جنس تو سہم	گر دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

بالجملہ قاضی صاحب کو میرے مذکورہ بالا چند سوالوں کے جواب لی زیر باری سے حکیم جی

ضروری

بخدمت شریف جناب مولانا محمد بشیرالدین خانصاحب زاد لطفکم

معلم اٹاوہ بڑودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مولینا بالفضل اولینا السلام علیکم و علی من لدیکم

جناب مولوی غلام محمد صاحب بمبئی یہاں تشریف لائے ہیں اور بہت ہی قلیل الفرصت ہیں لہذا جناب ممدوح کا منشا قلبی یہی ہے کہ درباره بحثہ معلومہ بالمشافہ تشفی جانبین ہو جائے تو انسب و اولیٰ ہو تاکہ آیندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب بالائے طاق سے امن حاصل ہو۔ لہذا متصدع خدمت ہوں کہ حتی الوسع آج شام تک یا درصورت عدم امکان کل صبح کو ضرور مع ضروریات بحثہ کے غریب خانہ پر رونق افروز ہوکر ممنون و مشکور فرمائیگا۔ لیکن اثناء تقریر علمی میں کسی طرف سے وہ الفاظ جنکا برتاؤ یہاں کے جہلا میں ہوتا ہے کام میں نہ لائے جاویں۔ والسلام۔ جواب جلد عنایت فرمائیگا۔

المکلف

محمد زین الحق عفی عنہ عرف چھوٹو میاں

بتاریخ ۱۱ ماہ ذیحجہ یوم جمعہ سنہ ۱۳۱۱

جب یہ رقیمہ فیض ضمیمہ موصول ہوا تو جواب بایں طور گذارش کیا۔

باسمہ تعالیٰ

بخدمت شریف تسلیم

کلام یاد آگیا جو فرمایا ہے۔

تناہی الصبر مذ حلت بوادی الاسی سرجان | وطار العقل اذ غنی ببینی الورق غربان
بیا ای طائر فرخ بیاور مژدہ دولت | عسی الایام ان یرجعن قوما کالذی کانوا
درین ظلمت سرا تا کی بہ بوی دوست بنشینم | گہی انگشت بر دندان گہی سر بر سر زانو

ناچار اپنے ضروری مقاصد ومہمات برطرف چھوڑ کر اوپر اوپر سے یہ چار ورق ہم پہنچا اور جوڑ کر ہدیہ ناظرین پاک آئین اور تحفہ اولی الالباب کرتا ہون اور تفاؤل سعادت کی نیت سے کلام سعدی پر خاتمہ کتاب لکھتا ہون۔

ما نصیحت بجائے خود کردیم | روزگاری درین بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس | بر رسولان بلاغ باشد و بس

خاتمہ کتاب مناظرہ بڑودہ کی مختصر کیفیت روئداد کے بیان مین

ناظرین با تمکین اس کیفیت کے ضمن مین اون خیانات کو بھی ملاحظہ فرماوینگے جو ابنار زمان نے خود کی تحریرات مین درج کین یا اخبارات مین مشتہر کرائین جسے اونکی دیانت اور ثقاہت کا پورا پتا لگیگا اور جا بجا بھی دشوار نہ ہوگی پر ظاہر ہو کہ آمد پر اور سوست کے مجبوری لوتن جنھین تسعہ ربط کہنا بھی بیجا ہو جب رونق افروز بڑودہ ہوکر اپنے ایک ایجنٹ کے یہان محلہ یاقوت پورے مین آرہے اور ایجنٹ نے طوطا چشمی کی کامل داد دیکر مولوی زین الحق عرف چھٹو میان پر حوالہ کیا بالاخیر جب یہ دردولت پر بار یاب ہوئے اور عرض حالات کی تب ان بجمیع صفات کمال موصوف اور کردہ عالم رشد نکلے لیسے خاندان کے مشہور و معروف صاحب نے احقر پر ایک بڑا بوجھ دار جبری حکم صادر کیا جو بجنسہ درج ذیل ہے

کرنے مین ناکافی تھا پھر اس عبارت مین کے لفظ قالوا کا بتاؤ فقہا کے یہان کس بات کا شعر ہو
اسکا جواب دینا سرکار کی قوت سے شاید کچھ ہی کم تہا سب پر اتنا بتایئے مین آپ کا فرمودہ مولوی
نجف علی صاحب کا قول بہت صحیح ہی ہے اصح اور صحیح کا تقابل ہو جسمین اصطلاحات فقہیہ
جس سے اکثر ایسے لوگ ہوں کہ نصیب ہوا کرتے ہین اسکی چھیڑ مین جب حضور کا ہوش رنگ
اور قافیہ ہواس تنگ ہوا تو قاضی نے نفیس جواب پر حکمین کو راضی کر لیا اور دلیل کا ٹیکا دینا
شروع کیا مگر بقول کہو تیا ان شیخ کی سیکھا من چھانے تلک ہوتا کیا تہا دعوی ایجاب جزئی
اور سلب جزئی کا تہا اور پیر دلیل سلب کلی کیا مفید تھی قاضی بیچارہ کیا تو کیا پھر تو پانی کی
عطش اور پیاس کی تپش مین مسجد کے استنجا خانے کو ٹین پاٹ سے رو رو مانگی کہ عیاذاً باللہ
العظیم اس ساعت وہ کہین نگی تعاملات لطف کی ہت اگر حل امداد کہا جاتا تو شک نہین کہ بل
من مزید کی مصداق تھا ڈھائی ڈھائی کلاک مین چھ سات بار دورہ ڈھائی ڈھائی سیر پانی
پیکر اونکا سا گئے پیٹ مین گیا ایسے ہڑکے تھے کہ پانی فی الحال پسینہ ہو کر منتظر ہو جایا کرتا تھا باینہمہ
عرق ریزی بھی دلیل سے دعوی اثبات کی دیر تہا جتنا دہلی سے کانپور اس روز کا وقت پورا
ہوئے تلک یقین تو ہو گیا یہ کچھ انوکھی بن پڑی

اسی شام کو مولوی محمود نے تو ڈاک گاڑی مین سورت کی مہورت کی ٹھہرائی دوسرے جلسہ
مین صورت نہ دکھلائی غلام محمد نے آج کے احد الحکمین سے کچھ مصافحہ کیا اور پنچ ثالث کا واسطہ دیا
ثالث الحکمین عرب صاحب تو تھے عند محمد شریف سے پھر مولوی محمود کی تقلید کرنے سے مانع
کون تھا تو اگلے روز بروقت کرائی ترجمہ تحفۃ الہند پر اسکے حاشیہ سے پھر انگریزی ترجمہ سے یہ
عبارت پڑھین بتلائی

نوازش نامہ موصول ہوا کیفیت مندرجہ مفہوم ہوئی کل صبح سے آپکے مسودہ کے موجب آپکے
دولتخانہ پر بحث ہوگا اسمین کوئی اندیشہ نہین فقط گنجایش سامعین کا خیال ضرور ملحوظ رہنا چاہیے
رہے۔ شکایت قلیل الفرصتی ابھی سے ہونے لگی یہ پیش نظر رہے۔ یہ بحث بہت ما لہ وما
علیہ طلب ہونے تک اون حضرات کو عندیہ کرنا پڑیگا اسکی اگر آپ ذمہ داری فرمادین تو نوازش
نامہ کا مطلب باتحقیق مقدمات مندرجہ مقبول ہو ایسی جواب سے ممتاز فرمائیگا۔ ۱۱ ماہ ۱۲ ۱۳۱۱ھ

محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس عرضی کا جواب حسب ذیل ارشاد ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم فقیر غلام محمد بن حافظ صادق کیطرف سے جناب مولوی محمد بشیر
صاحب کو جناب کا نوازشنامہ بمعرفت جناب زین الحق عرف چھوٹو میان وصول ہوا مافیہ پر
واقف ہوا مناظرہ کے اختتام تک فقیر یہان ٹھہر سکتا آپ بےفکر رہین اور جناب نے کل صبح روز
شنبہ تاریخ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۱ کو مناظرہ کیلئے قبول کیا وہ بھی قبول ہو ورنہ فقیر تو ابھی تیار
ہو بس یہی عرض ہے۔ حررہ الراجی عفو ربہ الصمد غلام محمد

اسپر چھوٹو میان صاحب نے یہ قبولیت لکھی کہ
مین اور مولوی صاحب قبول کرتے ہین
محمد زین الحق عفی عنہ

اس شرط پر بنا گفتگو یون قرار پائی کہ اولا غلام محمد اپنے رسالہ ازالۃ الریب اور استفتا کی عبارات
منقولہ عنہ کے مطابق کر دکھاوے پھر اپنے دعوے سے اوسکو موافق کر بتاوے اسکے تصفیہ کے
واسطے اسی ہفتہ کے روز دو جلسے تھے اور اتوار کے روز تیسرے ایک اور اضافہ کئے گئے جنکو نامزد کی
اور مسماۃ گرامی قریب مین ذکر ہونگے پہلے روز کا بحث استفتا کے نمبر ۴ پر مولوی محمد علی کی
تائید مین غلام محمد کی پیشکردہ دلیل ترجیح بشہادۃ اللہ و رسولہ پر شروع ہوا ۔
اولا تو یہ عبارت فتاوی قاضیخان مین کہان ہے یہ نکالدینا غلام محمد کے اعضا کو مرتعش

امن حاصل ہو) کے برخلاف حکم سے درخواست کی آپ دلائل طرفین لیکر حرمین کے علمار سے استصواب کیجئے جیسا وہ ارشاد فرماویں وہ ہی بجا رہے چونکہ حکمین کو اول سے ہی ساورکھا تھا اب تو واہ واہ سبحان اللہ کی ٹھہرتے ہی مناظرہ اسٹاپ اور حکم کا حکم صادر کہ فریقین اپنے دعوے کی تائید میں دلائل پیش کریں تا حرمین کو عرب صاحب روانہ کردیں غلام محمد یار تی نے کچھ سفید اوراق اپنے نامۂ اعمال کیطور پر سیاہ کرکے حکم کو حوالہ کرتے ہی خود بسواری ریل بیک بینی و دو گوش مع الخیر والعافیۃ اپنے احباب سے ہم قافیہ ہوگئے ◆

بتاریخ ۱۶ ماہ ۱۲ ۱۳۲۱ ہجری کے روز حکمین کو احقر نے مندرجہ ذیل عریضہ سے اطلاع دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرات بابرکات حکم صاحبان مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیرالدین

پس از ادائے تحائف سلام مسنون ابرازمرام ومضمون اینکہ حضرات - بداحیہ چہند رعایات و محافظات کہ تفصیل آن لاریب موجب ملال است - شروط روز اول بحث را بلا ضرورت برطرف نہادہ طرفین را بنا بر درخواست احدالجانبین مامور وملتمس را بالخصوص مجبور فرمودند کہ دعوائے خودہا را تحریر کردہ بدلائل آن را موید نمودہ پیش سازند تا بحرمین فرستادہ تصحیح کنانیدہ آید عقیدۂ ہرکدامی از جانبین کہ پسندیدۂ علمار نامدار اندیار فیض آثار افتد بفحوای آن کار بند باید شد ◆

الحمدللہ والمنۃ کہ تصحیحات مفاتی اسلام وعلمار بیت الحرام موافق ادعار احقرالانام بحول اللہ السلام موجود اند بحال بہانہ ارسال محض بیکار است این محتاج بیان نیست بنا بر علیہ معروض کہ وقت وسکان معین فرمودہ کمترین را ارشاد فرمایند تا فتوائے مسوقۃ الذکر را حاضر نمایدہ بملاحظہ سامی

અનુક્રમણીકા

પૃષ્ઠ ૧૨૭

(નોટ) છુપીબાબતખુદા. વગર કોઈ. જાણનાર નથી.

(૧૨૭)

૧. ફતાવા કાઝીખાન માં છે કે જો કોઈ. વગર સાક્ષી એ નીકાહ. કરે. ને કહે. કે ખુદાને. અને. તેના રસુલને ગવાહ કીધા છે. અથવા ફરીશ્તાને. ગવાહ કીધા છે. તો તે કાફર થાય છે. કારણ કે. તે એમ સમજે કે. ખુદાનો રસુલ. છુપી વાત જાણે છે પણ. પેગંમબર (સલ) જ્યારે જીવતા છુપી વાત જાણતા ન હતા. તો પછી મરણ પછી કેમ જાણે.

قطع نظر اس بات سے کہ تطابق دلیل و دعوے مین بعد المشرقین ہو تاہم استفتار مین عبارت نقل کردہ قاضیخان مین لفظ قالوا موجود ہی جسپر اس مسئلہ کے سمجھنے کا مدار ہو وہ اس ترجمہ مین خودغرضی سے کہان جا گھسا پھر وہان فرشتہ صاحب کا کوئی ذکر نہین یہان کہان سے آ دھمکا اسکے جواب کچھ ایسے قابل انتخاب دئے کہ میرے پاس بیٹھا ہوا ایک ظریف بیساختہ بول اٹھا۔

کچھ اسکو دیکھکے ساقی کے ایسے ہوش گئے	شراب سیخ پہ ڈالی کباب شیشہ مین

ایسی ابتر حالت مین اپنے منشار قلبی (جسکا اظہار چھوٹو میان کے خط مین یون تھا) جناب ممدوح کا منشار قلبی یہ ہی کہ دربارۂ مبحث معلومہ بالمشافہ تشفی جانبین ہو جائے تو انسب و اولی ہی تاکہ آیندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب مالا یطاق سے

ائی

سے پاک کرنا چاہئے اور کسیطرح نہ سمجھا جو یہاں کے ایک اخبار سیاجی و جی میں یہ مضمون مطبوع کرا دیا وہ ملاحظہ کیجئے ◆

વડોદરા શ્રીમાળ વીજ્યે. ગુરૂવાર તા૧૧૯-૪-૧૯૦૦ પાન ૨ ?

કાલમ પાચ

(ધર્મનો વાદ)

અહીંના મુગલવાડાના મૌલવી બશીરખાન નો એવો મત છે કે ખુદાની પેઠે પેગંબર સાહેબ પણ ગુપ્ત-જાણીતા અને વર્તમાન સર્વ જાણતા હવે ચાંદરના મૌલવી ગુલામ મોહમદ એમ કહે છે કે પેગંબર સાહેબને ઈશ્વરે ખુદાએ અસંબંધ માં બનાવ્યુ હતું તેથી જાણવાનું આગમન ભેદ થવાથી ગયા સોમવારે ચીસ્તી મૌલવી પ્યારેસાહેબ અને મે. ઍરન સાહેબની કમેટી નિમાઈ, બન્ને મૌલવીનાં વાદ વીવાદ થયા તેમાં મૌલવી બશીરખાંએ મૌલવી ગુલામ મહમદને એ મુદ્દા શિવાયના સવાલ કર્યાથી તેમણે કહ્યું કે હું તો બહાર ગામનો રહેનાર છું અને આમ બલના સવાલ પુછાયતો મારે પણ અંત ન આવે તેથી રવીવારે કમેરીએ કહ્યું કે બન્નેએ સોમવારે પોતાના મુદ્દા લખીને આપવા તે મક્કા મીસર મોકલી ત્યાંથી ફેંસલો આવસે તે સર્વેને કબુલ કરીશું સાંભળ્યું

گذرانید و فیصلہ عنایت فرمایند ؀

اسمای گرامی علمای نامدار این میمون بنیاد برای ملاحظہ درج ذیل اند

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال	مکہ	مفتی الشافعیہ محمد سعید بابصیل	مکہ
مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین	مکہ	مفتی الحنابلہ خلف بن ابراہیم	مکہ
مفتی الحنفیہ عثمان بن عبدالسلام داغستانی	مدینہ	سید علی بن محمد طاہر مدرس الحرم	مدینہ

مولانا مولوی عبدالحق صاحب الہ آبادی

مولوی عبداللہ سندی صاحب — مولوی امام الدین احمد صاحب

بانی حرمین الشریفین مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب

مدرسین مدرسہ صولتیہ

مولوی حضرت نور صاحب — مولوی عبدالسبحان صاحب

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی

بمحض صدق و ستند بلکہ رشد غلام محمد زمیری

بمراہ ہمیں دستخط فضلای مصدقین فتوای مطبوع حسب مدعا ملتمس فرین بہت بلاحظہ گرامی آوردہ فیصلہ مرحمت نمایند و محض برای تصدیق انجمنی کہ گذارش بذا بنظر اقدس گذشتہ بہت دستخط سامی ثبت فرمایند۔ تحریر فی التاریخ ۱۰ ماہ ۱۲ ۱۳۱۳ — عریضہ نیازمند آئین محمد بشیرالدین عفی عنہ

اس اطلاع کو روزنامل کے روز مکرمہ نے دیکھا اور ملاحظہ کیا اما ایک خاردار لگام منے جو ان کے موقعہ میں تھی حقگوئی سے نمائش کیا ؀

ایک دوررنگہ ہے جو نسخہ بزیر ترغیب سے مدینی بھائے کی دستور صاحب کسی کوتاہ اندیش مطبعین اور بدکیش بددین کو خبیث علوم ہدی کو دامن تنگ کو داغ مفسدت

بسم اللہ وبہ اعتصم مایصم واقوال المولوی بشیرالدین الاخیر حالۃ المحاورۃ مع المولوی المحترم غلام محمد لم یطق بالاول ولاخرج عما یلیق فمن نقل عنہ غیر ما زبر فقد اراد شق عصی المسلمین ومن یضلل اللہ فمالہ من ہاد حررہ فقیر ربہ ابراھیم محمد آل رضوان

پھر ایک گذارش باقی دو حکمین سے کی ہے جسکی نقل بجنسہ یہ ہے۔

باسمہ تعالی

استشہاد حضرات حکم مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیرالدین سے یہ ہے کہ کیا آپ صاحب فرماتے ہین کہ محمد بشیرالدین نے دعوۂ علم رسالت پناہی مثل علم حضرت الاہی کیا ہے۔ ایک دویم یہ کہ کیا آپکا زعم و مسودہ ہے کہ محمد بشیرالدین نے غلام محمد سے کوئی سوال خارج از بحث بلا فائدہ کیا ہے جسکو ازالۃ الریب یا استفسار سے پورا تعلق نہ تھا۔ اگر آپکا زعم و مسودہ یہ ہے کہ نہ دعوای مثلیت کیا ہے اور نہ کوئی سوال خارج از بحث تو ذیل مین صحیح فرما دین بتاریخ ۲۰ ماہ ۱۲ ۱۳۱۱ھ ۔ گذارش محمد بشیرالدین عفی عنہ

اسپر دوسرے دن کے تیسرے حکم صاحب تحریر فرماتے ہین

بندہ بروز یکشنبہ موجود تھا پہلے روز کیا گفتگو ہوئی اسکا مجھے علم نہین ہے مین موجود تھا اسوقت نہ دعوا ے مماثلت تہا اور نہ کوئی سوال خارج از بحث ۔ کتبہ العبد الداعی السید نورالدین الرفاعی عفی عنہ۔

اب باقی رہے نزول مقدس پاکیزہ شیم روز اول کے دوسرے حکم عالیجناب معلی القاب مفتی حلت خمرا بجا نہ خراب مولوی پیارے صاحب اراہ اللہ سبیل الرشد الی اسنی المطالب انکی خدمت والا مین مذکورہ بالا گذارش بجنسہ پیش کی تو حضور نے ذیل کی عبارت مسطور کی ✦

مولوی محمد بشیرالدین نے کوئی سوال خارج از بحث نہین کیا اور یہی علم جناب سید المرسلین کو مثل علم جناب الاہی کے نہین گردانا۔ العبد الاثم پیارے صاحب عفی عنہ

કમેટી·પૈકીનાં·અરબ સાહેબ·સીક·હુંબાથી·સરવે·તેમને
આ ગયા તેમેલા· મૌલવી· ગુલામ મોહમદે·પોતાનું લ
ખેલું·આપ્યું·અને·મૌલવી·બશીર સાહેબ પોતાનું લખે
લું·ઘેર મોકલીદીધાનું જણાયું·હતું પણ તે·હજુ સુદી·આ
પયુ નથી આ માટે અહીંનાં માહ્મદન·બાઇઓ માં ઘણી
ચરચા·ચાલે છે·

جب احقر کو یہ معلوم ہوا تو الحمد للہ کہا اور روز اول کے حکمین اور روز دوم کے تیسرے حکم کا موجود ہونا غنیمت تصور کر کے عرب صاحب کو حسب الذیل تحریر پیش کی ہر چند امید تو تھی کہ کچھ فرما دینگے اما اوس کم نصیب کی بدبختی نے زور کیا جسنے یہ خلاف واقع خبر درج کرائی تھی جو حضور استشہاد کے نیچے عربی بولنے پر مجبور ہوتے ۔

باسمہ تعالی

استشہاد از جناب حکم صاحبان مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین

اوّلا اینکہ آیا محمد بشیر الدین دعوی نمودہ است کہ علم جناب رسالت پناہی مساوی و مماثل علم حضرت الاہی است۔ دوئیم اینکہ آیا محمد بشیر الدین کدامی سوال بیفائدہ یا تقریر بیفائدہ خارج از بحث کہ تعلق تام برسالہ ازالہ یا استفتا ندا شتہ باشد نمودہ است۔ پس اگر ارشاد سامی این باشد کہ نہ ادعا ر تساوی کردہ است و نہ سوال بیفائدہ خارج از بحث و غیر متعلق برسالتین السابقتین نمودہ است حسبۃً دستخط خود بذیل این معروضہ ثبت فرمایند تحریر فی التاریخ ۲۰ ماہ ۱۲ سنہ ۱۳۱۱ ۔

ملتمس محمد بشیر الدین عفی عنہ

عرب صاحب سے ابتداءً ملاحظہ عریضہ ہذا جو تحریر فرمایا وہ یہ ہے ۔

فضروا کی ٹھہرائی اور ایک آدھ ہی دن میں نادیر کی صورت یاد آئی فرض کیجئے کہ خارج از بحث کسیقدر سوالات تھے تو پھر اوس سے آپکو نفرت کیون نادیر کے کس مسجد مین کہنے آپ کی مرمت کی اور آپ نے کتنی ہلدی پھٹکری پھانکی کسکے زیر علاج رہے یہ سوالات اصلاً نہ تھے آپکے عوارض ذاتی سے بالکل بحث نہ تہا اور نہ کسی کی نسبت ناٹال والی امانت گینونکی کوئی تحقیق چلائی گئی تہی جسے بہلتا یعنے خارج از مبحث سوال کہا جاوے آپکے خیرخواہ سمجے کہ خارج از مبحث سوال تھے پھر آپ تو بقول آپکے بہاٹ کے سردرس علوم کل اور حاوی کل فنون مین تھے اندیشہ ہی کیا تہا سوال ہوتا جاتا آپ جواب دیتے چلے جاتے حکم خود اپنی مشقت سے سبکدوش ہونے کو خاطر خواہ تجویز کر ہی لیتے آپ کی بدنامی بھی بالکل نہونے پاتی خیر ہرچند گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کہا جاتا ہو مگر آپ بفضل خدا اب بھی تشریف لاکر اگر کچھ ہمت عالی کو متوجہ کیجئے گا تو کسیقدر بھی سرخروئی حاصل ہوئے بغیر رہے تو ہمارا ذمہ نہیں ہو یہ تصور نفرماوین یہان آپکے مونھہ لال کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا رکھنے والے نہیں ہین آپکے چیلے چاپنٹے گلال کے تھال لئے استقبال کو کمربستہ ہین اور اشتیاق لقا مین جگر خستہ چشم براہ انتظار ہین،،

تاریخ ۵ ماہ صفر ۱۳۱۸؁ھ ابہی پنچ بہادر صاحب اپنے پرچۂ اخبار جلد ۵ نمبر ۳۲ مین ایک جاتے پر اعلان فرماتے ہین -

بڑودہ کا مناظرہ

مولوی محمد بشیر صاحب اور حافظ و مولوی غلام محمد صاحب ناوہری کے مباحثہ کے بابت ایک بڑے زور شور کا طومار دفتر عالیہ مین موصول ہوا ہے - مولوی محمد بشیر کا یہ عقیدہ ہو کہ رسول خدا صلعم کو علم غیب خدا کے برابر تھا (معاذ اللہ) حافظ صاحب کا

اما اتنا سمجھا کہ آپکے مزاج کا رنگ ہی بوقلمون اور طبیعت کا ڈھنگ ہی گوناگون مبادا ثانی الحال مین کیا قیامت ڈھانیکو آمادہ ہوجاوین باین خیال حاضرین الوقت سے دو شخصون کی گواہیین بھی لکھا لین رہ ہین۔

العبد   العبد

نقیر حقیر سید علی قادری بدستخط جناب مولانا مولوی پیارہ صاحب نے بندے کے روبرو کہی ہین بقلم خود

ماسٹر حبیب بھائی حسین بھائی جناب مولوی مولانا پیارہ صاحب کے دستخط میرے روبرو ہوے ہین بقلم خود

کیون حضرات انصاف پسند دشمنان دین کی کارروائی کا اندازہ تو ہوگیا ہوگا اخبار سیاحی وغیرہ مین کیا تحریر کرتے ہین اور حضرات باوجودیکہ ادعیین بعض کے صفات ذاتیہ کیطرف اشارہ بھی کیا گیا کیا تحریر کرتے ہین اسکو تو آپ دریافت کر لیجئے گا مگر بالفعل مجھے ایک گذارش اور بھی درپیش ہے اوسکا جواب باصواب غلام محمد صاحب سے سننے کا انتظار فرمائیے۔

مولوی غلام محمد صاحب آپ کو اپنا اقرار تحریری یاد تو ہوگا کہ مناظرہ کے اختتام تلک فقیر یہان رہیگا آپ بیفکر رہین جبے آپنے آزاد ہو کا دیا کہ بیفکری کی صلاح دی اور مناظرہ کا اختتام چہ معنی ابتدا بھی تو پوری نہونے دی جب خارج از بحث سوالات بھی نہ تھے تو آپنے صلاح کا ارادہ ساتھیون نے بیٹا حب صلاح دی جسمین آپ کی دوامی تذلیل کی آپکے ہمسری اشکال آمدین کے صاحب بحث مسعود مولوی محمود نے جنھین قطن دعہن انکی تفاوت من تلک کا تمیز نہین ایسے نے اگر آپکے پیاس کا قیامت کا سا سانحہ جانسو مشاہدہ کرکے طرحا ہنسی کی تو گویا یہ واقعی یوم یفر المرء من اخیہ الآیۃ بھی تو کلام پاک ہے آپ چندے اونکا قیام فرماتے تو کیا قباحت تھی حوض عہدین پانی جسکا ذائقہ آپکی سکرات مین آبحیات کا تھا ڈرا دینے کو کافی تھا پھر پینے کو تو بلاریب وافی اب جواب الجواب مین ضرور یاد رہے کہ کیا وجہ تھی جو

کا زعم ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تتمیم مکارم اخلاق کیلئے مبعوث ہوئے تھے جمیع کلیات اور جزئیات
پر آپ کا علم حاوی تھا بدون اسباب کے کہ اللہ سبحانہ آپ کو اوسپر مطلع کرے اور آپ پر
اسکا فیضان فرماوے) اوپر کی عربی عبارت مین علم ادب کا خون ناحق جو بہایا ہی اوسکا
تدارک تو طفلان کا فیہ خوان کرلینگے ۔ ہمین ایسی تقریر وتقلید پردار دگیر کی کوئی ضرورت
نہین ہی لیکن اتنا تو ضرور فرماوین کہ یہ طائفہ آپ کا محض خیالی ہی یا کہین اوسکا وجود
خارج مین بھی قابل نمود ہو اگر ہی تو غلام محمد کی ناقص بیانی اور نہین ہے تو آپ کے
کمال دیانت کی پوری نشانی ثابت ہے ہمین بہر طور رحمت اللہ علی النباش الاول
کہنے مین کوئی حرج معلوم نہین ہوتا ہی ❊

پھر بھی اتنی گذارش کر دیتے ہین عبد الحی صاحب کیا اگر آپ اتنی افترا پردازی
نکرتے تو ابن تیمیہ حرانی یا قاضی شوکانی کی ناخوشنودی کا اندیشہ تھا یا عبد الوہاب نجدی
کی عدم رضامندی کا خیال اور اب جو یہ مردانہ کام کرلیا تو اسمٰعیل دہلوی یا صدیق
قنوجی کو خوش کرلیا یا خرم ملہوری کے عزیز ہوگئے حیف صد حیف جو تمکو تمہاری پاکیزہ
صورت نے بھی ایسی بُلی سیرت سے نروکا یہ عادت آپ کے کلام کی وقعت کو نیست
ونابود کرنے مین سریع الاثر اور آپ کے اعتبار کو ضایع کرنے مین پرخطر ہے ❊

مقام سورت مین کہین غلام محمد نے عام جلسہ مین کہا تھا کہ بشیر الدین
درسی کتب مین سے بتلاؤن اس کتاب کا ایک صفحہ پڑھ دین تو سو روپیہ انعام دون
اسکا جواب دینا چندان ضروری نہین ہی پھر بھی درگذر کیا جاوے تو صاحب موصوف
کے ذہن کند ہونے کا خیال ہی لہذا معروض کہ آپ کی عام کتاب کے بدلے ہم ایک
خاص کتاب کہین لیجئے حدیث کی مشکوٰۃ المصابیح پہلی کتاب ہے اوسکے پہلے باب

یہ دعوی ہو کہ جسقدر خدای تعالی نے رسول پاک کو عنایت فرمایا تہا وہی تہا یہ رسالہ آیندہ ہفتہ مین شایع کرونگا ❊

چند ہفتات رہا اقتضای لالچکے کہ اس رسالہ کے شیوع کا انتظار رہا تا کوئی خاص وجہ ہوگی جسکی جہت سے موقوف رکھا گیا کاش یہ بھی شایع ہو جاتا تو اس رسالہ کے رسل کی دینداری کا اندازہ حضرات حکم کی تحریرات سے بخوبی دریافت ہوتا عام اہل اسلام پر بھی پوشیدہ نہ رہتا ۔

مولوی غلام محمد صاحب یا اونکے نیاز مندون سے ہیچون کارروائی کی کچہ شکایت نہ تہی مولوی عبدالحی صاحب امام آن مسجد مولین کی نصرۃ النعیم مطالعہ سے گذری یہ حضرت اصلاع سورت مین من حیث العلم اپنے قوم کے ریشائیل صاحبون مین زبرسل مانے جاتے ہین اور ایک دو دینداروں کی دیانت شعاری تو دیکہی مگر ان حضرت نے ہر کہ آمد برآن افزود کو کیا خوب ثابت کیا ہو وہ ملاحظہ کے قابل ہو ❊

ہر چند رسالہ ازالۃ الریب مین غلام محمد کا ارشاد بعد حمد و صلوات یہ ہو (مولوی بشیر بڑودوی نے اپنے وعظ مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم تمام جزئیات ماکان و مایکون کا عنایت کیا تہا اور کوئی جزئی اور کوئی ذرہ آنجناب کے علم سے باہر و خارج نہین ہو) اسی مطلب کی اگر عربی یہ ہے جو نصرۃ النعیم مین بعد حمد و صلوٰۃ کے فرماتے ہین قد قرع سمعی غیر مرۃ وطرق اذنی دون کرۃ ما یتوای من النزاع بین الناس والشقاق ان طائفۃ منہم زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی بعث لتمام مکارم الاخلاق قد احاط علمہ بجمیع الغیب کلیاتہ وجزئیاتہ من دون اعلام اللہ واظہارہ علیہ وافاضتہ جسکا ترجمہ فیض العمیم سے بقدر ضرورت یہ ہو (ایک فریق

ہو ایسے سے دریافت بھی کرلو اور جلدی سے کہدالو کہ عزیز الرحمن والے اسی تائید مین اوسی
جملہ کے بعد قال تعالی قل لا یعلم الغیب الا اللہ یہ آیت تمام کلام مجید مین کس پارہ اور
کونسی سورت مین واقع ہو تم تو نہین مگر تمہارے باپ حافظ صادق بھی بتلائین تو
تو بھیہ لیجا و سو روپیہ انعام صاحب نصرۃ النعیم سے بھی کہدو آپ کی کتاب کے صـ۲ـ پر
زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرمایا ہو اور غلط نامہ مین سکوت کیا ہو لہذا اسکا
کوئی قاعدہ متفق علیہا کتب عربیہ مین دکھلا دو تو آپ کو بھی سو روپیہ تو نہین مگر ترکیب والی
مائۃ عامل کا ایک نسخہ انعام فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس
والحجارہ اعدت للکافرین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد خاتم
الانبیاء وسید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

؟

کی پہلی فصل کی پہلی حدیث مین جو جواب سے دریافت کیا جائے اوسکا جواب خواہ قاضی
سے پوچھکر ہی کیون نہو اگر آپ دیدین تو فی جواب دس روپیہ انعام ملیگا پھر جتنے
سوالات کا جواب دو اتنے ہی عشرۃ بشرۃ اور قاضی خان کی عبارت جو صہ۴ استفتار
پر لکھی ہے وہ خود کے دعوے سے مطابق کردو تو بیس روپیہ انعام گجراتی اور انگریزی
ترجمہ تحفۃ الہند مین قاضی خان کے حوالے سے جو مضمون نقل کیا ہو اوسکی اصل
عبارت قاضی خان مین دکھا دو تو چالیس روپیہ انعام استفتار کے صہ۱ پر عزیز الرحمن
والی تائید مین قال اللہ تعالیٰ حکایۃ عن نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے
اسکا مقولہ اور محکی کہان ہو اسکا جوڑ لگا دو تو ساٹھ روپیہ انعام۔ استفتار کے صہ۲ پر
تمہارے ایک بزرگ نے لکھا ہو کہ۔ ما قالہ الحبیب اللبیب فہو فیہ مصیب۔ در شریعت محمدیہ
ثابت نگردید کہ آنحضرت بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ مستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند
الا ما شاء اللہ تعالیٰ کذا حررہ مولونا عبد الحی رحمہ اللہ نمقہ العبد محمد اسماعیل عفی عنہ
فی مجموعۃ الفتاوی۔ اسمین اللبیب کے کیا معنے ہین پھر مولونا اصل مین مولود ناہے یا کیا
اور محمد اسماعیل کا مجموعۃ الفتاوی دنیا کے کونسے اقلیم کے کس مطبع مین کسکے اہتمام
سے چھپا ہے اگر یہ تمام بتلادو تو اسی روپیہ انعام۔ مگر یہ انعام حاصل کرتے تو آپ کے
ناخن ہی سے نہیں دانت مین سے بھی پسینہ ٹپک کر لب تلک ہی نہین سینہ کے گنجینہ
کینہ کو ڈوبا دیگا بنا برعلیہ آپ کی آسایش کی خاطر کہتے ہین کہ مکرم بیش بہا درسے ایکے
لئے دو خطاب مستطاب تجویز کئے ہین دیکھو اونکے ملفوظات مین حافظ و مولوی
غلام محمد مولویت کو خیرباد کا آخری سلام کہہ و نافس ساب (حافظ صاحب) بنے رہو
پھر اجازت ہے کہ آپ کے حافظہ مین خلل ہو تو کسی اور حافظ سے مگر شرط یہ کہ صادق

فتوای فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ و تالیفات شہیرہ زاہرہ

مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی

دام بالفیض القوی مسمی بنام تاریخی

انباء المصطفی بحال سر و اخفی

۱۳۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سائل

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام اہل سنت اس مسئلہ میں کہ زید دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا۔ دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لیکر روز قیامت تک جنت و نار میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جس طرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہے۔ بکر اس عقیدہ کو شرک و کفر کہتا ہے اور بکمال بیباکی دعوی کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ نہیں جانتے تھے کہ آپکو اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپکو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا دونوں طرح شرک ہے۔ اب علمائے دین کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں کون سر حق موافق

ستہ مروجہ مولانا مولوی محمد ... صاحب بریلوی ... ۱۳ ... سلمہ عنہ

ضمیمہ
فتوحات
علماء اعلام
و مفتیان اسلام

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورہ قرآن بیانات محیطہ اوسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھئے کہ جو چیز کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالیٰ وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی ہے وقال اللہ تعالیٰ وکل شیء احصینٰہ فی امام مبین ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرما دی ہے وقال اللہ تعالیٰ ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادہ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہینگی بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں ورنہ شریعت سے امان اوٹھ جائے نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ اوسکے حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اوسکے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسی نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جملہ ماکان ومایکون الی یوم القیٰمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیء ہونے نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہوا لم نقصص علیک یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لا تعلمہم ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطہ علم مصطفوی کا نافی نہیں الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جسقدر قصص وروایات واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے جواب وہی دو حرفی ہے جس کا مضمون دو حرفی یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا تو اون قصص کی تاریخ معلوم ہوگی یا نہیں اگر نہیں تو اوس سے استناد جہل نہیں کہ جب تاریخ مجہول تو اونکا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا محتمل اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر معاملہ مخالف میں نص صریح نہو تو استناد محض ہرزہ اعتقاد۔ مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح

عقیدہ سلف صالح اور کون بدمذہب جہنمی ہے نیز عمرو کا دعوی ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور اسکا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر اوسکا بیان یوں لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم لک الحمد صل وسلم وبارک علی من علمتہ الغیب ونزھتہ من کل عیب وعلی آلہ وصحبہ ابدا رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون

زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے بیشک حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک کا سب ماکان وما یکون انہیں بتایا اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالا بلکہ صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا وللہ الحمد حمدا کثیرا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد وبے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جنکی حقیقت وہ جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک ومولی جل وعلا والحمد للہ العلی الاعلی کتب ہماری مدتوں سے اس بیان سے علماے قدیم وحدیث میں اسکے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے قال اللہ تعالی ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت ورحمت وبشارت وقال اللہ تعالی ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیء قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان وقال اللہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شیء ہم نے کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نہ رکھی **اقول** وباللہ التوفیق جب قرآن مجید ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس درجہ کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں

لیے تو صاف بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اسپر آیت اتری لیدخل
المومنین (الی قولہ تعالی) فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو
باغوں میں جنکے نیچے نہریں بہتیں ہمیشہ رہیں اونمیں اور مٹادے اونسے اونکے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے
یہ آیات اور انکے امثال بیشمار اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسوں کو کیوں سوجھائی دیتیں ان سب سے قطع نظر دل
چھپنے والا اتنا تو یہ ہے کہ شیخ عبد الحق سے روایت کرتے ہیں الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملا جی کو منہ زور روایت حکایت
میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت کو ایسا تہا اور شیخ محقق قدس اللہ تعالی سرہ العزیز کیطرف اسناد کیسی جرات و
وقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالی نے مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات
آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این دیوار است جوابش آنست
کہ این سخن اصلی ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است کیوں ملا جی کچھ آنکھیں کھلیں ایسا ہی لا تقربوا
الصلوۃ پر عمل اور آگے آنکھیں بند کر رہے ع اوس آنکھ سے ڈرے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ۔ امام ابن حجر عسقلانی
فرماتے ہیں لا اصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا لم یعرف لہ
سند اسکی کوئی سند نہ پائی گئی۔ افسوس اوسی مونہہ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح ہی
نامقبول ٹھہرانا اوسی مونہہ سے نفی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانیکو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا
اور طرفہ کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھہ جانا جو صراحۃ فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ بنیاد نہیں آپ اسکے سوا کیا ہے
کہ ایسوں کی رادہ نہ فرمایا اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو باب فضائل سے نکلواکر اوس تنگنا
میں داخل کریں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ
فراخی دکھائیں کہ بے اصل مقولوں بے سند منقولوں سب سما جائیں ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو۔ بالجملہ
بحمد اللہ تعالی زید سنی حفظہ اللہ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل و جمیل طور پر ثابت جسمیں اصلا مجال
دم زدن نہیں اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل
ہوجاتی نہ کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما صحاح و سنن و مسانید و معاجیم کی احادیث صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ
اس عموم و اطلاق کی اور بالیہ و تائید فرما رہی ہیں صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ و نسیہ من نسیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم بھی کر لیں تو ایک یہی جواب جامع ونافع ووافی وقامع سب کے
لئے شافی وکافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی۔ میں اس مطلب پر بہت تحقیقات
ائمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر کہ خود تمہارے زمانہ کے انہیں گنگوہی جی کی شہادت دوں ع
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سننا بالائے
طاق یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلا اور نہ وہ التفات ہوکر
اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل ومختل میں اپنے اور اپنے
تمام طائفہ کا آئین تیشہ بدلی کو یوں لکھتے ہیں عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ
قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت
قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کرو نیز صفحہ ۸۰ پہ لکھا اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے کہ قطعیات
صحاح کا یہ کہنا آحاد صحاح بھی معتبر نہیں یا نکتہ فن اصول میں مصرح ہے اہم بعد مناظرہ تو انہیں روز ذلت
میں لکھ کر گیا ہاں وہاں تمام مجدد دہلوی گنگوہی جنگلی رکوہی سب کو دعوت عام ہے اجمعوا
شرکاءکم پھر اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف
صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورہ ماکان ومایکون سے فلاں امر حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا
یھدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لا سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ
نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرفہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اسی صفحہ میں دو ہی
سطر بعد اپنے مدعائے باطل کی سند میں لکھتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل
بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں قطع نظر اس سے کہ حدیث
اول خود آحاد ہے تسلیم اگر اس کو سند لائق تھی تو وہ مضمون تو خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت وحدیث
کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کا ارشاد ہے اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم واحادیث صحیحہ
صحیح بخاری وصحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب آیہ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما
تاخر اتری یعنی تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ھنیئا لک یا رسول اللہ
لقد بین اللہ لک ما ذا یفعل بک فماذا یفعل بنا یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل

علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے
بیان نہ فرما دیا ہو۔ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے ھذا
تمثیل لبیان کل شیء تفصیلا تارۃ واجمالا اخری یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ہر چیز بیان فرما دی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے ولا شک ان اللہ
تعالیٰ قد اطلعہ علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ طبرانی
معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن
فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین
من قبلہ بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھا لی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک
ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں اس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے
روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیا کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات و
ارض اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی عطا ہوا
اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام ما کان وما یکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک
سے سمک تک ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم ہزار ہا برس
پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں ایمانی نگاہ میں نہ یہ قدرت الٰہی پر دشوار نہ عزت و
وجاہت انبیا کے مقابل بسیار مگر وہابی بیچارے کہ جنکے یہاں خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دیوے آپ
ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہا چاہیں اور جو ائمہ کرام و علمائے اعلام انہیں سندیں لائے انہیں مقبول و مسلم رکھتے
آئے جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد محمد خطیب
قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری
خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم
رحمہم اللہ تعالیٰ انہیں مشرک کہیں تو اپنی جہر توحید کیونکر نباہیں والعیاذ باللہ رب العالمین صحیح مسلم مسند
امام احمد وسنن ابن ماجہ میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ایکبار ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تھا سب بیان فرما دیا کوئی چیز نہ چھوڑی جسے یاد رہا یاد رہا
جو بھول گیا بھول گیا یہی مضمون احمد نے مسند بخاری نے تاریخ طبرانی نے کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ہے قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة
منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلک من حفظه ونسیه من نسیه ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے جنت دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا
یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر سے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ میں ظہر
وعصر کی نمازوں کے سوا کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما هو کائن الی یوم القیمة فاعلمنا احفظنا اس میں سب کچھ
ہم سے بیان فرما دیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا جامع ترمذی شریف
وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی
یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرأیته
عزوجل وضع کفه بین کتفی فوجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت میں نے
اپنے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی
اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی فرماتے ہیں هذا حدیث حسن
صحیح سألت محمد بن اسمعیل عن هذا الحدیث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے
امام بخاری سے اس کا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے اور اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے
معراج مبارک کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعلمت ما فی السموٰت والارض
جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب میرے علم میں آگیا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث
کے نیچے فرماتے ہیں پس دانستم ہر چہ در آسمانہا وہر چہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی و
احاطہ آں امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور ابویعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لقد ترکنا رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیه فی السماء الا ذکر لنا منه علما نبی صلی اللہ

حال اونکی ہر نیت اونکی ہر ارادے اونکے دلونکے ہر خطرے کو پہچانتے ہین اور یہ سب چیزین حضور پر ایسی روشن
ہین جنمین اصلا کسیطرحکی پوشیدگی نہین ہان ہان جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ مین جلنے والو یہ عقیدہ ہے ہمارے
علماے ربانیین کا محمد رسول اللہ کی جناب ارفع مین جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم شرک کو وہاں اپنے
اشراک کو سوا اپنے کس کسکو مشرک بناؤگے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۔ شیخ
شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالی مرقدہ الکریم مدارج شریف مین فرماتے ہین ذکر کن اورا
ودرود بفرست بروے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وباش درحال ذکر گویا حاضر ست پیش تو درحالت
حیات وے می بینی تو اورا متادب با جلال وتعظیم وہیبت وحیا وبدانکہ وے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم می بیند ومی شنود
کلام ترا زیراکہ وے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم متصف ست بصفات اللہ ویکے از صفات الہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی الخ
بیشمار رحمتین شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ہمین دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اوسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے غرض ایمانی
نگاہونکو سامنے اوس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک
اللہ کی عبادت کر گویا تو اوسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسے نہ دیکھے تو وہ تو یقینا تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ
تعالی علی حبیبہ وآلہ وبارک وسلم نیز فرماتے ہین ہرچہ در دنیاست از زمان آدم تا نفخہ اولی بروے صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم گردید یاران خود را نیز از بعضے ازان احوال
خبر داد نیز فرماتے ہین وھو بکل شیء علیم و وے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات واحکام
الہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق فوق
کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض
الحرمین مین لکھتے ہین فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی
حیز القدس فیتجلی لہ کل شیء کما اخبر عن ہذا المشہد فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ قدس سے مجھپر اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر
ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اوسپر روشن ہوجاتی ہے جسطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے
معراج خواب کے قصہ مین خبر دی قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بیشمار ہین اور
ہذا الانصاف دو تو یہی اتنی قلیل کہ مذکور ہوے بس ہین غرض شمس واضح کیطرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید

عرضت علی امتی باعمالہا حسنہا وقبیحہا میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک و بد کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی طبرانی و ضیا مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی امتی البارحۃ لدی ہذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرجل منہم من احدکم بصاحبہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس میرے پیش کی گئی یہاں تک کہ بیشک میں انکے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے والحمد للہ رب العالمین امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں وسع العالمین علما وحلما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم و حلم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اوسکی شرح افضل القری میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وماکان ومایکون یہ اسلئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں اور ماکان ومایکون کا علم حضور کو حاصل ہو گیا امام جلیل عمدۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم آدم الاسماء آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ و آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملأ الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاہد پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں اور ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے کہ پاس حاضر ہیں امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں قد قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک جلی عندہ لا خفاء بہ بیشک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اونکے ہر

وعوارف ومعارف متعلق بالذات والصفات وعلمها انما يكون سطرا من سطور علمه ونهرا
من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعنی توضیح اسکی یہ ہے کہ
لوح کے علوم سے مراد نقوش قدسیہ و صور غیبیہ ہیں جو اسمیں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل
نے جس طرح چاہا اسمیں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقہ یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے
اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثبت ہیں اونکا علم محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اسلئے کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار
خفیہ اور وہ علوم ومعرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم
محمدیہ کے سطروں سے ایک سطر اور اونکے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر با اینہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ
حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ اونکے علوم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم منکران مریض القلب
مریض القلب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑ کر مرجائیں کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے روز
اول سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پہ ہاتھ دھر کر روئیں کہ بحمد اللہ
تعالی وہ جمیع علم ماکان ومایکون علوم محمد رسول اللہ تعالی علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ اونکی بے پایاں
موجوں سے ایک لہر قرار پایا ہے والحمد للہ رب العالمین وخسر هنالك المبطلون في قلوبهم مرض
فزادهم الله مرضا وقيل بعدا للقوم الظلمين **نصوص حصر** یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد
ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا ہے مولی عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالی مسلمان کے ایمان
ہیں مگر منکر مسئلہ کا اپنے دعوی باطلہ پر اونسے استدلال اور اوسکی بنا پر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کیلئے علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال محض جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال
ہے علم باعتبار منشا دو قسم ہے ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار
متعلق بھی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی ازلی کہ جمیع معلومات الہیہ عزوعلا کو جنمیں غیر متناہی
معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل اور خود کنہ ذات الہی واحاطہ تمام صفات الہیہ
نامتناہی سب شامل ہیں ذرہ ذرہ وتفصیلاً بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ
نہ ہو ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق بمعنی مذکور بلاشبہہ اللہ عزوجل کیلئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کیلئے انکے
حصول کا کوئی قائل نہیں ہم ابھی بیان کر آئے کہ علم ماکان ومایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی ہر وجہ اتم

کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین واکابر علمائے عاملین واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور علم غیب میں احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ تو کافر و مشرک کہنا ہے اسکے متعلق احادیث و روایات و اقوال ائمہ و تحقیقات و تنقیحات فقیر رسالہ النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ وغیرہا میں ملاحظہ کیجئے افسوس ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو بعینہٖ ہیں اور ہم اس علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور ثابت جانتے کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات ان بنا سمجھتے ہیں حالانکہ المعطیۃ ہے علم الٰہی تو علم الٰہی جسمیں غیر متناہی علوم تفصیلی ازلی بالفعل کہ غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار جن کو بالمصطلح حساب کہ غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں یہ شرق تا غرب سمٰوٰت و ارض و عرش تا فرش و ماکان ومایکون من اول یوم الی آخر الایام سب ذرہ ذرہ کا حال تفصیل جاننا ہے علم جملہ مکتوبات لوح و مکتوبۂ قلم کو تفصیلاً محیط ہمارا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ایک حصہ ہے یا وہ تو ادنٰی طفیل و ادنٰی ساحیہ حضرات مرسلین کرام علیہم وعلیہم افضل الصلاۃ واکمل السلام کا ہے اور قطعاً نہ ہزاروں علامہ بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے بلکہ علوم محمدیہ تو وہ بحار زخار ہیں جن کے ساحلوں پر ان کی تفضیلات کلیہ و افضلیت مطلقہ کی بنا پر اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر کہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎ فان من جودک الدنیا وضرتہا ومن علومک علم اللوح والقلم ۔ یعنی یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جنمیں ماکان ومایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ ہے صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم وعلٰی آلک وصحبک وبارک وکرم مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ والصور الغیبیۃ وبعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنٰی ملابسۃ وکون علمہما من علومہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق

خاتم کا بھی حال نہ معلوم تا صریح کلمہ کفر و ضلال اور ہشیار آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ کا انکار ہو آیۂ کریمہ لیغفر
لک اللہ مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم کہ بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صفرا شکنی ہی کیلئے اوتری اور ہری و
مدنی ہوئی اور پرگندی ہیں بس اور سنو قال اللہ تعالی وللآخرۃ خیر لک من الاولی اے نبی بیشک آخرت
تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال اللہ تعالی ولسوف یعطیک ربک فترضی بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہو جاؤگے وقال تعالی یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ
نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم جسدن اللہ رسوا نکریگا نبی اور اونکے صحابہ کو اونکا نور اونکے آگے اور
دہنے دوڑتا ہوگا وقال اللہ تعالی عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب
تعریف کی جگہ میں بھیجیگا جہاں اولین و آخرین سب تمہاری حمد کرینگے وقال اللہ تعالی تبارک الذی
ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنت تجری من تحتہا الانہر ویجعل لک قصورا ہ
علی قراءۃ الرفع قراءۃ ابن کثیر وابن عامر وروایۃ ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ
اگر چاہے تو تمہارے لئے اس خزانہ و باغ سے جسکی طلب یہ کافر کر رہے ہیں بہتر چیزیں کردے جنتیں جنکے نیچے نہریں
رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشیگا الی غیر ذلک من الآیات اور احادیث کریمہ میں
تو جب تفصیل جلیل ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل و خصائص وقت وفات مبارک و
بعد فتح مطہر و حشر منشور و شفاعت و کوثر و خلافت عظمی و سیادت کبری و اولیت دخول جنان و رویت رحمن عز جلالہ
وارد ہیں اونہیں سب کی جمع کیجئے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہاں صرف ایک حدیث ہر کاسن لیجئے جامع ترمذی شریف
میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا
مبشرہم اذا ابلسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم
ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور جب لوگوں کا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہینگے تو اونکا خطبہ خواں میں ہونگا اور
جب وہ روکے جائینگے تو اونکا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ نا امید ہو جائینگے تو انہیں بشارت دینے والا
میں ہونگا عزت دینا اور تمام کنجیاں اوسدن میرے ہاتھ ہونگی لواء الحمد اوسدن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت
میں میری حرمت تمام اولاد آدم سے زائد ہے ہزار خدمتگار میرے گرد طواف کرینگے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے ہیں

والحاصل یہ علوم محمدیہ کی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچا یہ علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اور مطلق علم بھی حضرت حق عزوجلالہ سے خاص نہیں بلکہ علم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے اور علم ذاتی عزوجل
کا علم عطائی ہو نہیں سکتا تو تخصیص حصر میں یقیناً تعظیم ہی اور تقسیم [illegible] مراد ہو سکتی ہے نہ کچھ ماعدا [illegible]
اگر بلا تفصیل تمام ذرات اکوان وما کان وما یکون مخفی ظاہر بلکہ [illegible] مراد رکھیں [illegible] ان علم میں [illegible] والنہی
اللہ جل وعلا [illegible] تو تخصیص حصر [illegible] مخالف [illegible] نہیں بلکہ واضح [illegible] ہے بات یہ
النفس میں [illegible] ہے کہ [illegible]
رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتاویٰ میں امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں معناها
لا یعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالیٰ واما المعجزات والکرامات
فباعلام اللہ تعالیٰ لهم علمت وکذا ما علم باجراء العادۃ یعنی آیت میں جو غیر خدا سے نفی علم غیب کی ہے
اس سے علم غیب ذاتی مراد ہے [illegible] انبیاء و اولیاء [illegible] حاصل ہوا [illegible]
سب انبیاء کرام و اولیاء [illegible] بیان [illegible] علم [illegible] عادت
کی مطابقت [illegible] علم ہوتا [illegible] کا [illegible] عقل و خیال محال [illegible] علماء کرام
عقیدہ [illegible] مسائل میں ثابت کیا [illegible]
کیا کہ مخلوق [illegible] علم غیب [illegible] حقیقت [illegible] صورت علم [illegible]
اور تفصیل میں [illegible] مطلق [illegible] خاص [illegible]
حضور محبوب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت [illegible] کا لفظ [illegible] کفر و ضلال
بیان کی ہے [illegible] عقیدہ کو شرک و کفر [illegible] تصریح کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو [illegible] مطلق [illegible]
اور [illegible] کے قول [illegible] بلکہ [illegible] قول میں [illegible]
یوں اور [illegible] صورت [illegible] لفظ [illegible] ہو [illegible]
سکتا ہو قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان بلکہ رب العزت عز جلالہ کی
توہین شان ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں والعیاذ باللہ رب العالمین یہ [illegible] دوسرا قول [illegible] کہ جسے

قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے رد میں ایک
مبسوط کتاب سحر حساب منقسم بچہار باب مسمی بنام تاریخی مالئ الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی باب اول
نصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں اور تزییف اوہام نجدیت کے
ممہدات باب دوم نصوص یعنی ادلۂ مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث باب سوم
عموم وخصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ میں تحریر محل نزاع کرے اور مقام ومرام سے مزخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت
دے باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلہ میں تمام مہملات نجدیہ لوکہیں کی ہر کلی وتکمہ شکنی مگر نصوص بنصوص صحیحے
ہجوم وفور نے ظاہر کردیا کہ اطالت تا حد ملالت منتہی لہٰذا باذن اللہ تعالیٰ نفع کیلئے اوس بحر زخار سے ایک گوہر
شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے جدا کیا مسمی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان
وما یکون جس نے باحسن وجہ تحقیق وتلخیص کے موتی نفع تحقیق کیطرف بحمد اللہ تعالیٰ زبان رخ کیا اوسکو ایک ایک
نور فی نور السموات والارض جل جلالہ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلمات نجدیت باطلہ ووہابیت عاطلہ
ودو وسان کا فور ہو گئی لطائف ... یہ چند حرفی فتوی کہ اوسکے لمعات سے ایک مختصر شعشعہ اور بلحاظ تاریخ بنام
انباء المصطفیٰ بحال سر واخفی مسمی ہے اسکے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اوسی پر محول ذی علم ناظر
تو سمجھ سکیں چند حروف سے انشاء اللہ تعالیٰ سب خرافات وجزافات مخالفین کو کیفر چشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب
تفصیل کے دستیاب ہوں بعونہ تعالیٰ رسالہ مذکورہ کو لالی متلالی سے بہرہ ور ہوں حضرات مخالفین سے
بی گذارش ہے اگر توفیق الٰہی مساعدت کرے تو یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو زہے چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبہ وہم وقلت تدبر وشدت تعصب یہاں تک تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں
نہ دیکھ سکیں تو اوسی مہر جہانتاب کا انتظار کریں جو بعنایت الٰہی بہ اعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اونکی تمام ظلمت یکسر صبح کردیگا اونکا ہر کاسۂ سوال آب زلال رد وابطال سے بھر دیگا الا ان
موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب
کیا فائدہ کہ اسوقت آپکی خواب غفلت کچھ ہذیانات کا رنگ دکھائے اور جب وہ صبح ہدایت اون سعادت سے
طالع ہو تو کھل جائے کہ ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ معہذا طائفۂ ارباب وثعالب کو یہی
مناسب کہ شیشہ تبیان کو ذیل تدمی کرتا دیکھیں سامنے سے ٹل جائیں اینٹ سوراخوں میں جان چھپائیں

میں مضبوط تھے ہو یا جنگلا آسمان میں تکبیر ہو ہو تو بالجملہ تکبیر پر مکر اگر وہ نہ ہو تو یہ اصلا شبہ نہیں اور اگر کچھ ہو تو صاف صریح نشانی کہ تقویۃ الایمان درحقیقت تفویت الایمان ہے اور اسکا ایمان ہی ہے اوسکا ایمان سلامت رکھنے کو بس تھا جیسا کہ فقیر رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا میں ثابت کر چکا ظاہر ہے اور ان کا لعاب دلیل قوم: سیہدیہم طریق المالکیا ۔ [illegible] رب اللہ تعالیٰ راوہ ذریت شیطان کا ہنر اوس ننگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہنا اسکا جواب اس کہ مسلمان ہند میں کیا ہو سکتا ہے ان شاء اللہ القہار روز جزا وہ پائے گا جو اس نے کفری الفاظ کو ہیچ کیا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۵ یہاں اسقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ جو اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر ہوا تو وہ کیا کلمہ کفر ہوگا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دکھ کی مار ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو ان پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار شفا میں امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمی بنسیم الریاض میں ہے جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بشتمہ او عابہ (ھو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقد عابہ ونقصہ ولم یسبہ) فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب من غیر فرق بینہما لا نستثنی منہ فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری فیہ تصریحا کان او تلویحا وھذا کلہ اجماع من العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم الی ھلم جرا اھ مختصرا یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا [illegible] عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جو کسی کی نسبت کہے کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اوس نے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی اگرچہ گالی نہ دی وہ سب گالی دینے والا ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا حکم ہے اس میں کوئی فرق نہیں نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثنا کریں نہ اس میں شک و تردد کو راہ دیں خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایہ یہ ان سب احکام پر تمام علماء و ائمہ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہم نسال اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا

فتوی فاضل اجل عالم اجل محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ صاحب تصانیف شہیرہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مرحوم و مغفور متوطن رامپور و مدفون احمد آباد گجرات علیہ الرحمۃ والتحیات۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

ما قولکم ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالی فی ھذہ المسئلۃ زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون کا عنایت فرمایا ہے اور کوئی شے آپ کو احاطہ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہو گیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک و کافر ہو گیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت بینوا توجروا

الجواب ھو تعالی الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے علم جمیع کلیات و جزئیات ماکان و مایکون اور اس پر احاطہ ہونیکا قول باعطاء اللہ تعالی نہ شرک ہے نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے و علماء اہلسنت معتبرین محققین ثبوت اسکا کرتے ہیں تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ میں بعد نقل قولہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شئ و قولہ تعالی و نزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ کے چند سطر کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاھد انہ قال یوما ما من شئ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالی اس سے واضح ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہے اس سے چند سطر بعد ۱۳۱ میں دوسرے عالم محقق کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اور صفحہ ۱۳۲ اسی جلد ثانی میں ہے و فیہ من اسماء الآلات و ضروب الماکولات والمشروبات والمنکوحات و جمیع ما وقع و یقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شئ تفسیر

تیرگی را سوخت بوسکم خرام نرم ریزہ ہو کر تو امین آ وکی آتش منصب جرئکا کرانی سوخت ازو سرمند بلامین ۔

سے نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوستر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولسائر المومنین والمومنات والصلوات الزاکیات

والتحیات السامیات علی سیدنا محمد نبی الطیبات مظہر الحسنات علی آلہ

وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحانہ وتعالی

اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبد المصطفی احمد رضا خان

محمد رضا خان قادری

محمد عبد الرحمن عمر

محمد

حامد رضا خان

نصیر الحسن خان ۱۳۰۱

مین عبارت یہ ہے وھو بکل شیٔ علیم وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام
صفات حق و اسمار افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم و اشیاء
کا آپکو احاطہ حاصل ہے بدلیل آیت قرآنیہ وھو بکل شیٔ علیم اور یہ آپکے حق مین بھی منصوص ہے اور **حدیث بخاری**
مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدأ الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم الحدیث اسکو حاشیہ **بخاری**
مطبوعہ جلد اول صفحہ ۴۵۳ مین والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی
دل ذلک انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی و خیر جاری لکھا ہے تو طیبی و کرمانی و خیر جاری
رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی دلالت اسپر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات
کی خبر دی اور خبر دینا فرع علم کی ہے تو آپکو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ثابت ہوا اس حدیث سے ساتھ بیان علمائے
مذکورین اہل سنت وجماعت کے اور **عینی شرح بخاری** ج ۷ ص ۱۱۲ و **فتح الباری شرح بخاری** ج ۶
ص ۲۳۲ و **قسطلانی شرح بخاری** ج ۵ ص ۲۴۱ و **مرقاۃ شرح مشکوٰۃ** ج ۵ ص ۳۲۲ مین ہے واللفظ
للعینی فیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائھا الی
انتہائھا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع
الکلم مع ذلک پس عینی طیبی کرمانی خیر جاری و علی قاری و عسقلانی و قسطلانی ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے
ثابت ہے کہ آپکو علم جمیع احوال مخلوقات کا تھا یہ علم جمیع جزئیات کلیات ماکان ومایکون نہین تو اور کیا ہے جب **عمرو**
زید کو کافر بتاتا ہے تو بعض مفسرین معتبرین مذکورین بالا اور ان علماء اہل سنت وجماعت موصوفین کو بھی کیا
کافر مشرک کہیگا نسخہ **ترمذی** ج ۲ ص ۱۵۶ مین بھی حدیث ہے اور اسمین یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
ہے فتجلی لی کل شیٔ جس سے ہر شے کا ظاہر ہو جانا آپکو ثابت ہے اور کوئی دلیل قاطع صارف معانی ظاہرہ ایسی
آیات و احادیث کی بھی موجود نہین فمن ادعی فعلیہ البیان اور بغیر دلیل قاطع کے معانی ظاہرہ سے آیات
و احادیث کا پھیرنا خلاف اہل سنت وجماعت کے ہے بلکہ بغیر ایسی دلیل کے معانی ظاہرہ ہی لیا جاتا ہے چنانچہ
شرح عقائد نسفی مین بھی ہے تو کل شی کا ہی علم آپکو حاصل ہونا ایسی آیات و احادیث سے ہمکو مراد لینا
ضرور ہوا اور یہی آپکی جلالت منصب کے مناسب ہے اسیواسطے ہمارے علماء اہل سنت ایسی احادیث سے جمیع احوال
مخلوقات کا علم مراد لیتے ہین **نسائی** مین یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رأیت فی

عرائس البیان مطبوع کشوری کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے قال بعضهم فی قوله تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب
من شیء ای ما اخرنا فی الکتاب ذکر احد من الخلق لکن لا یبصر ذکره فی الکتاب الا المؤیدون
بانوار المعرفة اسی عرائس کے صفحہ ۵۲۳ میں تحت آیت کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء کے ہے
وهو کتاب المکنون وخطابه المصون یصف ما کان وما یکون من کل حد ولکل علم اس سے چند سطر
بعد ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیان کل شیء لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هو المبین لتبیان
الکتاب اس سے تمام و جمیع وہ چیزیں جو موجود ہو چکی ہیں اور موجود دنیا میں ہونگی اور ہیں انکا قرآن میں بیان
موجود ہونا اور آپکا مبین و عالم ہونا اور بیان و تبیان کا واضح ہو اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھ نہیں سکتے ہیں لیکن اس سے لازم
نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سمجھ نہیں سکتے تھے اور آپکی فہم کے موافق بھی جمیع ما کان وما یکون کا بیان
و تبیان قرآن میں نہیں ہے اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق خفیہ ہیں جو لوگ اون طرق خفیہ سے واقف ہیں
وہی مدلولات خفیہ کلام کے پہچانتے ہیں بعد انکے کلام میں بھی ایسے مدلولات خفیہ ہوتے ہیں کہ اونکو ہر ایک نہیں پہچان
سکتا ہے بلکہ وہی جان سکتا ہے کہ جو انکے دلالات خفیہ کے طرق سے واقف ہو چنانچہ ایک بیت فارسی سے ہزار نام نکلتے ہیں
کشف الظنون کے صفحہ ۲۰۳ میں وہ بیت لکھی ہے۔ اے گنبد دوار بر وجہ بیدان ماہ چہرہ مہر موج آب دیدہ ام بالای مہر
تا واقفون ہم جیسون کو اس کلام سے ندہ کا ہزار نام کو متضمن ہونا معلوم نہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ واقفین
کاملین متوقدین کو بھی جو طرق دلالات خفیہ سے بھی واقف ہیں معلوم نہیں پس ایسے ہی کلام الٰہی جو عجائبات سے
مملو ہے اور اسکا ایک ایک لفظ لکھو کہا امور پر دلالت کرتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سے واقف
ہون تو کیا تعجب ہے ہم جیسے تمام اشیاء کا بیان کی قرآن سے نہ سمجھیں تو یہ لازم نہیں آتا کہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بھی نہ سمجھیں اور یہ ضرور و لازم ہونا مسلم نہیں کہ سبھی کو آپ بیان ہی فرما دیں پس ہماری فہم کے موافق
اگرچہ قرآن تبیان ہر چیز کا نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فہم کے موافق بھی تبیان نہونا مسلم نہیں
پس اپنی فہم پر قیاس کر کے تبیان لکل شیء ہونیکا انکار کرنا اور اسکی تخصیص کو لازم جاننا ہرگز قابل التفات کے نہیں
ہے اور کسی چیز کے عدم علم کے نسبت قرآن و حدیث سے آپکی حق میں ثابت ہو تو اوس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کسی وجہ سے بھی
آپ نہیں جانتے بلکہ ممکن ہے کہ بوجہ علم کی نفی مراد ہو اور بوجہ آخر اوسکا علم آپکے واسطے ثابت ہونا کیوں جائز نہیں اور
تبیان لکل شیء سے مراد بوجہ دیگر اوسکا ہو اوس چیز کے علم کا ثبوت کیوں ممکن نہیں ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی
مدارج النبوۃ کے دیباچہ میں آیت وھو بکل شیء علیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھی نسبت ہونا فرماتے

اى بسبب ملك حتى يكون الى القوة والقدرة على انزال العذاب باذن الله كما كان لجبرئيل عليه السلام او يكون لى العلم بذلك باخبار من الله بلا واسطة اور مدارج النبوة ج ۱ ص ۲۴۶ مطبوعہ نولکشور میں ہے واز جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب وخبر دادن بآنچہ حادث خواہد شد از کائنات علم غیب اصالۃً مخصوص است بپروردگار تعالیٰ وتقدس کہ علام الغیوب است وہر چہ بزبان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبعضی از تابعان وی ظاہر شدہ است بوحی یا بالہام اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محققین علم غیب استقلالی کا قائل نہیں ہیں اور جن علما نے غیب دانی کے اعتقاد کو کفر کہا ہے تو ان کی بھی مراد یہی ہے چنانچہ شامی نے تصریح کی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ باعلام وتعلیم الٰہی ہو اور مستند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں ہے اور معارض نص کو بھی یہی دعوی غیب دانی بذاتہ ہو نہ باعلام بتعلیم الٰہی اور تفسیر خازن میں ایسی آیات کو تواضع وغیرہ پر محمول کیا ہے چنانچہ تفسیر خازن جلد ۲ ص ۳۶ تحت آیت کریمہ قل لا اقول لكم عندى خزائن الله ولا اعلم الغيب۔ الآية کے ہے وانما نفى عن نفسه الشريفة هذه الاشياء تواضعا لله تعالى واعترافا بالعبودية وان لا يقترحوا عليه الآيات اسی جلد کے ص ۵۵ آیت لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير کی تحت میں ہے فان قلت قد اخبر صلى الله تعالى عليه وسلم عن المغيبات وقد جاءت احاديث فى الصحيح بذلك وهو من اعظم معجزاته صلى الله تعالى عليه وسلم فكيف الجمع بينه وبين قوله ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير قلت يحتمل ان يكون قاله صلى الله تعالى عليه وسلم على سبيل التواضع والادب والمعنى لا اعلم الغيب الا ان يطلعنى الله عليه ويقدره لى ويحتمل ان يكون قال ذلك قبل ان يطلعه الله عز وجل على الغيب فلما اطلعه الله عز وجل اخبر به كما قال فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول او يكون خرج هذا الكلام مخرج الجواب عن سؤالهم ثم بعد ذلك اظهره الله سبحانه وتعالى على اشياء من المغيبات فاخبر عنها ليكون ذلك معجزة ودلالة على صحة نبوته صلى الله عليه وسلم پس واضح ہو کہ جو آیات عدم علم غیب مانحن فیہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دال نہیں ہیں ان سے استدلال سفاہت یا عناد یا جہالت سے خالی نہیں ہے اگر قطعیۃً آیات ایسی دلالت کرتیں تو اہلسنت محققین کیوں ان کے خلاف ان کے شمول علم کے قائل ہوتے مولانا جامی نقد النصوص میں فرماتے ہیں لان الحقيقة المحمدية فى صورة الاسم الجامع الالهى هى

متاعی ھذا کل شی وعدتہ نسائی مطبوع نظامی صفحہ ۲۴ حاشیہ جلال الدین سیوطی رحمہ میں علامہ
اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے منقول ہے قولہ فی مقامی یجوز ان
یکون المراد بہ المقام الحسی ھو المسجد ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ
والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والعیان والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ صلی
صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ یعنی علامہ حنفی نے جو عالم ملک و ملکوت و ارواح و غیب مضاف و حقیقی تمام کا ذکر
سا سمجھا جانا ہے اور تمام کی طرف آپکو توجہ ہونا اور آپکا مانند نقطۂ دائرہ کی بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہیں اور
حدیث نبوی کی یہ مراد لیتے ہیں تو پھر بھی آپکو جمیع ماکان و مایکون کا علم حاصل ہونا جانتے ہیں اور تمام پر آپکا
احاطہ مانتے ہیں تو کیا عمرو اور زید بھی کافر مشرک ضال کہیگا اور علامہ عینی شرح بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۹ اور
قسطلانی مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۱ میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو اشعار پڑھنا منقول ہے ان اشعار میں یہ شعر بھی ہے واشہد ان اللہ
لارب غیرہ واناک مامون علی کل غائب ان اشعار کو سنکر آپکا ضحک فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہو
کہ آپکے نزدیک بھی یہ امر ثابت ہے کہ کل غائب پر آپ مامون و محیط ہیں اب اسکو عمرو کافر مشرک و ضال بتائیگا
نعوذ باللہ من ذلک اور آیات نافیہ للعلم الغیب عن غیر اللہ کو یہ ہرگز منافی نہیں ہے کیونکہ ان میں نفی
علم استقلالی و عطائی من ذاتہ مراد ہے بلا واسطہ و اصالۃً کی مراد ہے چنانچہ شرح شفا خفاجی میں ہے ھذا لا
ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالیٰ فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما
اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر متحقق بقولہ تعالیٰ فلا یظہر علی غیبہ احدا الآیۃ اور
شرح جامع صغیر امام مناوی میں ہے واما قولہ لا یعلمہن الا اللہ فمعناہ انہ لا یعلمہا احد بذاتہ
ومن ذاتہ الا ھو اور فتاویٰ امام نووی میں ہے مسئلۃ ما معنی قول اللہ تعالیٰ لا یعلم
من فی السموات والارض الغیب الا اللہ واشباہ ذلک مع انہ قد علم ما فی غد فی معجزات
النبی علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم الجواب معناہ
لا یعلم ذلک استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا انتہی
مختصراً اور شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۱ میں ہے آیت کریمہ ولا اعلم الغیب کی مراد کے بیان میں والمعنی

ہونگی تو خدا تعالی کے علم سے مساوات لازم آئیگی اسلئے کہ کل شئی جمیع معلومات الٰہیہ پر صادق ہے اور یہ شرک ہے تو یہ کلام بھی اسکی باطل ہے اولاً اسلئے کہ اہل حق کے نزدیک شئ کا اطلاق حقیقۃً موجودات پر ہی ہوتا ہے خواہ وہ موجودات فی الماضی ہوں یا فی الحال یا فی المآل ہوں نہ معدومات پر کہ نہ موجود ہوئے نہ ہیں نہ ہونگے اور نہ مستحیلات وما یترتب علیہا پس مساوات بتانا دلیل اجہلیت یا عناد و کتمان حق دیدہ و دانستہ کی ہے اور ثانیاً اسلئے کہ بتعلیم الٰہی جمیع مغیبات و مکنونات پر مطلع ہونیسے بھی مساوات لازم نہیں آتی کہ اللہ تعالی کا علم ذاتی استقلالی ازلی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیر ذاتی غیر استقلالی حادث ہے اور اللہ تعالی کا عنایت کیا ہوا ہے پس دعوی مساوات کا محض جہالت ہے اور یہ ہمارا و ہیرطرہ شرک وکفر کا لگانا محض ضلالت ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وفور علم میں تنقیص و تخفیض ایسے حیلوں حوالوں سے کرتے ہیں اور آپکی طرف نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص و نسبت جہالت کرنیوالے کا حکم شفا و شرحہ للملا علی القاری کی ج ۲ صفحہ ۳۹۵ اور اسی جلد کے صفحہ ۴۲۹ کو دیکھکر معلوم فرماویں اور جو جو شبہات ایسے لوگ پیش کرتے ہیں سبکے جوابات شافیہ موجود ہیں رسالہ میں لکھے گئے ہیں اس فتوے میں گنجائش اسکی نہیں ہے اسواسطے متروک کئے واللہ سبحانہ وتعالی الموفق للحق والصواب

والیہ المرجع والمآب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

الصیب المفتقر الی اللہ القدیر **محمد نذیر**

المعروف **بنذیر احمد خان**

عفی عنہ

المجیب مصیب رقمہ **عبداللہ** عفی عنہ	شاہ محمد نذیر ۱۲۹۱ [illegible]	الجواب صحیح کتبہ **عبدالرحیم** عفی عنہ

مواہیر علمای مشاہیر بدایون شریف مع مہر اطہر اعلیحضرت عظیم البرکت افضل الفضلاء اکمل الکملاء اعلم العلماء قدوۃ الاولیاء عمدۃ الاصفیاء مرجع الاکابر والاصاغر بحر زاخر سحاب ماطر امام الباطن والظاہر جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبدالقادر صاحب حنفی قادری مد ظلہم العالی

تو ہے صور العالم کلہا بالوجود الظاہر فیہا فلا بد لہا من الاتصاف بالصفات الالٰہیة کلہا من العلم الشامل والقدرة وغیرہما یتصرف فی اعیان العالم علی حسب استعداداتہا ولکن ذلک انما ہو من جہة حقیقتہا لا من جہة بشریتہا الخ الغرض محققین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا احاطہ علم وشمول علم باعطاء الٰہی ثابت ہے مگر در بارۂ علم روح ووقت قیام ساعت مسئلہ اختلافی درمیان اہل سنت ہے چنانچہ **شرح الصدور** علامہ جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفة بل علمہا وہو نظیر الخلاف فی علم الساعة اور **تاویلات امام ابو منصور ماتریدی** میں بھی ایسی ہی اختلاف لکھا ہے اور یہی کہا ہے کہ چھپانا اسکا حکم تھا اور **عینی شرح بخاری** ج ۲ ص ۱۸۷ میں آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور آیت قل الروح من امر ربی۔ الآیة میں عدم دلالت عدم علم روح پر قول اکثر علماء بتایا ہے اور جلد ۹ ص ۲۱ میں بھی تفسیر روح کے آیت کریمہ قل الروح الآیة سے غیر مسئول ہونا بتایا ہے اور امام غزالی **احیاء العلوم** میں متعلق بیان روح کے فرماتے ہیں فلا تظن ان ذلک لم یکن مکشوفا لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اپنے رسالہ **مضنون صغیر** میں فرماتے ہیں ہذا سوال عن سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اہلا لہ اور **شرح مقاصد** ج ۲ ص ۵۰۱ میں ہے لا کے تمسک بقولہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الآیة کے جواب میں ہے ان الغیب ہہنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ہو وقت وقوع القیامة بقرینة السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائکة والبشر الغرض اسمیں اختلاف اہل سنت ہے لیکن مسئلہ مختلف فیہا میں اہل سنت وجماعت کو شرک وکفر یا ضلالت بتانیوالے کی ضلالت سے خالی نہیں ہے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ جمیع ماکان ومایکون کا علم اور احاطہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل ہے تو غیر خدا تعالی کو ساتھ علم میں مساوات ثابت ہوگی اور یہ شرک ہے تو یہ خیال خام ہے اسلئے کہ اگر وہ معتقد اسکے ہیں کہ خدا تعالی کو فقط اسیقدر یعنی جمیع ماکان ومایکون کا ہی علم ہے وما لم یکن ولم یکن ولن یکون اور ما ہو من الممکنات الصرفة ومن الممکنات المستحیلة بالغیر ومن المستحیلات الذاتیة وما یترتب علیہا بالفرض الوجود کا علم اللہ تعالی کو نہیں ہے تو وہ خدا تعالی کے علم کی تنقیص کرکے اپنے ایمان کو برباد کر رہے ہیں اگر اسکے معتقد نہیں تو پھر مساوات بتانا فقط جمیع ماکان ومایکون کے علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہونا انتہا جہالت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ ہے اور ایسی ہی یہ کہ اس کے بارہ آیت تبیانا لکل شیء وحدیث تجلی لی کل شیء سے ظاہر معنی مراد

ما اجاب به المجیب المصیب هو حق وصواب حرره الفقیر عبد القادر

عفی عنہ

المجیب مصیب حرره الفقیر عبد المقتدر عفا الله تعالیٰ عنہ

مواہب علمائے بمبئی

جو کچھ مجیب لبیب نے لکھا ہے عین حق اور صواب ہے منکر و مشکک بلا اشتباہ مستحق عتاب ہے کما لا یخفی علی اولی الالباب والله اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی الی رحمۃ ربہ الشکور عبد الغفور صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح مطابق للسوال والمجیب مصیب کتبہ خادم الشرع قاضی

شیخ محمد مرگھے عفی عنہ و عن والدیہ و عن سائر المسلمین

آمین

قاضی شیخ محمد ۱۲۹۵ خادم الشرع قاضی شہر ہے

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی اسمٰعیل المہری عفا اللہ عنہ

قاضی غلام علی ۱۲۳۰ ابن قاضی محمد اسمٰعیل

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع القاضی اسمٰعیل الجبالی الشافعی عفا اللہ عنہ و عن والدیہ و عن استاذیہ و عن جمیع المومنین آمین یا رب العالمین

المتمسک بحبل الجلیل خادم الشرع قاضی اسمٰعیل ۱۲۹۴

لله در مولانا المجیب العلام دام فیضہ العام حیث حقق الکلام واثبت المرام بالتحقیق التام جزاه الله تعالیٰ عنی و عن سائر اهل الاسلام بحرمۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام حرره العبد الملتجی محمد عمر الدین السنی الحنفی القادری المظاہری حفظہ اللہ تعالیٰ عن شر اللیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

عمرو کا قول دربارۂ تکفیر زید کے بسبب ثابت کرنے علم جمیع ما کان و ما یکون کے تعلیم الٰہی سے واسطے حضور سید المرسلین افضل الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے باطل ہے اگرچہ بعض علماء کے کلام سے تخصیص و استثنا بعض اشیاء مانند علم روح وعلم ساعت کا ظاہر ہوتا ہے مگر حضرات محققین کے نزدیک راجح اور حق تعمیم تعلیم علوم وسیع الجمیع ہے پس حکم تکفیر ہر طرح باطل و قبیح ہے اور جن آیات سے حصر علم غیب کا حضرت حق سبحانہ کے واسطے مفہوم ہوتا ہے مراد اس سے علم ذاتی و استقلالی ہے پس اس سے اثبات حصر غیب ذاتی و غیب کلی پر حکم کفر کا دینا محض بوالہوسی اور نری خام خیالی ہے بلکہ اس پر جرأت لگانا کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوبان بارگاہ کو جمیع مکنونات و مغیبات کی تعلیم سے عاجز ہے محض وسوسہ شیطانی ہے اور مخالف تحقیق تفسیر و تاویل قرآن **تفسیر نیشاپوری** میں متعلق تفسیر آیۃ الکرسی کے فرمایا ہے ویلزم من کون غیرہ تعالیٰ غیر متصرف فی ملکہ بوجہ من الوجوہ الا باذنہ کونہ عالما بالکل وکون غیرہ غیر عالم بالکل الا باعلامہ انتہی اور متعلق تاویل کے فرمایا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ هذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہ قال من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود لہا یعلم محمد ما بین ایدیہم من اولیات الامور قبل خلق الخلائق کقولہ اول ما خلق اللہ نوری واول ما خلق اللہ العقل وان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام وما خلفہم من احوال القیامۃ وفزع الخلق وطلب الشفاعۃ من الانبیاء وقولہم نفسی نفسی ورجوعہم الیہ لاضطرارہم ولا یحیطون بشیء من علمہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما هو شاهد علی احوالہم وسیرہم وخلائقہم وقصصہم الا بما شاء غرض بعنایت ربانی و تعلیم حق تعالیٰ کشف جمیع مبہمات و مکنونات غیبیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شامل ہے اور شان محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واسطے استفاضہ جمیع فیوض ربانیہ کے قابل ہے تفصیل اسکی جامع البرکات وغیرہ میں ہے اور تحقیق کامل اسکی جس سے منکرین اعجاز و کرامت کے تمام شبہات زائل ہو جاتے ہیں۔ تحریر منیر پر تنویر حضرت جناب مولانا الکرم **نذیر احمد خانصاحب** دامت برکاتہم میں موجود ہے جزاہ اللہ تعالیٰ مولانا خیر الجزاء آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ الجہول الظلوم **عبد القیوم** القادری البدایونی عفی عنہ

اقول عقیدتی فی بیت نصیدتی وهو هذا ۔ لا شیٔ یعزب عن احاطۃ کشفہ و ذکائہ

وعن ضیاء ذکاءہ ۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی عنایۃ ربہ الاکبر

احمد بن المولوی الشیخ عبدالقادر الجیتیکر کان اللہ لہما

عمرو کا زید بکر مطابق صورت مسؤلہ بلا تحقیق قول کا فر کہنا حماقت ہی اور بدون استفسار مراد قائل اسکی تکفیر مین مبادرت کرنا سخت جہالت مسئلہ مذکورہ مختلف فیہا ہی اور قول محقق وہی ہی جو فاضل مجیب عم فیضہ نے لکھا ہو جس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی ہی کہ آپکو علم ما کان و ما یکون با علام اللہ و مشیتہ تہا ۔ زید دعوی علم استقلالی و بذاتہ کا نہیں کیا ہی بنا برین اپنے ایک دینی بہائی کو قول کی تحقیق وسمجہنی کے بغیر اسکو کافر کہدینا نہایت افسوس کی بات ہے

خدا تعالی ایسے لوگون کو جو مسلمانون کو تکفیر کر دیا کرتے ہین ہدایت فرما وے

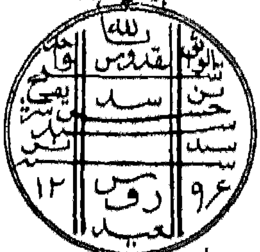
راقم آثم **محمد عبدالرزاق نقشبندی** عفی عنہ

الامر کما ذکر کتبہ الفقیر **محمد صدیق** عفا اللہ عنہ

مدرس اعلی و مہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

مواہیر علمای سورت

لاریب قول عمرو کا بالکل باطل ہی اور جو لوگ بباعث کم علمیت کے مسلمانون کو بیوجہ کافر کہدیتے ہین انکو تائب ہونا چاہئے



بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حامداً ومصلیاً ومسلماً ۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

عمرو کا قول باطل اور خلاف عقیدۂ اہل سنت والجماعۃ ہی اور وہ ہی لوگ مسلمان کی اوپر اجترا با تکفیر کرتے ہین جنکو علم کا صرف دعوی ہی دعوی ہی اور اصول مذہب سے بالکل واقفیت نہین اور علم غیب کے بارہ مین انکو مسائل

المجيب مصيب وله أجر جزيل حرره **حسن** بن نور محمد
عفي عنهما

ما قال المجيب في هذا الجواب فهو صحيح وموافق لما صرح به المحققون من أولي الألباب منه
ما قال العلامة البغوي في تفسيره معالم التنزيل والعلامة علي بن محمد بن إبراهيم البغدادي
المعروف بالخازن في تفسيره لباب التأويل في معاني التنزيل أنه قال السدي قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عرضت علي أمتي في صورها في الطين كما عرضت على آدم وأعلمت من
يؤمن بي ومن يكفر فبلغ ذلك المنافقين فقالوا استهزاء زعم محمد صلى الله عليه وسلم
أنه يعلم من يؤمن به ومن يكفر ممن لم يخلق بعد ونحن معه وما يعرفنا فبلغ ذلك رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقام على المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال ما بال أقوام طعنوا في علمي لا تسألوني
عن شيء فيما بينكم وبين الساعة إلا أنبأتكم به فقام عبد الله بن حذافة السهمي فقال من أبي يا رسول
الله قال حذافة فقام عمر فقال يا رسول الله رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبالقرآن إماما وبك
نبيا فاعف عنا عفا الله عنك فقال النبي صلى الله عليه وسلم فهل أنتم منتهون ثم نزل عن المنبر
ومنه ما قال الملا علي القاري المكي في شرحه للمشكاة المسمى بالمرقاة أنه روى الطبراني قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إن الله تعالى قد رفع لي الدنيا فأنا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة كأنما أنظر إلى كفي هذه
ومنه ما قال العلامة شيخ الإسلام الشيخ إبراهيم البيجوري في تحفة المريد على جوهرة التوحيد أنه لم
يخرج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا حتى أطلعه الله على جميع ما أبهمه عنه من الروح وغيرها مما
يمكن علم البشر به ولا يقال يلزم حينئذ المماثلة والمساواة بين علم الله تعالى وعلم الرسول عليه الصلوة
والسلام وهو محال لأن علم الله تعالى قديم بالذات والأصالة محيط لجميع ما سوى الله حتى علم
الرسول وعلم الرسول عليه السلام حادث بالوحي والإلهام ومحاط علم الله تعالى فلا مماثلة ولا مساواة
ههنا لأنه قد صرح في شرح العقائد بأن المماثلة عندنا إنما تثبت بالاشتراك في جميع الأوصاف
حتى لو اختلفا في وصف واحد انتفت المماثلة واكتفينا بهذا المقدار وإن كان الباب قابلا
للإطناب تبعا للمجيب الذي اختار الاختصار والصواب والله الهادي إلى طريق الحق
والصواب نمقه الراجي رحمة ربه الصمد **ميرزا محمد**

مواہیر علمای دہلی

الجواب صحیح **محمد عبد الرشید** دہلوی

مہتمم و مدرس اعلی مدرسہ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمای حیدر آباد دکن

جواب مجیب کا سچا ہے اور حق پر ہے۔ کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتہ علم غیب ہے کہنا بیشک کفر کی حد کو پہنچ سکتا ہے اور اگر بواسطہ الٰہی یا بعلم اللہ یا بمعرفۃ اللہ ہے تو اس میں کسی کو شک نہیں ہے جیسا کہ صاحب رد المحتار فرماتے ہیں نکفر بادعاء علم الغیب واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی والالہام فہو باعلام من اللہ تعالیٰ فلیس مما نحن فیہ اور دوسری جگہ فرماتے ہیں ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بہا الا اذا اسند ذلک صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ تعالیٰ کوحی او الہام۔ کذا فی رد المحتار۔ اور امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول تفسیرہ لانہ لا یطلع علی الغیب الا من ارتضی الذی یکون رسولا اور اس آیت کی تفسیر میں صاحب کشاف فرماتے ہیں بیّن لمن ارتضی یعنی انہ لا یطلع علی الغیب الا المرتضی الذی ھو مصطفی للنبوۃ الحاصل حضرت کو بواسطہ اللہ کے علم غیب کا ہونا ہر طرح سے اور کل کتب سے ثابت ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

مفتی اول دار القضا [مہر: محبوب نواز الدولہ مفتی اول ١٣٠٥ھ] ریاست نظام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد واضح ہو کہ مولانا نذیر احمد خان صاحب نے جو فتوی لکھا نہایت صحیح اور درست ہے واقعی احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ ما کان وما یکون کا علم باعطاء اللہ تھا یعنی پہلے جو کچھ ہوا اور قیامت تک جو کچھ ہوگا ہر شیء از حالات انس وجان از سرا ودر جہان نبی آخر الزمان کو معلوم کرا دیا پس خداوند تعالیٰ علم بالغیب سے متصف بالذات اور آنحضرت متصف بالعرض بالواسطہ ہیں ثبوت دعوی مذکورہ کا اسطرح ہے کہ خداوند تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے وما کان اللہ

تصنیف ہو چکی ہیں جنہیں مقتضائے اہل اسلام اور ید کو قول کو ترجیح دی ہے اور ایک رسالہ بڑا اردو میں اور ایک عربی
تعریف میں مرتب ہو چکا ہے اور احقر نے بھی اس امر میں ایک رسالہ لکھا ہے جس میں مخالفین کے کید افتراء خیانت اور اصول
عقیدہ اہل اسلام و اولہ کی بانوں تفصیلاً انشاء اللہ تعالیٰ مفصلاً بیان ہوگی پس برادران اہل اسلام کو چاہئے کہ عقیدہ
اہل سنت والجماعت پر قائم رہیں اور مفسدوں کی مزخرفات نہ سنیں وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم کتبہ محمد عبد القادر باعکاظہ عفی عنہ ۹ جمادی الثانی ١٣١٣ھ

محمد عبد القادر
با عکاظه عفی عنه

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم

علی حبیبنا وشفیعنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد قول عمرو کا خلاف عقیدہ اہل اسلام اور باطل اور
مردود ہے اور ہم اہل اسلام کو کہ پیرو سنت کے ہیں ایسا قول ہرگز پسند نہیں قال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن
القی الیکم السلام لست مومنا اور مشکوۃ شریف میں صحیح حدیث وارد ہے الکف عمن قال لا الہ الا اللہ
لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل اور زید اور عمرو دونوں باوجود اسکے جو مسلمان کو اوپر اطلاق کفر کا کرتے
ہیں بعد اور مشہور ہے اور یہ بات صحیح ہے کہ یہ مسئلہ اصول میں کچھ شک نہیں کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
کل کا علم دیا گیا اور منتخب الباری وغیرہ میں الشیخ ملکہ نے اور حضرت پانچ غیبوں کا استثنا کیا گیا ہے اور پانچ غیبوں
کا علم بھی بعد اس کے علماء محققین نے لکھا ہے یہاں تک کہ جو جنت میں اور جو جہنم میں داخل ہوں گے تا آنکہ کل علم
ما هو كائن فی آخر الزمان کو عطا ہوا اور ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
گو ان کا انکار کرنا کفر نہیں پس قول زید اور عمرو کا عقیدہ فاسدہ پر وہ نہ ہو تھا اور مسکو موافق کتب علماء کی عبارتوں کی
تاویل کرے قال اللہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء
تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم الی آخرہ حررہ **احمد علی** عفی عنہ
قول عمرو کا غیر صحیح اور مخالف عقیدہ اہل حنفیہ و علیہ لعدم ولعیدہ ممن یادی الی التکفیر
بے جاننے علی اسکے کو لا نہ کہ رسول اور حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ما علمہ اللہ تعالیٰ کلیات وجزئیات ما کان وما یکون اور اولین و آخرین کا علم تھا یہی قول اصح اور موافق عقیدہ
اہل اسلام ہے کتبہ **حکیم قمر الدین** عفی عنہ

سے کی اطلاع آپکو ہے ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا آپنے علمت علم الاولین والآخرین اور یہ بھی آپنے ارشاد کیا فان رفع الی
الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ یعنے دنیا وما فیہا پیش کیگئیں میں
اسکو مشاہدہ کر رہا اور ان چیزوں کو جو قیامت تک ہونیوالی ہیں اب آپکے علم غیب میں کیا کلام رہا اور وہابیوں کا مذہب ہیکہ
چونکہ حضرت صلعم کو عداوت قلبی ہے اکثر کسر شان آنجناب کرتے ہیں اور ہمیشہ ان کفریات سے اپنا نامہ اعمال سیاہ
کیا کرتے ہیں اور بوجہ اسکے یہ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صلعم نے فرمایا لا ادری ما وراء ھذا الجدار یعنے میں اس
دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں جانتا ہوں حالانکہ یہ روایت ہی غلط ہے اسکی کوئی اصل نہیں ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نے مدارج النبوۃ میں تصریح فرمایا ہے اور المواہب اللدنیہ میں ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم کل شئی
الا الخمس اللتی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل انہ اوتی ایضاً یعنے سوا ان پانچ چیزوں کے جنکا تذکار
اس آیت میں ہے کل شئی کا علم آپکو دیا گیا اور بعض لوگوں نے فرمایا کہ ان پانچ کا بھی علم آپکو دیا گیا تفسیر کبیر و تفسیر مدارک
و تفسیر بغوی و تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر جلالین و تفسیر جمالی و دیگر تفاسیر سے آپکا علم غیب سے مطلع ہونا ثابت
ہے من شاء فلیرجع الیہا اور کتب فقہ مثل رد المحتار شامی طحطاوی وغیرہ وغیرہ سے امر مذکور ثابت ہے اور یہی
اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہے فرقہ وہابیہ اسکا انکار کرتا ہے خداوند تعالی ان لوگوں کی صحبت و مکر و زور سے اہلسنت
و جماعت کو بچاوے اور مسئلہ مذکورہ میں زید کا اعتقاد عین اعتقاد اہل سنت و جماعت ہے زید کو کافر و مشرک کہنا عین
کفر و ضلالت ہے اور عمرو جو کہ منکر علم غیب آنحضرت صلعم علیہ وسلم ہے اسکی وہابیت میں کسی قسم کا شک نہیں اور ایسے اعتقاد
رکھنے والے کو جو شخص اچھا سمجھے وہ بھی وہابی اور بد مذہب ہے اللھم احفظنا من الضالین آمین یا رب العلمین
حررہ الراجی الی عفو ربہ القوی عبد النبی الامی السید حمید شاہ القادری تجاوز اللہ تعالی
عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الکی والغی متوطن کچھ بھوج المعروف بہ بیر لطف والہ
نزیل حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن ۱۱

عبد النبی الامی الحنفی
سید حمید شاہ قادری ۱۳۱۶

الجواب صحیح کتبہ العبد العاصی — محمد عبد الواحد مدرس مدرسہ دار العلوم آصفی مرحوم
(مہر) حسنہ ۱۳۰۹ محمد عبد الواحد

الجواب صحیح بلاریب کتبہ العاصی — محمد عبد الحی مدرس مدرسہ دار العلوم آصفی
(مہر) دار العلوم ... محمد عبد الحی

ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء اس سے ظاہر ہے کہ غیب پر اللہ تعالیٰ مطلع نہیں کرتا
مگر اپنے رسولوں میں سے جسکو کہ وہ پسند و برگزیدہ فرماوے اور اسکو علم غیب سے مطلع کرتا ہے دوسری آیت یہ ہے عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس آیت سے واضح ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے علم غیب پر کسیکو آگاہ
نہیں کرتا مگر جس سے کہ اپنے رسول سے راضی ہو جاوے۔ تیسری آیت وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک
عظیما یعنی جو چیزیں کہ آپ جانتے نہ تھے وہ تمام اللہ نے آپکو معلوم کرا دیا اور ہے آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے جسکا آپکو
علم نہ تھا یعنی وہ اشیا کہ آپکو بعدم علم کی افراد میں عام اس بات سے کہ کسی زمانہ میں ہوں زمانہ ماضی کی قید ہے نہ زمانہ
حال و آئندہ کی قید ہے بہر حال جمیع ازمنہ میں جسقدر اشیا کہ آپکو معلوم نہ تہیں کل علم حق تعالیٰ نے آپکو مرحمت
فرمایا اور فی الواقع یہ فضل عظیم ہے حدیث شریف میں ہے قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر بی فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلعم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد
ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انباتکم بہ
فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ فقال حذافۃ فقام عمر فقال یا
رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ
عنک فقال النبی صلعم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر کذا فی التفسیر البغوی والبیضاوی
تفسیر بغوی و تفسیر بیضاوی میں یہ روایت ہے جسکا خلاصہ مختصر یہ ہے کہ جب آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو ابھی پیدا نہیں
ہوئے بلکہ پیدا ہونیوالے ہیں انمیں سے کون ایمان لاویگا اور کون کفر کریگا سب کا علم مجھکو دیا گیا اور میری امت
مجھپر پیش کیگئی مثل کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تہی اسپر منافقوں نے استہزا و مذاق کیا کہ یہ جو ہم انکے ساتھ
موجود ہیں ہمکو تو نہیں پہچانتے ہیں اور جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے انکو کیا جانینگے آنحضرت اس خبر کو سنکر منبر پر
چڑھے حمد و ثنا کی اور کہا کہ یہ قوم کا کیا حال ہے جو طعن کرتے ہیں میرے علم میں جو سوال کرینگے اسوقت سے لیکر قیامت
تک کی اشیا سے انکو آگاہ کرونگا عبد اللہ بن حذافہ نے کہا بتلاؤ میرے باپ کا نام کیا ہے آپ نے فرمایا حذافہ ہے حضرت عمر نے کھڑے
ہوکے کہا کہ ہم اللہ و رسول و قرآن سے راضی ہوئے اور ہماری خطا معاف کیجئے اس سے صاف صاف ثابت ہے کہ
آپکو علم غیب دیا گیا ہر زمانہ کا دیا گیا ہے ذرہ ذرہ پر آپکا علم محیط ہے ساتوں آسمان و ساتوں زمین میں جسقدر چیزیں ہیں

یہ جواب صحیح ہے۔ منکر اسکا وہابی ہے کتبہ خواجہ شرف الدین قادری

مدرس مدرسہ دار العلوم

الجواب صحیح والمجیب مصیب
کتبہ محمد سکندر عفی عنہ
[محمد سکندر]

الجواب صواب حررہ سید ممتاز عفی عنہ
طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ آگرہ

المجیب مصیب من انکر فقد ضل وغوی کتبہ سید اعظم علی
عفی عنہ بطفیل النبی الہاشمی طالب علم
مدرسہ ابو العلائیہ آگرہ

لاریب ان اللہ تعالی عالم الغیب بالذات ولا یعلم الغیب احد سوی اللہ تعالی لہذہ الحیثیت لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بواسطۃ اللہ تعالی لان اللہ تعالی علمہ لدلیل قولہ وعلمک ما لم تعلم وقولہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ثبت بالآیتین المذکورتین انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متصف بجمیع علم الغیب بالعرض الی بواسطۃ اللہ تعالی لا بالذات فظہر الفرق بین علم اللہ وبین علم رسولہ وھذہ طریقۃ الحق والصواب وموافقۃ الکتاب من خالف فقد ضل ضلالا مبینا وعدل عن الحق والصواب کتبہ العبد

ولی محمد خان طالب علم مدرسہ ابو العلائے
عفی عنہ ذنوبہ بطفیل النبی الامی

اسمیں کچھ شک نہیں کہ انبیاء عظام علم غیب سے متصف بالعرض ہیں اور خدا تعالی بذاتہ عالم الغیب ہے تفسیر کبیر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء عظام واولیاء ذوی الاحترام نفوس قدسیہ علم غیب سے متصف ہیں اور تفسیر فیض الکریم وروح البیان سے یہی دعوی مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء فلیرجع الیہا اہل سنت کا یہی مسلک ہے کتب تصوف اہل سنت والجماعت سے یہی ہویدا ہے۔ یہ تو ہے ہی دیکھو نہ ظاہر ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بکثرت اولیاء کاملین ایسے ہیں جنکو خداوند تعالی نے اس علم لدنی سے باریاب اور اپنے راز سے باریاب کیا ہے چنانچہ سرد راولیاء

الجواب صحیح والقول نجیح حررہ العبد المذنب المسطر الٰہی بخش عفی عنہ
صدر المدرسین فی المدرسۃ ابو العلائیۃ الواقعۃ فی بلدۃ حیدرآباد
دکن اعاذہا اللہ تعالیٰ عن شرور العباد والفتن

علم غیب بواسطہ اللہ تعالیٰ کے انبیا کو حاصل ہوتا ہے
اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے وہابی اس بات کے منکر ہیں
الجواب صحیح کتبہ محمد خلیل الرحمٰن عفی عنہ

محمد خلیل الرحمٰن

جواب مجیب حق ہے شاکی منکر محکمات ہے
من انکر المحکمات فقد ضل واضل
حررہ السید نادر الدین مدرس اول مدرسہ
دار العلوم سرکار عالی

نادر الدین

بشنو و آرمہ

سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون
عنایت فرمایا تھا مگر بمخالف اصول اسلامی نہیں ہے بلکہ عین مقصود اور بصراحت بیان کر مشکل الوجود ثبت
وجود علم ما کان وما یکون میں عمرو کا کافر و مشرک بنانا ضلالت محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی
نسبت بھی یہ کہے کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم ما کان وما یکون عنایت کیا تھا تو اوس قائل کو کاذب
مفتری کہنا تو مضل کہیں گے کافر و مشرک نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ محبوب ذوالجلال خاتم الانبیاء صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت کہنے والا با ایں ہمہ ثبوت و اثبات محدثین و مفسرین کافر و مشرک کہا جاوے نعوذ باللہ
من شرور انفسنا فقط ابو الحسنات محمد حبیب الرحمٰن سہارنپوری

محمد حبیب الرحمٰن

قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
حضرت محمد صلی اللہ رسول مجتبیٰ ہیں اطلاع علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہے اور مسلم کا قائل مومن ہی
نمقہ فقط سید عبد الغنی و سید غلام محی الدین

جواب مجیب درست ہے
سید مصطفیٰ قادری

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ سکھلا دیا اللہ نے آنحضرت کو تمام علوم ماکان ومایکون کا اور تمام حالات
آنحضرت پر منکشف ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھو بکل شیء علیم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے ہیں چنانچہ اس آیت کی تفسیر ابتدا مدارج النبوۃ میں یوں ہے وھو بکل شیء علیم ووی
صلی اللہ علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم
ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ یعنی آنحضرت پر تمام علوم اول وآخر کے منکشف ہوئے تھے ایسا ہی تفسیر روح البیان
میں ہے پس قرآن شریف سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو تمام علوم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کو عطا
فرمایا تھا۔ بخاری شریف میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا علمت بہا ماکان ومایکون یعنی شب معراج میں ایک
قطرہ عرش عظیم سے میرے منہ میں اترا۔ سو سب سے جان لیا میں نے جو کچھ ہوا اور ہونے والا ہے اور طبرانی کی حدیث میں
ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ یعنی تحقیق
کھول دی ہے میرے واسطے دنیا ایسی جیسی ہتھیلی میرے ہاتھ کی دیکھ رہا ہوں یا طرف ان چیزوں کے جو دنیا میں ہو رہی ہیں قیامت
تک جیسا کہ دیکھتا ہوں میں میری ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف قال فی المواھب عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر منہ علما ولا شک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ
علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین اور ابوذر کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پرندوں کے پر کی حرکت
تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کچھ شک نہیں اس بات میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے زیادہ علم دیا ہے اور عطا کیا ہے
آپ کو اگلے پچھلے لوگوں کا علم اور مشکوٰۃ شریف میں دارمی اور ترمذی سے یہ ہے فعلمت ما فی السموات والارض
الحدیث یعنی معلوم ہو گیا مجھ کو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات
ترجمہ مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں یعنی پس دانستم ہر چہ در آسمانہا وہر چہ در زمینہا بود و این عبارت است از حصول تمام علوم جزوی وکلی
واحاطہ آن حاصل ہے یعنی جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ تمام علوم کلیات وجزئیات کی آنحضرت
پر منکشف ہو گئے تھے اور اس حدیث کی تحت میں تفسیر حسینی کے سورہ نون کی ابتدا میں یوں ہے پیدا سوراند وی تعالیٰ
آنحضرت را بیان نمود ہر چہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والآخرین از یمنی خبر میدہد اسکا ترجمہ
اور بہت سی احادیث ہیں جن سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو علوم کلیات وجزئیات وماکان ومایکون
کو عنایت فرمایا ہے امام مناوی التیسیر شرح جامع الصغیر میں مدعیان غیوب خمسہ فرمایا ہے وقد
اعطی صلی اللہ علیہ وسلم علمہا یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو علم آنہا داد و بر آنہا مطلع کردیا اور کہا

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی کا ایک شعر نقل ہے کہ اپنا دعا ثابت کرتے ہیں
وهو هذا۔ نظرت الی بلاد الله جمعا کخردلة علی حکم اتصال یعنی دیکھا میں نے تمام بلاد الله کو اس طرح
مشاہدہ کیا جس طرح کوئی رائی کے دانہ کو ہتھیلی پر دیکھتا ہے [illegible] علم غیب میں اسکو شک ہے کہ کون کہتا ہے کہ علم الغیب
بالذات [illegible]
[illegible] اسکا منکر ہے
کیونکہ اولیا کی شیوہ اور طریقہ ہے کہ کسر شان نبوی کرتے ہیں اور اپنا نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے ہیں اللهم احفظنا من شر
اهل البدعة والضلالة آمین یا رب العالمین حررہ العبد العاصی الراجی الی عفو ربہ الاحد عبد الصمد عفی عنہ طالب العلم
مدرسہ ابو العلائیہ آکشانی

بیشک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم غیب جمیع ما کان وما یکون کا عنایت کردیا اسکا منکر
[illegible] اللہ تعالی فی الدنیا والآخرة میں خداوند تعالی ایسے لوگوں کی صحبت سے بچاوے حررہ
الفقیر عبد الرسول محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ مدرس [illegible] بنگلوری

فتوی علمای بنگلور

حامدا ومصلیا ومسلما علی رسولہ [illegible] قول بیشک حق ہے [illegible] اعتقاد اہلسنت والجماعت کا اور یہ ثابت ہے قرآن اور
احادیث اور اقوال علماء [illegible] اسکا منکر جاہل ہے کیونکہ کہا اللہ تعالی نے سورہ نساء میں وعلمک ما لم تکن تعلم
وکان فضل الله علیک عظیما یعنے اللہ تعالی نے معلوم کرا دیا جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بڑا
تفسیر مدارک میں ہے ما لم تکن تعلم من امور الدین والشرایع او من خفیات الامور وضمائر القلوب
یعنے اللہ نے معلوم کرا دیا حضرت کو کل امور دین اور شریعت کو اور سب امور پوشیدہ کو اور بھیدان دلوں کو
ایسا ہی لکھا ہے تفسیر بیضاوی وجلالین وبغوی وابو السعود وکبیر وابن خازن وغیرہ تفاسیر میں۔ اور تفسیر
حسینی میں [illegible] آنحضرت [illegible] از خفیات امور وکشف ضمائر
وجمیع [illegible] حق وباطل [illegible]
[illegible] حضرت عطا [illegible] چنانچہ در احادیث
[illegible] ماکان وما یکون [illegible]

ہوگا لوگو محمد زعم کرتے ہیں ہم تو موجود ہیں ہم میں کہ کون مومن اور کون کافر ہے سو خبر دیتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ منبر پر سوار ہوکے اللہ تعالی کی حمد وثنا کرکے فرمایا کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہیں واللہ قیامت تک جو چیزیں ہونہار ہیں ان سے پوچھو میں کہہ دیتا ہوں عبد اللہ بن حذافہ السہمی کھڑے ہوکے پوچھے یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ فرمائے تیرا باپ حذیفہ ہے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا و وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم قبول کئے اسکو اور مشہور ہے کہ تفسیر بیضاوی میں اسی روایت سدی کو مختصر طور سے لایا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت کے علم غیب واحاطہ علمی میں کلام کرنا منافقین کی عادت ہے اسی طریق کو فرقہ وہابیہ گویا انکے خلیفے ہیں جیسا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرکیین میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیوٰتہ فکیف یعلم حال ملك المشرکین بعد مماتہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زندگی میں اپنے خاتمہ کا حال نہیں جانتے تھے تو بعد وفات ان مشرکوں کی انکو کیا خبر ہوگی اعوذ باللہ من ہذہ العقائد الکفریۃ سلمنا اللہ دینا وعاقبۃ ہیں اس کہنے کا اعتقاد ہے پس اسکی تردید میں علماء عرب کا رسالہ جو **مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی الذی اضل بہا العوام** ہے اس نجدی کے اقوال کفریہ بیان فرمائے ہیں مثلاً لك قالوا من لم یکفر الوہابی النجدی فہو کافر یعنی اسی سبب علماء عرب فرمائے ہیں کہ جو شخص وہابی نجدی کو کافر نہ کہا پس وہ کافر ہے اور **فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب** میں بعد نقل اقوال کفریہ نجدیہ مذکورہ فرمایا بجملہ ما ہذہ الخرافات العجیبۃ والتضلالات الفاسدۃ الکفریۃ یعنی اس نجدی کے عجیب کفریات ہیں پس عمرو باوجود اس اعتقادی کے جو زید کو کافر و مشرک کہا خود کافر و مشرک ہوگیا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ الباری المسکین الضعیف **السید محمد عبد الغفار** شاہ حمو القادری بنگلوری اعلی المدرس فی مدرسۃ العربیۃ الجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر بنگلور صانہ اللہ عن الفتن والشرور

سید محمد عبد الغفار شاہ حنفی القادری بنگلوری

ہذا الجواب صحیح کتبہ القاضی **السید شاہ محمد عبد القدوس** القادری الحنفی البنگلوری خطیب امام جامع مسجد معسکر بنگلور

ناظم مدرسہ قدوسیہ وجامع العلوم

سید عبد القدوس

ہذا الجواب صحیح کتبہ **السید حسن** صانہ اللہ عن الفتن

علامہ سعد الدین شرح الاربعین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت کو علم تھا ایسا ہی لکھا ہے امام جلال الدین سیوطی نے شرح الصدور میں اور علامہ محمد شریف نے محاسن الاذکیا میں اور علامہ سید احمد نے شرح قصیدہ بردہ میں اور تفسیر روح البیان میں اور دیگر علما نے اپنی کتب میں اور مدارج النبوۃ میں بھی بہ صراحت لکھا ہے کہ زمانہ آدم سے لیکر ... تک ... حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرمایا اور جو ... ہو چکا ہے اور نور الانوار میں ہے وھذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان معلوما ... یعنی یہ بات امت کے حق میں ہے لیکن آنحضرت کو تمام معلوم کرا دیا گیا تھا اور شرف الدین بوصیری اپنے قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ومن علومک علم اللوح والقلم ... یعنی علوم لوح و قلم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تمام علوم و حالات ... آنحضرت کو عطا فرمائے ... اور آنحضرت کو علوم کلیہ و جزئیہ سب حاصل ہیں ... اہل اسلام و اہلسنت و جماعت ہے ... اور اعتقاد ... و ما سیکون ... کلیات و جزئیات ... پر طعن و انکار کرتا ہے تفسیر بغوی ... سورۂ آل عمران میں شان نزول میں وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہے قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر بی فبلغ ذلک المنافقین قالوا استھزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسألونی عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال حذافۃ فقام عمر فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھل انتم منتھون ثم نزل عن المنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمام امت مجھ پر پیش کی گئی جیسا کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی اور مجھ کو معلوم کیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائیگا اور کون منکر ہوگا یہ بات کفار منافقوں کو معلوم ہوئی تو تمسخر سے کہنے لگے کہ جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے ان میں کون مومن اور کون کافر

فتوی علمای علیگڈھ

صورت مذکورہ سوال میں عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہے اسواسطے کہ زید نے ایسا عقیدہ بیان کیا ہو کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیا کا علم عطا فرمایا ہو وہ ہرگز شرک نہیں۔ ہاں جو صفت مختص بذات باریتعالی ہو وہ کسی دوسرے کو واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہے جمیع اشیا کا علم بالذات اور بلا واسطہ ہونا صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہے مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالاستقلال عالم جمیع اشیا ہونا بیان نہیں کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہے واللہ اعلم۔ محمد لطف اللہ

مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ مقام علیگڈھ

تنبیہ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہے اسپر مہر نہیں اس عدم مہر کا سبب مولوی صاحب نے اپنے خط میں مولوی عبدالرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے وہو ہذا

جناب من۔ آپکا فتوی حیدرآباد و علیگڈھ ہو کر دہلی میں میرے پاس پہنچا میں دہلی میں اپنی بیماری کا علاج کرانے گیا تھا اب علیگڈھ چلا آیا ہوں آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہے مہر حیدرآباد ہونیکے واسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوی میں توقف ہو گیا والسلام ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ

محمد لطف اللہ از علیگڈھ

فتوی علمای کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نستعین

زید قول و اعتقاد مذکورہ سے کافر و مشرک نہیں ہے اسلئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت و قطعی الدلالۃ سے ثابت نہیں ہے غایۃ ما فی الباب بعض آیات کریمہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوات سے نفی علم غیب کی بظاہر ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہے پس علمای محققین نے ادنین تطبیق باینطور دی ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تھا اور بواسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب ہو بھی اور نہ بھی ہو باعتبار حیثیتین پس کسی شق میں کفر نہیں ہے اور اشتراک شرع میں نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی یہ اعتقاد علمای ظاہر و بعض صوفیہ کرام یہ ہے کہ

هذا صحیح کتبہ **حکیم سید محی الدین** الحنفی [illegible] البکلوری اقامتہ۔

[illegible] جواب صحیح ہے [illegible] حکیم سید عبد الباسط عفی عنہ [illegible]

هذا الجواب صحیح **محمد عظیم الدین**۔

هذا الجواب صحیح **السید محمود** الحنفی [illegible] القادری طریقۃ والمدراس اقامتہ۔

فتویٰ علمائے مدراس

حامداً لله ومصلیاً ومسلماً علی رسولہ وآلہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے علم عطا فرمایا اظہار [illegible] غیب پر ثابت [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ثابت کرنا کفر ہے [illegible] بالذات [illegible] اللہ تعالیٰ کی صفت قدیمہ [illegible] تغیر وحدوث سے [illegible] علم غیب بواسطہ اعلام الٰہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ثابت [illegible] صفت قدیمہ [illegible] الملا علی القاری [illegible] وقال [illegible] تفسیر [illegible] یختص اللہ تعالیٰ [illegible] علم الغیب هو [illegible] الا [illegible] الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام [illegible] واللہ اعلم۔ کتبہ **محمود۔ صبغۃ اللہ** کان اللہ لہما

۱۲۹۶
محمود

الجواب صحیح **عبید اللہ** کان اللہ لہ

خادم شریعت مولوی عبید اللہ قاضی اہل سنت مدراس

صح الجواب **محمد قدرت حلیم**

دستخط

سیدی عبد العزیز الدباغ اور صاحب ابریز (ابریز شیخ عبد العزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے) بعد نقل ایک حکایت عجیب و غریب کے لکھا ہے ولیا بلغ مقاما عظیما وهو انه یشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة والوحوش والحشرات والسموت ونحوها والارضین وما فیها وکرة العالم باسرها تستمع سمعه ویسمع اصواتها وکلامها فی لحظة واحدة ویمد کل واحد بما یختاج به یعطیه و یصلحه من غیر ان یشغله هذا عن هذا بل اعلی العالم واسفله بمنزلة من هو فی حجرة احد عنده ثم یرتقی هذا الولی فیطلع فیری مدده من غیره وهو النبی صلی الله علیه وسلم ویری مدد النبی صلی الله علیه وسلم من الحق سبحانه فیری الکل منه تعالی ابریز صفحہ ٢٢٣ واعظم الارواح علما واقواها نظرا روحه علیه الصلوة والسلام لانها یعسوب الارواح فهی مطلعة علی جمیع ما فی العوالم کما سبق دفعة واحدة من غیر ترتیب ولا تدریج لما وقع الاصطحاب بینها وبین ذات الطاهرة صلی الله علیه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتی صارت الذات مطلعة علی جمیع ما فی العالم مع عدم طروق الغفلة لها فی ذلك لکن الاطلاع لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة واحدة من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب بمعنی انها ما من شیء تتوجه الیه فی العالم الا وتعلمه لکن علمها لا یحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الی شیء اخر علمته وهکذا حتی تاتی علی ما فی العالم فلها التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجه بعد توجه ولا تطیق الذات ما تطیق الروح من حصول ذلك دفعة واحدة فکذا یختلفان فی عدم الغفلة فانه فی الروح علی نحو ما سبق تفسیره واما فی الذات فهو بالنسبة الی توجها بمعنی انها اذا توجهت الی شیء لا یفوتها ولا یلحقها فی توجهها الیه سهو ولا غفلة ولا نسیان واما اذا لم تتوجه الیه فانها قد تغفل عنه ویقع لها فیه السهو والنسیان ولهذا قال صلی الله علیه وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی قال ذلك صلی الله علیه وسلم حین دفع له السهو ولم ینتبه له وه ابریز صفحہ ٢٢٣

کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

مستحق عبادت بجز حق سبحانہ وتعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی معنی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہے پس شرک اثبات
و اعتقاد دوسرے معبود کا نام ہوا اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے پس
اشراک اثبات و اعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دونوں معنی اشراک کے نہیں
ہوتے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہی تسلیم کیا جاوے کہ اثبات و اعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ
میں کا نام ہے جیسا کہ زعم عوام اور بعض علمای ظواہر کا ہوتا ہے تب بھی اعتقاد مذکور زید مشرک نہیں بنتا اسلئے کہ خاصہ ایکی
عز اسمہ در بارہ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال ہوں یا فی الاٰتی یا فی الماضی ہوں خواہ
معدوم ازلاً و ابداً خواہ امور کونیہ ہوں خواہ غیر کونیہ سب کا اپنے طور کہ گاہ ہو غفلت و نسیان سے کسی نوع اوسپر طاری نہو
خاصہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی لئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید
یہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ انکا عنایت کر دیا ہے پس زید کے
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہو خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن کیف
دیدہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے و کہتے ہیں اگر [illegible]
کچھ عبارات ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن و کشف حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفة في هذا التمييز على قدر الاطلاع
فمن الارواح من هو قوي في الاطلاع ومنها من هو ضعيف واقوى الارواح في ذلك روحه
صلى الله عليه وسلم فانها لم يحجب عنها شيء من العالم فهي مطلعة على عرشه وعلوه وسفله و
دنياه واخرته وناره وجنته لان جميع ذلك خلق لاجله صلى الله عليه وسلم فتمييزه عليه السلام
خارق بهذه العوالم باسرها فعنده تمييز في اجرام السموات من اين خلقت ومتى خلقت والى
اين تصير وفي حرم كل سماء الخ الى ان قال وكذا ما فوق من العوالم وليس في هذا مزاحمة
للعلم القديم الازلي الذي لا نهاية لمعلوماته وذلك لان ما في القديم لم ينحصر في هذا العالم فان
اسرار الربوبية واوصاف الالوهية التي لا نهاية لها ليست من هذا العالم في شيء ثم الروح
اذا احبت الذات امدتها بهذا التمييز فلذلك كانت ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك
التمييز السابق وتخرق به العوالم كلها فسبحان من شرفها وكرمها وايدها على ذلك انتهى
صفحہ ۲۴۴ کتاب الابريز الذي تلقاه نجم العرفان الحافظ سيدي احمد بن المبارك من قطب

لانه لا یتحمله احد والقسم الثانی اختارنی الله تعالیٰ فیه
باعلامه لمن یستحقه والقسم الثالث علم تبلیغ الاحکام
للخواص والعوام انتهی مترجما قال فی وصل مدارج النبوة
فی بیان العقل الکامل والعلم الشامل له صلی الله علیه وسلم
وہرکہ مطالعہ کند احوال شریف اورا از ابتدا تا انتہا و ببیند کہ تعلیم
کردہ حق است او را پروردگار و افاضہ کردہ حق بروی علوم و اسرار ما
کان و ما یکون حاصل شود او را علم بہ نبوت او بلی شبہ و شک و
کان فضل الله علیک عظیما صلی الله علیه ثم حسب علمه
وکماله انتهی بلفظه والاحادیث الصحیحة المثبتة لوسعة
علمه صلی الله علیه وسلم منها ما فی باب بدء الخلق فی الصحیح
البخاری عن عمر رضی الله عنه قال قام فینا النبی صلی الله
علیه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل
الجنة منازلهم واهل النار منازلهم الحدیث کما فی صفحه ۴۵۳
من مطبوعة المطبع الاحمدیة وکتب علی الحاشیة نقلا
الکرمانی والخیر الجاری قوله فاخبرنا عن بدء الخلق حتی
دخل ای غایة الاخبار عن دخول اهل الجنة والغرض
انه علیه السلام اخبر عن المبدء والمعاد والمعاش جمیعا
قال الطیبی دل ذلک انه صلی الله علیه وسلم اخبر عن جمیع
احوال المخلوقات انتهی وقال المحدث الدهلوی فی ترجمة
المشکوٰة تحت هذا الحدیث یعنی احوال مبدء و معاد
از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد انتہی بلفظہ وفی الصحیحین
عن حذیفة رضی الله عنه قال لقد خطبنا النبی صلی الله
علیه وسلم خطبة ما ترک فیها شیئا الی قیام الساعة الا
ذکره علمه من علمه وجهله من جهله ان کنت لاری
الشیٔ قد نسیت فاعرفه ما یعرف الرجل اذا غاب عنه
فراه فعرفه وکتب علی حاشیة الصحیح البخاری فی صفحه ۹۰۰

کہ کسیکو اوسکے تحمل کی طاقت نہیں ہے دوسرا قسم وہ علم ہے جسمین
مجھکو اختیار دیا گیا جسکو لائق دیکھوں اوسکو تعلیم کردوں
تیسرا قسم علم کا ہر خاص وعام امت کو تبلیغ احکام کا ہے
وصل بیان عقل کامل وعلم شامل آپکے مین لکھا ہے جو کوئی آپکے
احوال شریف کو اول سے آخر تک مطالعہ کرے اور دیکھے کہ حق تعالیٰ
نے آپکو کیا تعلیم فرمائی اور علوم و اسرار ما کان وما یکون بخشے ہین
تو اوسکو آپکی نبوت پر بے شبہ یقین حاصل ہوتا ہے خدا فرماتا ہے
اور تعلیم کیا تجھکو جو تجھکو معلوم نہ تھا اور خدا کا فضل تجھپر عظیم ہے
خدا کا درود آپ اور آپکی آل پر موافق آپکے علم و کمال کے ہو یہ
ترجمہ ہے عبارت مدارج کا اب سنو احادیث صحیحہ کا شمہ صحیح بخاری
کے باب بدء الخلق مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ
انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک
ایسے مقام مین کھڑے ہوئے کہ ابتدا پیدایش سے بہشتیوں کو بہشت
مین داخل ہونے اور دوزخیونکے دوزخ مین داخل ہونے تک بیان فرما
دیا مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۴۵۳ مین دیکھو اور اوسکے حاشیہ پر
کرمانی اور خیر جاری سے لکھا ہے کہ الغرض آنحضرت علیہ الصلوٰة
والسلام نے مبدء اور آخرت اور دنیا سب کی خبر دیدی طیبی نے
کہا کہ اس حدیث مین اسپر دلالت ہے کہ آپ نے جمیع احوال مخلوقات
سے خبر دیدی تھی یہ ترجمہ ہے عبارت حاشیہ بخاری کا اور شیخ
محدث دہلوی اس حدیث کے نیچے ترجمہ مشکوٰة مین لکھتے ہین کہ
احوال مبدء اور معاد اول سے آخر تک سب بیان فرما دیا انتہی مترجما
اور بخاری و مسلم وغیرہما مین بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ
عنہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر ایک خطبہ پڑھا جسمین
قیامت تک سب کچھ ذکر کر دیا جسنے سیکھا سیکھا جو بھولا سو بھولا یا
میں کسی چیز کو دیکھ لیتا ہوں کہ بھول ہو گئی یاد آگئی جیسا کوئی
غائب ہوئی چیز کو دیکھکر پہچان لیتا ہے اس حدیث کو حاشیہ صفحہ ۹۰۰ میں

سوابیر و تصدیقات علمای حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً

بابت عقیدۂ دیوبند

[illegible] جب مولوی **خلیل احمد انبیٹھوی** و مولوی **رشید احمد گنگوہی** [illegible] کے معتقد ہیں [illegible] از انجملہ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ **جھوٹ بول سکتا ہے** [illegible] از انجملہ وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الٰہی علم [illegible] اور **شیطان لعین کا علم آپ کے علم سے زائد ہوا اور آپ کا علم اوس سے کم ہے** [illegible] از انجملہ وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] **مجلس کنہیا کے جنم سے مشابہ** [illegible] الی غیر ذلک من العقائد الفاسدۃ والمسائل [illegible] کتب [illegible] شائع ہوئے تو تمام ہند و سندھ و پنجاب کے علماء کرام اہلسنت [illegible] ایک **مولانا غلام دستگیر صاحب** مرحوم و مغفور تھے مولانا [illegible] بیان خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور میں جہاں خلیل [illegible] مسائل [illegible] مناظرہ کرکے [illegible] ثبوت [illegible] اور مکر [illegible] خارج کرایا اسی پر اون مرحوم [illegible] کفایت [illegible] تمام روئداد مناظرہ کو عربی میں ترجمہ کر کے ایک کتاب مسمی تقدیس الوکیل عن توہین [illegible] الرشید والخلیل علماء [illegible] آنحضرت [illegible] پیش کیا تمام علماء مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نے مولانا مرحوم [illegible] کی تصدیق [illegible] بیان رشید و خلیل وغیرہ دیوبندیہ کی بہت بری گت بنائی چنانچہ ہم اس کتاب [illegible] تقریظات و تصدیقات [illegible] نقل [illegible] کرتے ہیں

[illegible] فی تقدیس الوکیل والدلائل القطعیۃ الدالۃ علی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الیٰ عبدہ ما اوحیٰ [illegible] فی التفاسیر المعتبرۃ وکتب السیر [illegible] ولکن [illegible] لا یتعجب [illegible] کثرۃ الاعلام قال صاحب [illegible] ما [illegible] فہذا لکن [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قال [illegible] باب [illegible] قال صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علم الاولین والآخرین [illegible] علی [illegible]

[illegible] تقدیس [illegible] علم [illegible] الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آیت [illegible] الیٰ عبدہ ما اوحیٰ [illegible] تفاسیر معتبرہ [illegible] تعداد میں [illegible] کثرت اعلام [illegible] مانع [illegible] کا جبرئیل [illegible] قلبی [illegible] شیخ عبدالحق محدث دہلوی [illegible] علم اولین [illegible] [illegible] تمام [illegible] جس کو [illegible] بیان [illegible]

قال ولاشك ان الله تعالى قد اطلعك على ازيد
من ذلك والقى عليك علم الاولين والآخرين انتهى
واخرج مؤلف المشكوٰة فى الفصل الثالث من باب
المساجد ومواضع الصلوٰة حديثا فيه ذكر رؤية
الله تعالى ووضع الكف بين الكتفين ووصول البرد
بين الثديين فقال عليه السلام بعد ذلك فتجلى
لى كل شئ وعرفت قال المحدث الدهلوى فى ترجمته
پس ظاهر شد و روشن شد مرا هر چیز از علوم و شناختم همه را انتهى ملخصا
وفى الفصل الثانى من هذا الباب من المشكوٰة
حديث سنن الدارمى وجامع الترمذى بهذا
المضمون وفيه فعلمت ما فى السموٰت والارض
قال المحدث الدهلوى فى ترجمته پس دانستم هر چه در آسمانها و
هر چه در زمینها بود عبارتست از حصول تمام علوم جزوى و
كلى و احاطه آن انتهى وقال الشيخ المحدث الدهلوى
فى ترجمة المشكوٰة انه عليه الصلوٰة والسلام اعلم
الجميع بجميع امور الدنيا والدين انتهى مترجما و
قال العلامة القسطلانى فى المواهب لا فرق
بين موته وحياته فى مشاهدته لامته ومعرفته
باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده
جلى لا خفاء به انتهى وقال فى تفسير فتح العزيز
ويكون الرسول عليكم شهيدا لانه يطلع بنور النبوة
على رتبة كل متدين بدينه انه فى اى مرتبة من
دينه وما هو حقيقة ايمانه والحجاب الذى حجبه
عن الترقى ما هو فانه صلى الله عليه وسلم يعرف
سيئاتكم ودرجات ايمانكم واعمالكم من الخير والشر
واخلاصكم ونفاقكم ولهذا شهادته فى حق الامة مقبولة

لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپکو یا رسول اللہ اس سے
بھی زیادہ پر خبردار کیا ہے اور آپکو اولین و آخرین کو علم
عطا فرمایا ہے یہ ترجمہ ہے عبارت مواہب کا اور مشکوٰۃ
کے باب المساجد کی تیسری فصل میں حدیث ہے جسمیں دیدار
الٰہی اور دونو شانوں میں کف کو رکھنے اور پستانوں میں
سردی کے پہونچنے کا ذکر ہے تو اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ پس ظاہر ہوئی میرے لئے ہر شئ اور میں نے پہچان لیا۔
محدث دہلوی اسکی شرح میں لکھتے ہیں کہ مجھکو ساری علم
روشن ہوئے اور سب کو میں نے پہچان لیا اھ۔ اور اسی باب
کے دوسرے فصل مشکوٰۃ میں حدیث دارمی اور جامع
ترمذی کی اسی مضمون میں وارد ہے جسمیں آپنے
فرمایا ہے کہ میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے
معلوم کر لیا۔
اور شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے تمام کاموں میں داناتر ہیں اور
علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حیات میں کچھ فرق نہیں ہے
کہ آپ اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور انکے حالات اور نیتوں اور
ارادوں اور خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ بات آپ پر روشن ہے
اسمیں کوئی پوشیدگی نہیں ہے اھ انتہی اور تفسیر عزیزی میں
ویکون الرسول علیکم شہیدا کے نیچے لکھا ہے کہ رسول نور نبوت
سے اپنے دین کے ہر دیندار کے مرتبہ پر مطلع ہے کہ وہ کس مرتبہ کو پہنچا ہے
اور اسکے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب سے ترقی سے محجوب
ہے پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کے گناہوں کو اور
درجات ایمان کو اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و منافقت
سبکو پہچانتا ہے اسلئے اسکی شہادت امت کے حق میں مقبول

علامات القیامۃ قد ذکرت فیہا اشیاء من الامور المغیبۃ
من الکائنات منہا فی کتاب الفتن واشراط الساعۃ من
صحیح مسلم عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ انہ قال اخبرنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ھو کائن الی ان تقوم
الساعۃ الحدیث وایضا فی صحیح مسلم عن عمرو بن اخطب
رضی اللہ عنہ حدیث خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بعد الفجر الی الظہر ومن الظہر الی العصر ومن العصر الی المغرب
قال فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا
والآیات والاحادیث فی ھذا الباب نصوص صریحۃ
فی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلع علی جمیع احوال
المغیبات والامور المتقدمۃ من الکائنات
بما کان وما یکون وقد جمع فیہا ما ذکرنا
اہل السنۃ بانہ صلی اللہ علیہ وسلم علم ما کان
وما یکون وقد ذکر فی کتب السیر کالشفاء والمواہب
اللدنیۃ ومدارج النبوۃ ومعارج النبوۃ
فیہا الآیات من علوم الغیب وعلمہ
عنہ صلی اللہ علیہ وسلم بما کان وما یکون تفصیل علم
ملک الموت والشیطان وکفی باللہ ھو الہادی
والموفق ھذا بعض ما نقل الدلائل القاطعۃ لصحۃ
علم المسئلۃ کما ھو یشتمل ایراد علیہا شیئا
لتحقیق الحق ثم قال العلامۃ القسطلانی فی المواہب
اللدنیۃ فی باب الطبرانی عن ابن عمر
رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن
فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ ثم نقل
احادیث الصحیحۃ من مسلم وسنن ابی داود فی ھذا الباب

تصریح بھی ہو گیا ہے کہ امور متقدمہ کائنات کو بیان کر دیا
اور صحیح مسلم کی کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں ہے حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو خبر دی اس کی جو کچھ قیامت تک ہوگا اور نیز صحیح
مسلم میں روایت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ
آپ نے فجر سے ظہر تک پھر عصر تک پھر مغرب تک خطبہ پڑھا پس
ہمکو خبر دار کر دیا اس چیز کی جو ہوا اور ہوگا پس ہم سے بہت حافظ
وہ زیادہ علم والا ہے اور اس باب میں آیات واحادیث صاف بتلاتی
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع مغیبات کے احوال اور
امور متقدمہ کائنات اور جو ہوا اور ہوگا سب پر مطلع ہوئے اور انکی
خبر بھی دی سیر والوں کا بھی یہی مذہب ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ما کان وما یکون کے عالم ہیں اور سیرت کی اپنی
کتابوں میں مثل شفاء حقوق المصطفے ومواہب لدنیہ
ومدارج النبوۃ ومعارج النبوۃ وغیرہ میں
لکھا ہے اور براہین قاطعہ کا مؤلف اور اسکا مقرظ صحیح فکر کرے
کہ آپکا علم ما کان وما یکون کا حضرت ملک الموت اور شیطان
کے علم سے کم ہو یا بہت خدا ہی ہادی اور توفیق رفیق کرنیوالا ہے
جو کچھ یہی دلائل قطعیہ عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ
علیہ وسلم کے وسعت علم کے اثبات میں دال اور کافی ہیں مگر بنابر
زیادت تحقیق تھوڑا سا اور بھی لکھدیتا ہوں علامہ قسطلانی
شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں طبرانی نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے دنیا میری
طرف اٹھالی ہے پس میں اسکو دیکھ رہا ہوں گویا
کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں پھر صاحب مواہب نے
صحیح مسلم اور سنن ابی داود کی حدیثیں نقل کی ہیں انکو

تصدى للرد عليه بسعي أتم وزيادة جهاده وإعانته آمين. أمر برقمه خادم الشريعة
راجي اللطف الخفي محمد صالح بن المرحوم صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة حالًا
كان الله لهما حامدًا مصليًا مسلمًا ۔ ٣ ذي الحجة ۔ سنة ١٣٢٣ھ

(مهر: محمد صالح كمال)

تقریظ حضرت مفتی شافعیہ شیخ علماء مکہ معظمہ

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين منهجهم بعده اللهم هداية للصواب قد نظرت في جملة من كلام صاحب البراهين وكلام المؤيدين له ونظرت أيضًا في كلام المعترض بالتعقبات على صاحب البراهين فرأيت الحق والصواب الذي لا شك فيه ولا ارتياب مع المعترض بالتعقيبات المنقولة أكثرها من كتب أهل السنة والجماعة وأما صاحب البراهين والمؤيدين له فهم أشبه بالشياطين أهل الزيغ والزندقة إن لم يكونوا كفارًا فسقة جزى الله سعادة عن دينها الشيخ المعترض بالتعقيبات الجزاء الجميل بفضله وتعقيباته المذكورة من القدوة المحل الجليل شكر الله مسعاه وأناله في الدارين من جليل ما يتمناه والله سبحانه وتعالى أعلم. رقمه المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتي الشافعية ورئيس العلماء في الحرم المكي غفر الله له ولوالديه ومشايخه وإخوانه ومحبيه جميع المسلمين آمين.

(مهر: محمد سعيد بابصيل)

تقریظ حضرت مفتی مالکیہ مکہ معظمہ

حمدًا لمن نصر من نصله من يؤيد دينه القويم وينفي عنه شبه أهل الضلال. ويردها بسم العقيم والصلوة والسلام على سيدنا محمد الهادي من الضلال وعلى آله ومن تبعهم من أهل الفضل الكمال سيما علماء السنة والجماعة جعلهم الله سهامًا قاتلة لأهل البدع والضلالة آمين أما بعد فإني قد اطلعت على غالب ما في هذه الرد فوجدته قاتله قد راجا ولزم الحمد لله دره من محسن حيث تصدى للرد على هذا المفتن جزاه الله أحسن الجزاء وأكثر من أمثاله بعدد نزول الغيث من السماء

كتبه راجي العفو من واهب العطية محمد عابد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتي المالكية ببلد الله المحمية مصليًا مسلمًا

(مهر: محمد عابد بن حسين مفتي المالكية)

تقریظ حضرت مفتی الحنابلہ بمکۃ المعظمہ

الحمد لله وحده وبه نستعين فيما التمسه من الله التوفيق والرشاد لأقوم طريق اعلم أيها السائل أن مذهب الحنابلة في مثل هذه المسائل مذهب السلف المأمون من التأويل والتوقيف التأويل بما يوجب العقاب والسلف وإن من نسب للذات العلية المقدسة الاتصاف بالكذب فقد خرق سياج الإجماع واتصف بالكفر إن لم يتب ويرجع عن مقالته وفي الكتاب العزيز قوله سبحانه وتعالى ﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا﴾ و﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ عَلَى اللَّهِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ الآية وقال الشيخ السفاريني الحنبلي رحمه الله تعالى وكل نقص فإنه تعالى الله فيا تشري لي والآن ما أجاب به صاحب التعقيبات على صاحب البراهين والمؤيدين له هو الحق الذي لا محيص عنه فجزاه الله عن المسلمين خيرًا وجزاه مغفرة ورحمة

وراحة العمل بها، انتهى مترجما فنعلم ان انكار
اعتقاد علمه صلى الله عليه وسلم ما كان و
يكون لا يقول به احد من المسلمين سوى
الوهابيين من المكذبين فقطع دابر
القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العلمين
انتهى مختصرا ولما ظهر هذه الاعتقادات من الخليل
ثم سكت وتمادى ولم يتب الى رب جليل اتفق
حضرت حاكم المناظرة وغيره من علماء اهل
السنة انه خارج من دائرة اهل السنة واخرج
من الرياسة بالتذليل فالآن ارجو من حضرات
اهل فتوى الحرمين الشريفين ان يلاحظوا كمال
عنايتهم هذه الرسالة فما كان فيها حقا مطابقا
بالكتاب والسنة واجماع الامة فزينوه بتصحيحهم
الشريف وما كان فيها من خطاء وزلل فاصلحوها
بالاصلاح اللطيف، ان هذه التعقبات على البراهين
ومقرظيه مع المؤيدين واردة صحيحة وما حكمهم
افتونا ماجورين جزاكم الله سبحانه خير الجزاء في الدنيا
والعقبى انتهى

اور راحت العمل پر ازراہ مترجما - اب معلوم ہوا کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ما کان وما یکون کے اعتقاد
کے انکار پر سوائے وہابیوں کے کوئی مسلمان اصرار
نہیں کر سکتا پس ظالموں کی جڑ کاٹی گئی اور خدا
رب العالمین کیلئے سب تعریفیں ہیں - ۱۲
جب مولوی خلیل احمد کے یہ قول ظاہر ہوئے پھر اسپر سکوت
اور عناد پکڑ بیٹھے اور توبہ کیطرف رجوع نہ کیا تو حضرت
صاحب سجادہ نشین چاچڑان نے جو اس مناظرہ میں حکم تھے
بالاتفاق دوسرے علماء اہل سنت کے فتوی دیا کہ یہ شخص
دائرہ اہلسنت سے خارج ہوا اور ریاست اسلامیہ بہاولپور
سے بہت ذلت سے نکالا گیا پس اب فقیر حقیر کان اللہ لہ
حضرات مفتیان حرمین الشریفین سے امیدوار ہے کہ اس رسالہ
کو تائید دین متین کی رو سے ملاحظہ فرماویں اگر یہ حق اور
قرآن و حدیث و اجماع امت کے مطابق ہو تو اپنی تصحیح سے
مزین فرماویں اور جو اسمیں خطا اور لغزش ہو اسکی اصلاح
کریں اور یہ ظاہر کردیں کہ یہ اعتراضات براہین قاطعہ اور اسکے
مقرظ اور موئدین پر وارد صحیح ہیں اور انکا کیا حکم ہے اللہ تعالی
اسکا اجر بخشے

تقریظ حضرت مفتی حنفیہ مکہ معظمہ

الحمد لله رب العالمين المنزه عما لا يليق بجلاله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المنزه عما لا ينبغي لكماله
وعلى آله واصحابه وانصاره واحزابه اما بعد فان هذه التعقبات على صاحب البراهين ومقرظيه مع
المؤيدين واردة صحيحة كما يظهر ذلك بالتأمل لمن طالعها لما فيها من العبارات القيمة وحكم صاحب
البراهين مع المؤيدين والمقرظين حكم المرتد بيقين بيقين كما صرحت به كتب الفقهاء
والمحدثين نعوذ بالله مما يوجب الخزي والندامة ويورث الحسرة وسواد الوجه في عرصات القيامة
انه ينبئ عن مقالة كاذبة وكفى بما في براهين قاطعة وما حكمه الا سوى ضربة امرئ بسيفه
له في الحق انوار ساطعة فيما عنها الا من مكانته وتنقذ لاهل الزيغ والجهل قامعة حرره الله

واجزل والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم
خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة حامدا مصليا مسلما

خلف بن ابراهيم

تقريظ حضرة مفتى الحنفية بالمدينة المنورة — الحمد لله تعالى اسأل الله المولى الكريم ذا الطول
توفيق الامانة فى العمل والقول سيما فى الايام التى جعلت العلماء المتقين من هذه الامة مصابيح
يستضاء بهم فى ظلمة الليالى الشديدة الحالك وقصمت بماضى صوارم حججهم ظهر كل من تظاهر بصفات
الحق من اهل الزيغ والاعوجاج والصلوة والسلام على المبعوث بالآيات البينات الذى ما استكون
بعد سنات بهتات حججه الملة السمحاء النقية التى ليلها كالنهار القائل اتبعوا السواد الاعظم فانه
من شذ شذ فى النار وعلى آله واصحابه القامعين باسنة الادلة الساطعة كل مبتدع كذاب
والقاصمين بشهب ثواقب تكاليمهم كل متقول صال عن سنن السنة ومنهج الكتاب وبعد فقد اطلعت
على هذا الرد المتين والاعتراض الفارق بين الحق والمين على جميع البراهين التى دلت على
سراب بقيعة بهتت على بطلانه عقل ملفق كلماتها القطعية فلعمرى انه لحقيق القول
فى لج الضلال مستحق الخزى من ذى الملكوت والجلال ولله در صاحب هذا الرد
فانه قد ادى ما يعلمه لله غاية الاداء وجزاه خير الجزاء الاوفى وانالهما كل مكانة وزلفى وصلى الله
على سيدنا محمد الفاتح الخاتم وعلى آله واصحابه الذين اتبعوا الهدى ما كم الدعا ثم والله سبحانه ولى
التوفيق وبه العصمة والهداية — نمقه الفقير الى مولاه عثمان بن
عبد السلام داغستانى مفتى المدينة المنورة الحنفى عفى عنه

عثمان بن عبد السلام داغستانى

تقريظ المدرس المعظم فى المدينة المنورة — الحمد لله الذى شرح صدر بعض عباده
وهداه الى الحق المبين وضيق صدر بعضهم وجعله حرجا حتى انكر الامور الثابتة باليقين والصلوة
والسلام على من شيد اركان الدين وعلى آله واصحابه والتابعين وبعد فقد اطلعت على هذا الرد
الواضح الذى هو لصاحب البراهين ناقض فلله در مؤلفه جزاه خيرا عن الامة بابطال شبهات
تمنى نحوه اما ما نقل الشيخ الوارد عن صاحب البراهين وعن المؤيدين
له المفسدة فانكره صراح زندقة تسلك بسبب سبيل الحق والهداية وجنبنا طريق الضلال
والغواية وكتبه العبد الاحقر محمد على ابن السيد الطاهر الوترى الحنفى
المدنى خادم العلم والحديث الشريف فى المسجد النبوى حامدا مصليا مسلما —

محمد على ابن الطاهر

فتمت بالخير